چوتھا اصلاح شدہ ایڈیشن

علم نبض اور تشخیص پر بہترین کتاب

کلید مطب

Kleed E Matab

Written By

Hk.Dr.Muhammad Ashraf Shakar



نظریہ مفرد اعضاء اربعہ

ملنے کا پتہ:

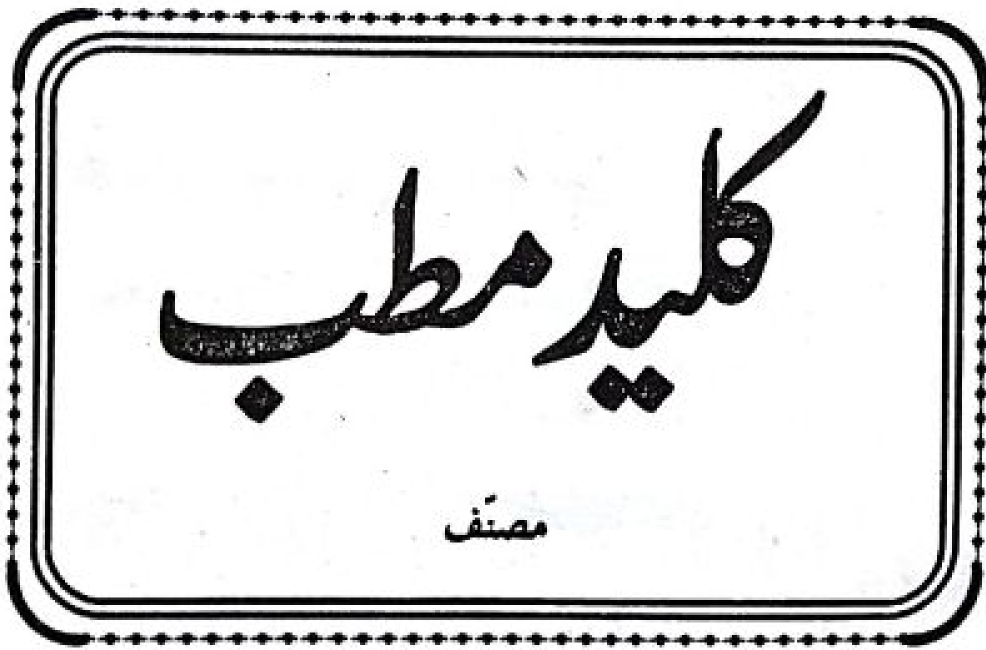
شاکر پبلشرز لاہور

Mobile:03004268645,WhatsApp:03004268645

Princemohammad163@gmail.com

دعا اس سے، شفاء اس سے، نہ شافی دوسرا پایا
حکیموں کے بھی نسخوں پہ ھو الشافی لکھا پایا

چوتھا اصلاح و اضافہ شدہ ایڈیشن



کلید مطب

مصنّف

حکیم و ڈاکٹر پروفیسر **محمد اشرف** شاکر
فاضل نظریہ مفرد اعضاء اربعہ (سمپل آرگن تھیوری)
فاضل طب و جراحت نیشنل کونسل فار طب (اسلام آباد)
فاضل ہومیو میڈیسنز سسٹم نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی (کراچی)

نام کتاب	کلید مطب
مصنف	حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر
کمپوزنگ	حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر
ڈیزائنر	حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر
نظر ثانی	حکیم محمد شکیل
اشاعت دوم	جون 2011
اشاعت سوم	دسمبر 2014
اشاعت چہارم	جنوری 2016
تعداد	گیارہ سو
قیمت	200 روپے

ملنے کا پتہ: شاکر پبلشرز لاہور

29/B-وارث کالونی نزد چونگی ملتان روڈ لاہور

فون نمبر:0300-9492503 Mobile:0300-4268645

WartsApp:-03004268645

princemohammad163@gmail.com

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

ایک پیغام

طب ایک مقدس فن ہے۔

اور علم نبض اس سیڑھی کا پہلا زینہ ہے۔

اس لئے علم نبض پوری محنت، دیانتداری اور یکسوئی سے سیکھیں۔

اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے محبوب کریم، وجہ وجود الکائنات، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، سردار سروراں، خاتم الرسل، خاتم الانبیاء، انیس الغریبین، رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی مدد فرمائے گا۔

منجانب

حکیم محمد عمر بن حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

ماہ جنوری دو ہزار سولہ

نَحۡمَدُهٗ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ اَمَّا بَعۡدُO

معنون

نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ﷻ سے دعا گو ہوں کہ میری اس حقیر سعی کو اپنی بارگاہ میں اپنی شان کے مطابق حضور پر نور، وجہ وجود الکائنات ﷺ کے توسل و توسط سے اپنی شان کے مطابق قبول و منظور فرمائے اور میرے لئے دنیا میں صدقہ جاریہ اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے، اگر اس میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو حضور کریم ﷺ کے وسیلہ پاک سے معاف فرمائے، میں اس کتاب کو اللہ تعالیٰ ﷻ کی رضا کی خاطر ان لوگوں کے نام کرتا ہوں جنہوں نے مالک الملک ﷻ کیلئے اپنا سب کچھ تج دیا ہے اور دل میں انسانیت کا درد رکھتے ہیں۔

خادم فن طب

حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

فاضل طب و جراحت (درجہ اول)

ڈاکٹر آف ہومیو میڈیسنز سسٹم

فاضل طب سمپل آرگینو پیتھی

عرض مصنّف

اَلْحَمْدُلِلّٰہ ثُمَّ اَلْحَمْدُلِلّٰہ مالکِ کائنات ﷻ کا کروڑوں اربوں بار شکر گزار ہوں، جس نے میری اس حقیر کوشش کے تیسرے ایڈیشن کو قدردانِ فن کے ہاتھوں تک پہنچانے میں ہمت واستطاعت عطا فرمائی، وہ بھی اتنے قلیل عرصے میں کہ جس سے فن طب کے شائقین کی بے قراری صاف ظاہر ہوتی ہے۔

اب یہ چوتھا اصلاح شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں کو چھو رہا ہے اللہ تعالیٰ ﷻ سے دعا کہ شائقین فن طب اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور میرا مقصد پورا ہو جائے..آمین

''کلید مطب'' نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری کے مطابق میری پہلی ادنیٰ کوشش تھی، یہ چند اوراق لکھنے سے پہلے ذھن میں ایک خیال تھا کہ علم نبض کے موضوع پر اس طریقے سے لکھوں کہ ہر خاص وعام کو اس کی سمجھ آسکے اور وہ اس سے مدد حاصل کر کے قوم کی صحیح خدمت کر سکے، طبی نصاب میں علم نبض کو اس طریقہ سے لکھا گیا ہے کہ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا، بے شمار اقسام نبض اور مشکل ترین لفاظی کو سمجھنے کیلئے بہت عقل و فہم کی ضرورت ہے، لہٰذا ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے نبض کو صرف آٹھ آسان قسموں میں تقسیم کر کے اور ہر مرضی قسم کا خاکہ، اور عادات وخصائل لکھ کر سمجھانے کی کوشش کی ہے، یہ طریقہ کار اس سے پہلے طب میں آج تک کسی نے نہیں اپنایا، میرے خیال میں وہ صرف اپنے فن کو قرطاس ابیض پر منتقل کرنا چاہتے تھے یہ مطمع نظر نہیں تھا

کہ فن طب ترقی کرے یا کسی کی سمجھ میں کچھ آ سکے، میری اس پہلی محنت کا ثمر یہ ملا کہ ''کلید مطب'' کا پہلا، دوسرا اور تیسرا ایڈیشن دیکھتے ہی دیکھتے فن کے قدر دان اُچک کر لے گئے، خوشی اس بات کی ہے کہ غیر ممالک میں جو ہمارے نظریہ کے ساتھی ہیں ان تک بھی یہ چند اوراق پہنچے تو انہوں نے ٹیلیفون کے ذریعے اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کیا کہ ہم تو یونانی طریقہ تشخیص میں (علم نبض) کے سلسلہ میں الجھ کر رہ گئے تھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا، حضرت صابر ملتانیؒ کے طریقہ علاج اور تشخیص و تجویز سے کچھ روشنی نظر آئی، بہت آسان اور اچھا طریقہ محسوس ہوا، لیکن جب آپ کی کتاب ''کلید مطب'' پڑھی تو ہم جو نظریہ ثلاثہ میں الجھے ہوئے تھے اور بہت سے ابہام تھے جن کی سمجھ نہیں آتی تھی، وہ ''کلید مطب'' پڑھ کر دور ہو گئے، نظریہ ثلاثہ پڑھ کر یونانی اطباء سے ہم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے تھے کیونکہ علاج کے دوران ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ ہم کیا کر رہے ہیں، کس عضو کی مرضی علامات کا علاج کس طرح، کیوں اور کیسے کرتے ہیں، لیکن آپ نے نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری پیش کر کے ہماری رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے آپ نے ہماری تمام الجھنوں کو دور کر دیا ہے، اب مکمل طور پر سمجھ میں آ گیا ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء اربعہ ایک فطری طریقہ علاج ہے اس سے باقی طریقہ ہائے علاج کی نسبت آسان اور یقینی علاج میسر آتا ہے، یہ عوام پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں آپ نے سستا اور سائنٹیفک علاج فراہم کیا۔

امریکہ سے ڈاکٹر امتیاز علی صاحب نے ''کلید مطب'' کی بہت تعریف کی، اسی طرح شارجہ سے ساتھیوں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا، سعودی عرب سے ٹیلیفون آئے، جرمنی اور جنوبی افریقہ میں موجود حکماء نے اس کاوش کو سراہا، ملک کے اطباء اکرام کے

بے شمار خطوط اور ٹیلیفون آتے رہتے ہیں جن کا لُب لباب یہ ہے کہ طب یونانی چار اخلاط پر مبنی ہے لیکن بقراط کے بعد جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا طبیب چار اخلاط کو بھول کر مجربات کے پیچھے سرگرداں ہو گئے، جس سے طب زوال پذیر ہو گئی، اب نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری پڑھ کر طب آسان لگنے لگی ہے اور امید واثق ہے کہ اب طب درخشاں ستارہ بن کر غرباء کے زخموں کیلئے مرہم ثابت ہو گی۔

حضرت صابرؒ صاحب جیسا عظیم محقق دنیاء طب پر نمودار ہوا انہوں نے قوم کو نظریہ مفرد اعضاء کی تھیوری دے کر پھر سے ذکریا رازی، بقراط، بوعلی سینا اور جالینوس جیسے جید علماء طب کے فن کو زندہ کر دیا، ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پھر سے طبی دور قوم کی بہتر خدمت کر سکے گا لیکن اس میں ایک الجھن رہ گئی تھی، جب حضرت صابرؒ صاحب اخلاط کا بیان فرماتے ہیں تو خون، بلغم، سودا، صفراء بیان کرتے ہیں لیکن جب ان کے ساتھ اعضاء رئیسہ تطبیق دیے تو وہ تین اعضاء کا ذکر کرتے ہیں۔

لیکن محققین نظریہ مفرد اعضاء اربعہ نے چار اخلاط ریاح، صفراء، بلغم اور سوداء کو چار اعضاء رئیسہ دل، جگر، دماغ اور طحال کے ساتھ بہ ترتیب تطبیق دے کر ان کے چار افعال تحریک، تحلیل، تسکین، تخدیر اور ان کی چار کیفیات خشکی، گرمی، تری اور سردی سے بحث کر کے آسان اور سہل الحصول جڑی بوٹی سے کامیاب علاج کر کے دنیا طب کو ورطہء حیرت میں ڈال دیا ہے۔

ڈاکٹر امتیاز صاحب مطب پر تشریف لائے، ان کی بات چیت کا مفہوم بیان کرتا ہوں، اپنا تعارف کرانے کے بعد انہوں نے بتایا کہ نظریہ کا شیدائی ہوں، امریکہ رہتا ہوں آج تک نظریہ ثلاثہ پڑھتے اور اسی کی تھیوری کے مطابق علاج کرتے رہے لیکن اُس

میں عضلاتی اعصابی اوراعصابی عضلاتی پر آکر پھنس جایا کرتے تھے،ایک دن میں اپنے ایک دوست کو ملنے مطب سلیمانی گیا وہاں آپ کی کتاب پڑی دیکھی، اور اُسے میں نے فوراً خرید لیا، پہلی فرصت میں اسے پڑھا آپ کو اور آپ کے اساتذہ کے لئے دل سے دُعائیں نکلیں، جنہوں نے نظریہ ثلاثہ پر تحقیق کر کے اسے بقراط کے قانون کے مطابق چار اعضاء رئیسہ کے ساتھ تطبیق دے کر طب کو نظریہ مفرد اعضاء اربعہ جیسی اعلیٰ کسوٹی دے دی اور یوں علاج آسان ہو گیا۔

لیکن آپ نے نبض جیسے اہم موضوع پر بے پایاں محنت کر کے اس کے تمام اسرار ورموز جس آسان طریقے سے خاکے بنا کر سمجھانے کی کوشش کی ہے، ہم آپ کے بے حد ممنوں ہیں، میں حتمی طور پر یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں نے نبض کے موضوع پر اس سے پہلے ایسی جامع کتاب آج تک نہیں دیکھی میں نے اسے بغور پڑھا ہے، یقیناً ہمارے تمام تکدر دور ہو گئے ہیں، نظریہ ثلاثہ کی کتابیں پڑھ کر ذھن میں بہت سے سوال ابھرتے تھے، جو اس کتاب کو پڑھ کر ہمیشہ کیلئے دور ہو گئے ہیں، الحمدُللہ میں خوشی سے بے قابو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ہمیں آپ جیسا ہمدرد اور فن طب کے ساتھ مخلص محقق دیا، جس کی تحریر سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کے آگے جہاں اور بھی ہیں، یعنی آپ سے ہمیں بہت کچھ حاصل ہونے کی توقع ہے، جب بھی دوبارہ پاکستان آیا ملتا رہوں گا، کیونکہ آپ کے پاس بیٹھنے سے بھی بہت علم حاصل ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ بے شمار خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں، جن میں ایسی ہی تعریف کی گئی ہے، دل تو چاہتا ہے کہ انہیں من وعن لکھ دوں لیکن وہ لا تعداد ہیں اس سے سوائے کتاب کی ضخامت بڑھانے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا، کتاب جتنی موٹی ہوتی جائے

گی قیمت بڑھتی جائے گی اس مہنگائی کے دور میں ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اطباء کرام کو سستی کتب فراہم کر کے فن کی خدمت کی جائے، لہٰذا اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ کم سے کم قیمت پر کتب آپ تک پہنچ سکیں۔

خادم فن طب

حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

فاضل طب و جراحت (درجہ اول)

ڈاکٹر آف ہومیو میڈیسنز سسٹم

فاضل طب سمپل آرگینو پیتھی

آپ کی اعلیٰ ظرفی یہ ہے کہ اگر مریض کی علامات آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں تو اسے اپنے سے سینئر کی طرف ریفر کر دیں۔۔۔۔۔۔اشرف شاکر

حوصلہ افزائی

میں ذاتی طور پر اُن دوستوں کا از حد ممنون و شکر گذار ہوں، جنہوں نے میری اس ٹوٹی پھوٹی تحریر ''کلید مطب،، کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جس سے میری بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔ شکریہ

جن احباب کے خط موصول ہوئے اُن کے مدعا کو سمجھتے ہوئے اور ان کے بے حد اصرار پر اس کتاب کو نہایت ہی آسان فہم بنانے کیلیے اس کا دوسرا اور تیسرا ایڈیشن لکھا، اور اب اس کا چوتھا اصلاح و اضافہ شدہ ایڈیشن تیسرے ایڈیشن کے مواد کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی آسان لفظوں کے اضافے کر دیئے تھے لیکن اب اس چوتھے ایڈیشن میں اب تک کے نئے تجارب و مشاہدات بیان کرتا ہوں تا کہ نبض کے شائقین اس علم کو آسان طریقوں سے سمجھ سکیں، اس ایڈیشن میں سے فارما کو پیا نکال دیا ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مجربات شاکر کے ہوتے ہوئے سوائے کتاب کی ضخامت بڑھانے کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا

اللہ تعالیٰ ﷻ سے دعا ہے کہ آپ اس کتاب سے علم حاصل کر کے ملک و قوم کی صحیح خدمت کریں اور ناچیز کا منشا پورا ہو جائے، اگر ان اوراق میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو خط لکھ کر نشاندھی فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اسے صحیح کر دیا جائے۔

حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

فاضل طب و جراحت (درجہ اوّل)

ایک عرض

خاص طور پر ایک اور عرض کرنا تھی کہ اس سے پہلے زیرِ نظر کتاب کے اول و دوم ایڈیشن کے آخر میں نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کا فارما کوپیا لکھ دیا گیا تھا تب تک "مجربات شاکر" نہیں چھپی تھی لیکن اس دورِ عزیز کی جان لیوا مہنگائی کے پیشِ نظر اور کاغذ کی آسمان کو چھونے والی قیمتوں کے باعث فارما کوپیا کو تیسرے اور چوتھے ایڈیشن میں سے نکال دیا گیا ہے، کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ "مجربات شاکر" کی موجودگی میں کسی بھی کتاب کے آخر میں فارما کوپیا ایک بے معنی اضافہ ہوگا، اس کے علاوہ میرے خیال کے مطابق کوئی حامل نظریہ ایسا کم ہی نظر آتا ہے جس کے پاس "مجربات شاکر" نہ ہو۔

علاوہ ازیں کچھ روز قبل پنڈی ریجن سے ایک خط موصول ہوا جس میں مجھ پر بے شمار بہتانات کے ساتھ ساتھ ایک بہتان یہ بھی تھا کہ تم نے علاج الامراض کے آخر میں فارما کوپیا شامل نہ کر کے اسے نامکمل چھوڑ دیا ہے اور یہ لالچ کیا ہے کہ علاج الامراض خریدنے والا مجربات شاکر خریدنے پر مجبور ہو جائے۔

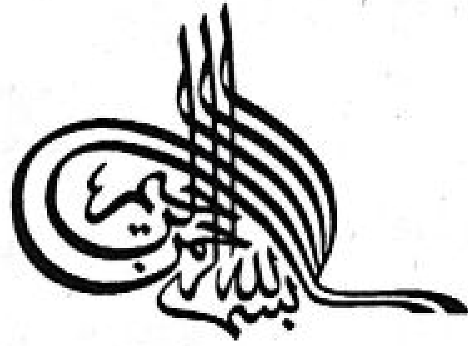
تو دوستو میں نے ان کے ہر بہتان کا مدلل جواب لکھ کر انہیں بھیج دیا تھا جس کا آج تک کوئی جواب نہیں ملا، آپ پر بھی واضح کر رہا ہوں کہ میری نیت پر لالچ کا بہتان نہ لگائیں علاج الامراض کے آخر میں صرف اس وجہ سے فارما کوپیا نہیں لکھا تھا کہ اس کی دو جلدیں پہلے ہی سترہ اٹھارہ سو صفحوں پر محیط ہیں اگر کم و بیش پانچ سو صفحات کا فارما

کو پیا بھی اس میں شامل کر دیتا تو خود سوچیں کیا اس کی قیمت میں اضافہ نہ کرنا پڑتا؟
اور یہ ناگزیر اضافہ ہر خریدنے والے کی استطاعت کو چیلنج ہوتا، خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا
میں نے یہ اچھا کیا تھا یا برا کیا تھا کہ کم سے کم قیمت میں ہر ہاتھ تک یہ کتاب پہنچ سکے،
اب زیر نظر کتاب سے بھی اسی مہنگائی کو مدنظر رکھ کر فارما کو پیا حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ
پہلے جب کتاب چھپائی گئی تو کاغذ کی قیمت چھ سو چالیس روپے فی رم تھی لیکن اب اس
وقت پندرہ سو سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔

میرا مقصد کم سے کم قیمت پر ہر کتاب قارئین تک پہنچانا ہے، کیونکہ میرا ایمان کامل ہے
کہ میرا رزق اللہ تعالیٰ ﷻ نے لکھ رکھا ہے جس میں ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوگا، اس کے
علاوہ میں نے کتابوں کو رزق کا وسیلہ نہیں بنایا، بلکہ کتابیں اس لئے لکھی ہیں کہ طب کو
صفحہء ہستی سے مٹانے کے خلاف جو کچھ سازشیں ہو رہی ہیں ان کی روک تھام کر کے
اس کو زندہ رکھا جائے تا کہ ملک عزیز پاکستان کی غریب اور مظلوم عوام کی اس جان لیوا
مہنگائی سے لڑ کر خدمت کر سکوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں جہاد کر رہا ہوں، کیا یہ جہاد
نہیں کہ وطن عزیز کی بیشتر عوام ڈاکٹروں کی مہنگی فیس ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے لقمہء
اجل بن رہی ہے، اس کے علاوہ اگر آپ دیانتداری سے غریب عوام کے رہن سہن پر
غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عوام کا پیٹ پورا نہیں ہوتا ڈاکٹر کی فیس اور مہنگی
دوا کیسے خرید سکتے ہیں، جس میں روز بروز ناگزیر اضافہ ہو رہا ہے؟

ملتمس دعا

حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر



مَنْ تَطَبَّ وَ لَمْ يُعلَمْ مِنهُ الطِّبُّ قَبلَ ذَلِکَ فَهُوَ ضَامِنٌ

جس نے علاج شروع کرنے سے پہلے علم طب نہیں سیکھا، وہ اپنے ہر فعل کا ذمہ دار ہوگا۔

ابن ماجہ

ایک اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جب دوائی کے اثرات بیماری کی نوعیت کے مطابق ہوں تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے حکم سے شفاء ہو جاتی ہے۔

احمد مسلم

مجھے میرے اساتذہ کرام جناب حکیم انقلاب النبض محمد شبیر صاحب اور استاد اول جناب حکیم محمد شفیق صاحبؒ نے بڑی محنت اور توجہ سے علم طب کے حوالے سے سر فہرست علم نبض کی طرف توجہ دلائی، کہ نبض کا علم سیکھے بغیر طب جیسا مقدس پیشہ اختیار

کرنا سراسر فن کے ساتھ ناانصافی ہے، تو میں نے استاد گرامی کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے تمام تر توجہ علم طب میں خصوصاً علم نبض سیکھنے پر لگا دی، میرے عالی قدر اساتذہ کرام نے بڑی شفقت و محبت سے یہ علم سکھایا، اگر میرے لکھنے میں کوئی کمی رہ جائے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں، بلکہ کوتاہی میری ہوگی، جس کے لئے میں آپ سے پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔

میں یہ جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں صرف اس لئے کہ کم از کم نبض کے حوالے سے تو طب زندہ رہے!! اور یہ علم سیکھ کر نامور طبیب پیدا ہوں، میں اللہ تعالیٰ عزوجل کا ادنیٰ سا بندہ کسی کو کیا دے سکتا ہوں، اُس عزوجل نے مجھے جو نوازا آپ کی امانت سمجھ کر آپ کو منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، دُعا ہے وہ اپنی رحمت سے آپ کو بھی نواز دے اور میرا مقصد پورا ہو جائے............آمین

خادم فن طب

حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

فاضل طب و جراحت (درجہ اول)

ڈاکٹر آف ہومیو میڈیسنز سسٹم

فاضل طب سمپل آرگینو پیتھی

بے شک کوئی بھی علم و فن اللہ تعالیٰ عزوجل کی عطا سے ہی حاصل ہوتا ہے

سچ کڑوا ہوتا ہے

طب کے حوالے سے نبض ایک ایسا موضوع ہے، جس کی حقیقت وافادیت سے کوئی طبیب منکر نہیں بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ طبیب علم نبض کے بغیر اپاہج ہے، جو زمانے کی رفتار کے ساتھ بالکل نہیں چل سکتا، زمانہ قدیم میں بڑے بڑے نباض ہو گذرے ہیں، عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس جدید دور میں ماہر نباض ہونا ناممکنات میں سے ہے، لیکن ایسی بھی کوئی بات نہیں اس دور حاضر میں بھی اس علم وفن کے ماہر اپنی تمام تر حذاقتوں کے ساتھ موجود ہیں، جن میں سر فہرست میں اپنے اُستاد گرامی حکیم انقلاب النبض جناب محمد شبیر صاحب کا نام لوں گا، جنھوں نے اپنے خزانہ علم وفن سے ہم جیسے نکموں کو بھی نواز کر کام کا بنا دیا، عام لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ حکیم کسی کو کچھ بتاتے نہیں بلکہ اپنے فن کو قبر کی گہرائیوں میں اپنے ساتھ منوں مٹی تلے دفن کر لیتے ہیں لیکن میرا مشاہدہ اس کے بالکل برعکس ہے، کرپشن تو ہر معاشرے، ہر طبقے اور ہر دور میں پائی گئی ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اچھے لوگ اس دُنیا سے ہی اُٹھ گئے ہیں، بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ اس دور عزیز میں دُنیا قائم ہی اچھے لوگوں کے دم سے ہے، جو اپنی تمام تر عقل وفکر کے ساتھ دل میں خوف الٰہی رکھتے ہوئے نایاب گوہر اپنے شاگردوں میں لٹا رہے ہیں، اس عنایت کی ایک مثال میں بھی ہوں، میں ایک بزنس مین تھا، مجھے میرے اساتذہ نے اپنے علم وفن میں سے بلا بخل بہت کچھ نواز دیا، اور ایسے ہی لوگوں کے طفیل طب زندہ ہے، ورنہ کب کی تحت الثریٰ میں پہنچ گئی ہوتی، دوسرا سوال

یہ پیدا ہوتا ہے کی جیسے سابقہ اطباء کرام کے شاگرد صاحبان اُن کے ساتھ فن حاصل کرنے کے لئے زندگیاں تج دیتے تھے،تو پوری ایمانداری سے جواب دیں کہ کیا اب بھی ایسا ہی ہے؟ میں تو یوں کہوں گا کہ اب ایسا نہیں ہے،سوائے چند ایک کے اور وہ چند ایک کچھ بن گئے،اس دور کے شاگرد صاحبان صرف اور صرف نسخوں کے حصول کے لئے استاد کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں،علاج معالجہ کی تھیوری اور علم نبض سیکھنے کے خواہش مند صرف گنے چنے ہوں گے،اگر اب بھی سب اطباء دل سے عہد کر لیں کہ ہم نے طب کو بچانا ہے،سچے دل اور لگن سے محنت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ طب پر پھر سے ایک لازوال عروج نہ آجائے!! تو دوستو یہ وقت ہے طب کو بچانے کا،آؤ آپ بھی اس جہاد عظیم میں شامل ہو جائیں اور جناب مسیح الملک جیسے لوگوں کی طرح امر ہو جائیں،تین اور چار کے اختلافات بھول کر ایک پلیٹ فارم پر اکھٹے ہو جائیں،آؤ طب کی بکھری ہوئی ہڈیوں کو دوبارہ چُن کر اس کی از سرِ نو تعمیر کریں،جو بقراط،جالینوس اور ابن سینا جیسے لوگوں کے خواب کی تعبیر ہو اور حضرت رحمت علی راحتؒ کے مشن کی تکمیل ہو جائے۔

کڑوی سے کڑوی بات سننے کی اپنے اندر صلاحیت پیدا کریں

موضوعِ سُخن

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں نے جو کچھ اپنے اساتذہ سے سیکھا، وہ آپ تک پہنچادوں تا کہ بخیل نہ گنا جاؤں، اس کے علاوہ آقائے دو جہاں محمد مصطفے ﷺ کا فرمان ہے کہ سب سے بخیل وہ شخص ہے جو اپنے علم کو آگے نہیں پھیلاتا۔

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر آپ نے میری اس کاوش کو کچھ وقت دے دیا تو آپ فن طب پر دھبہ نہیں بنیں گے، اور ہر جسمانی علامت کا یقینی اور بے خطا علاج کر کے طب کو پھر سے زندہ کرنے میں مددگار بنیں گے میں یہ بات بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر آپ یہ سب گورکھ دھندا سمجھ گئے تو آپ بھی معمولی معمولی چیزوں سے جسم میں پیدا ہونے والی ہر علامت کو باآسانی سمجھ کر اسکا کامیاب علاج کرلیں گے۔

علم طب کو جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں یہ بہت مشکل سے سمجھ میں آنے والا فن ہے، اس میں بہت باریکیاں اور بہت سے داؤ پیچ ہیں، جو کہ عملی تجربہ سے ہی آتے ہیں، میں اپنے علم کے مطابق ان باریکیوں کو بھرپور سمجھانے کی کوشش کروں گا آگے آپ کی قسمت!! کیوں کہ ملتا وہ ہے جو انسان کے مقدر میں رقم ہوتا ہے، لیکن یہاں میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں، کہ کوئی بھی علم اللہ تعالیٰ ﷻ کی عطا ہوتا ہے، جسے وہ چاہے نواز دیتا ہے، سیکھنے سے اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا ہے، جب تک اس کی رحمت جوش میں آکر آپ کو عطا نہ کردے!! وہ اپنے بندوں سے حسب استطاعت کام ضرور لیتا ہے، جیسا کہ حضرت صابر ملتانیؒ، حکیم رحمت علی راحتؒ، جناب حکیم محمد شبیر

صاحب سے لیا، نظریہ مفرد اعضاء میں جو کمی نبض کے حوالے سے تھی اُسے میرے اُستاد محترم سے پورا کر دیا، آپ نے اپنی حسب استطاعت نبض کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، کم از کم نظریہ مفرد اعضاء میں نبض کے موضوع پر اس سے پہلے ایسی جامع کتاب میں نے نہیں دیکھی، اب اگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو اس میں حکیم صاحب کیا کریں اُنہوں نے اپنی کتاب میں واضح طور پر فرما دیا ہے کہ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو میرے پاس تشریف لا کر سمجھ لیں، اب یہ آپ کا کام ہے کہ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر اُن کے پاس جاتے ہیں کہ نہیں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ اُنہوں نے کتاب ایسی لکھ دی ہے جو بغیر استاد کے سمجھ میں نہیں آسکتی، اس بارے میں اُن سے بات ہوئی تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس کتاب کو بہت عام فہم لکھا تھا، لیکن میرا ہی ایک ملنے والا جس کا نام بھی شبیر احمد ہے، یہ شخص فیصل آباد کا رہنے والا ہے، مجھ سے مسودہ لے گیا اور اسے چوری کر کے اپنے نام پر چھپانا چاہتا تھا، اس شخص کے ارادے جب مجھ پر منکشف ہوئے تو میں نے اس کتاب کی ضخامت کو کم کر کے ذرا پیچیدگی کے ساتھ چھپا دیا، میں (مصنف) ذاتی طور پر پھر بھی اس شخص کیلئے دعا گو ہوں جس نے ہم سے ہمارا حق چھینا۔

<u>زیر نظر کتاب کو آپ استاد محترم کی کتاب کی شرح سمجھ سکتے ہیں!!</u>

یہ جملہ میری طرف سے نہیں ہے بلکہ ایک میٹنگ پر مرحوم حضرت رحمت علی راحتؒ نے کم و بیش تیس حکماء کی موجودگی میں اس وقت کہا تھا جب میں نے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ان کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

نظریہ مفرد اعضاء کیا ہے؟

جب سے طب ترویج ہوئی اس میں کچھ نہ کچھ تحقیق ہوتی رہی، پہلے پہل طب حدوث پر مبنی تھی یا کچھ قدیم قبائل میں ان کا سردار حکیم کے فرائض ادا کرتا تھا، جب بھی ان قبائلیوں میں کوئی بیمار ہوتا وہ اسے اٹھا کر اپنے سردار کے پاس لے جاتے، وہ اپنی ساکھ بحال رکھنے کی خاطر کچھ الٹی سیدھی حرکات کرتا، کبھی طبل بجا کر، کبھی ناچ کر، کبھی مختلف قسم کی آوازیں نکال کر، کبھی جنتر منتر کرتا اور کبھی کچھ موروثی طور پر ملی ہوئی جڑی بوٹی کا سہارا لے کر گویا اپنی طرف سے علاج کرتا، کبھی تعویز، گنڈے اور جھاڑ پھونک سے کام کیا جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی تخلیق کی عزت بھی رکھ لیتا تھا کہ کچھ نہ کچھ آرام آجاتا اور کسی کو آرام نہیں بھی آتا تھا تو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا کہ اس سے دیوتا ناراض ہو گئے ہیں، پھر باقاعدہ کچھ جڑی بوٹیاں کچھ علامات کیلئے شفاء بخش ثابت ہونے لگیں اور یہی مجربات تخلیق ہو گئے، یونہی صدیوں کا سفر طے ہوتا رہا آخر کار طب باقاعدہ ایک فن بن گیا اور اس کے عالم (طبیب) عوام میں ایک خاص مقام حاصل کر گئے، ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مختلف دھاتوں کو رگڑ (صلایہ) کر علاج کیلئے استعمال کیا جانے لگا، کچھ یونانی علماء طب نے اپنے تجربات و مشاہدات کو لکھنا شروع کر دیا اور یہ لکھا ہوا ان کی اولادوں کے کام آنے لگا، انہی دنوں یونان میں حکیم بقراط پیدا ہوا اس نے خون کو چار اخلاط کا مرکب تحقیق کر کے علاج کیا یہ طب میں ایک گراں قدر پیش رفت ثابت ہوئی، اس کی اولاد نے اپنے باپ کے ورثے کو گناہ کی طرح چھپایا لیکن

اس کے ایک شاگرد نے اس کو عام کر دیا اور اب طب کو باقاعدہ ایک مقام حاصل ہو گیا تھا، اس فن پر کئی کتب لکھی گئیں، جن میں تشریح کے حوالے سے بوعلی سینا نے "کلیات قانون" لکھ کر فن کو چار چاند لگا دئے، یہ کتاب مختلف تراجم کے ساتھ اب تک کالجز اور یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہے، وقت کے ساتھ یہ فن ترقی کرتا گیا آخر کار شاہدرہ (لاہور) کے ایک حکیم احمد دین نے جسم میں دو افعال (تیزی اور سکون) تحقیق کئے اور اس پر عمل کر کے علاج کی رفتار میں فسوں قدر اضافہ کر کے بہت نام کمایا، ان کے ایک شاگرد حضرت دوست محمد صابرؒ ملتانی نے ان کے علاج کی تھیوری میں ایک تیسرا فعل (سستی) تحقیق کیا اور اطباء کو بتایا کہ ایک مفرد عضو غذا یا دوا سے متاثر ہو کر اپنے فعل کو پہلی حالت سے تبدیل کر کے صحت و مرض کا باعث بنتا ہے، اور حضرت صابرؒ نے اس تھیوری کو نظریہ مفرد اعضاء کا نام دیا، کئی سال اس تھیوری پر کام کر کے عوام میں فیض تقسیم کیا، اپنی اس سالہا سال کی محنت کو اٹھارہ کتابوں کی شکل میں قوم کو دے کر دنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ ﷻ ان کیلئے ان کے فن کو صدقہ جاریہ کرے اور ان کو آخرت کی عزتیں نصیب فرمائے............آمین

حضرت صابرؒ نے مزید تحقیق جاری رکھی اور اپنی زندگی کے آخری ایام کی تصنیفات میں جسم انسانی کو ایک بنیادی (طحال) اور تین حیاتی اعضاء (دل، جگر، دماغ) سے مرکب ثابت کر کے اور ان کے ساتھ تین افعال تحریک، تحلیل، تسکین (تیزی، سستی، سکون) تطبیق دے کر نظریہ مفرد اعضاء ثلاثہ کی شکل میں علاج کا طریقہ کار وضع کر دیا جو قدیم یونانی طریقہ سے نہایت تیز رفتار اور سائنٹیفک تھا، حضرت صابرؒ اخلاط بیان کرتے ہیں تو چار سے بحث کرتے ہیں، لیکن جب ان کے ساتھ اعضاء رئیسہ ترتیب دیتے ہیں

تو وہ تین لکھ دیتے ہیں ان کی اس ترکیب میں کچھ خامی رہ گئی ہے، جو ہمیشہ زیر بحث رہی ہے، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ نظریہ ثلاثہ کے حاملین کی اکثریت نے صرف حضرت صابرؒ کی کتب ہی پڑھی ہیں، اگر باقاعدہ کالج میں چار سال تعلیم حاصل کی ہوتی تو ضد نہ کرتے بلکہ کرودھ کی بجائے نئی روشنی سے علم کی شمع جلاتے۔

پھر حکیم رحمت علی راحتؒ نے تین اعضاء رئیسہ کی بجائے چار اعضاء رئیسہ دریافت کر کے چوتھے فعل تخدیری کی علامات وعلاج وضع کر کے طب میں موجود مجربات کی دوڑ کو ختم کر کے اس تھیوری کو نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کا نام دیا اور اپنے حصے کا کام انجام دے کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے...آمین

اللہ تعالیٰ ﷻ سے ہمیشہ یہی دعا کرنی چاہیئے
کیونکہ تم اپنے رب سے جیسا گمان کرو گے اسے ویسا ہی پاؤ گے
دعا: رَبِّ زِدْنِی عِلْماً نَافِعاً ؕ

نظریہ میں تضاد

نظریہ مفرد اعضاء میں (مفرد اعضاء تین ہیں یا چار کے سلسلہ میں) کچھ تضاد پایا جاتا تھا، جس کا حضرت دوست محمد صابر ملتانیؒ سے ان کی زندگی میں ہی کچھ اطباء نے آپ سے ذکر کیا تو آپؒ نے فرمایا آپ بھی سوچیں میں بھی سوچتا ہوں، جہاں کوئی خامی رہ گئی ہے اُسے ہم مل جل کر درست کر لیتے ہیں، اصل میں آپؒ نے بھی وہ خامی ڈھونڈھ لی تھی، جس کے اشارات آپ کی آخری تصانیف اور آخری دو سالوں کے ''رسالہ رجسٹریشن فرنٹ'' میں واضح طور پر ملتے ہیں، لیکن آپ کی زندگی نے وفا نہ کی جس کی وجہ سے آج تین اور چار مفرد اعضاء کا مسئلہ ہمارے سامنے ایک عفریت کی طرح ذریعہ عناد ہے، اگر آپ کچھ عرصہ اور زندہ رہ جاتے تو ہمارے لئے کوئی مشکل نہ رہ جاتی۔

اس مسئلہ کو حکیم رحمت علی راحتؒ نے نہایت مدلل طریقہ سے اپنی کتاب ''امراض الابدان'' میں پیش کیا ہے، اس کے علاوہ تین اور چار اعضاء پر ''مقیاس الطب'' میں حضرت صابرؒ کی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ بحث کر کے چار عضو رئیس تحقیق کر کے ان کے ساتھ چار اخلاط، چار مزاج، چار افعال، چار قوئی، چار ارواح تطبیق دے کر نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی شکل میں قوم کی خدمت میں پیش کیا ہے، جس سے علاج میں نہایت آسانی ہوگئی ہے۔

ایک تحقیق

جناب حضرت صابر ملتانیؒ کی زندگی کی آخری تصنیفات میں سے چار اعضاء رئیسہ پر اشارات کو آپ کے شاگرد رشید جناب حکیم رحمت علی راحتؒ ساکن فیصل آباد نے اچھی طرح سمجھا اور آپ کی زندگی میں ہی اس موضوع پر آپ سے تفصیلی بحث کی اور آپؒ کے ہم سے جدا ہو جانے کے بعد نظریہ مفرد اعضاء کو ایک بنیادی اور تین حیاتی اعضاء سے تطبیق دے کر مکمل کر دیا، یوں تھورٹیکل پریشانیاں ختم ہو گئیں، اعتراض کرنے والے آپ کی لکھی ہوئی کتاب ''کیا بڑھاپا قابل علاج ہے'' پڑھ لیں جو صرف اور صرف حضرت صابر ملتانیؒ کے فرمودات پر مبنی ہے، تو اُن کے ذہن کا تکدر دور ہو جائے گا بشرطیکہ وہ علم فنِ طب سے مخلص ہوں، اور اسے پھیلانا ایک قومی فرض خیال کرتے ہوں۔

اس کے علاوہ حضرت حکیم رحمت علی راحتؒ کی کتاب ''مقیاس الطب'' کا مطالعہ کرنے سے یہ گتھی نہایت خوش اسلوبی سے سلجھ جائے گی، اس کتاب میں راحتؒ صاحب مرحوم نے میری درخواست پر تین اور چار مفرد اعضاء پر حضرت صابرؒ کی کتب کے حوالہ جات مع ان کے صفحہ نمبر کے سیر حاصل بحث کی ہے۔

ایک انقلاب

جناب حکیم رحمت علی راحتؒ کے ایک شاگرد جناب حکیم محمد شبیر صاحب نے نبض پر نظریہ مفرد اعضاء کی تھیوری کے مطابق ایک کتاب "تحقیقات النبض" لکھ کر رہی سہی کمی کو پورا کر دیا، اللہ تعالیٰ ﷻ نے جس شخص سے جو کام لینا ہوتا ہے لے لیتا ہے، جس کی بے بہا مثالیں موجود ہیں، جیسے طب کو مٹا دینے کے لئے انگریزوں نے تحریک شروع کی تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے طب کو بچانے کیلئے جناب حافظ حکیم مسیح الملک جیسے لوگوں کو ہم میں بھیج دیا، آج طب جیسی حالت میں بھی ہے صرف حافظ صاحب کی وجہ سے ہے، پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت صابر ملتانیؒ سے کام لیا، وہ طب کو نکھار گئے، اُنہوں نے قوم کو تین مفرد اعضاء دل، جگر، دماغ کے افعال کی خرابی کی صورت میں امراض جنم لیتے ہیں، تھیوری دی جس سے فن کو سمجھنے میں نہایت آسانی پیدا ہو گئی، اس کے بعد آپؒ کے شاگرد حکیم رحمت علی راحتؒ نے انہی تین اعضاء رئیسہ پر ریسرچ کر کے چوتھا عضو رئیس (طحال) دریافت کیا اور ان چار اعضاء مفردہ کو چار اخلاط کے ساتھ تطبیق دے کر نظریہ مفرد اعضاء اربعہ مکمل کر دیا۔

میرا یہ موضوع نہیں کہ تین اور چار کی تھیوری پر بحث کرنے بیٹھ جاؤں، یہ بحث آپکو ان کی کتاب "مقیاس الطب" میں وضاحت سے پیش کر دی گئی ہے، کہ کون سے چار اخلاط کا واسطہ کون سے چار اعضاء رئیسہ سے ہے، میرا اصل موضوع نبض ہے۔

نبض کی تعریف

:1 کلائی کے اوپر انگوٹھے کی جڑ سے لے کر دل (کندھے) کی طرف ایک مخصوص شریان ہے جسے نبض کہتے ہیں، طبیب تو کیا ایک عام آدمی بھی اس سے واقف ہے۔

:2 دل میں چلنے والے خون کے لطیف بخارات (روح) جب شریانوں پر دباؤ ڈالتے ہیں تو دل کے ردھم کے ساتھ اس کی حرکات انبساط و انقباض (پھیلنا اور سکڑنا) سے تذکرہ الٰی مخصوص شریان (نبض) متاثر ہو کر جس مخصوص شریان پر امراض کی نشاندھی کرتی ہے اسے نبض کہتے ہیں۔

نبض: جسم میں خون ناپنے کا آلہ (مقیاس الدم) ہے جو خون کی مقدار و ہیموگلوبن اور غالب و مغلوب خلط کی نشاندھی کرتا ہے اور یوں اس سے مدد لے کر حکیم اپنا فرض نبھاتا ہے اور مریض کی صحت کیلئے کوشش کرتا ہے۔

مقیاس الدم کی تشریح: نبض ہمیشہ چار انگلیوں سے دیکھی جاتی ہے اور یہ چار انگلیاں جسم میں ہونے والی مرضی تبدیلیوں کے اسرار کھولتی ہیں، جہاں نبض امراض کا پتہ بتلاتی ہے وہیں یہ جسم میں موجود خون کی مقدار بھی بتلاتی ہے، اگر نبض چار انگلیوں کے نیچے اپنی پوری قوت سے ٹھوکر لگائے تو جسم میں خون کی مقدار پوری ہے۔

جسم میں خون کی مقدار: ہر شخص کے جسم کا جتنا وزن ہوگا اس جسم میں اس کا بارھواں حصہ خون ہوتا ہے یہ ایک کلیہ و قاعدہ ہے، اگر اس سے کم ہو تو امراض کی نشاندھی کرتا ہے جس کا پتہ نبض سے چلتا ہے کہ کس وجہ سے جسم میں خون کی کتنی مقدار کم ہے اور کیوں؟

خون کا قوام بھی تشخیص میں اہم کردار ادا کرتا ہے یہ بھی ہمیں نبض سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔

خون کی مقدار: اگر نبض تین انگلیوں پر چلتی ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جسم میں مقررہ پیمانے سے خون کی مقدار کم ہے، کیونکہ جہاں یہ کلیہ ہے کہ خون جسم کے وزن کا بارھواں حصہ ہوتا ہے وہیں یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ چار انگلیوں کے نیچے نبض چلے تو یہ جسم میں سو فیصد خون کی دلیل ہے اگر نبض تین انگلیوں کے نیچے چلے تو یہ اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اس جسم میں خون کی مقدار مقررہ پیمانے سے پچیس فیصد کم ہوگئی ہے، اور اگر نبض دو انگلیوں کی نیچے چلتی ہے تو اس جسم میں خون کی مقدار مقررہ پیمانے سے پچاس فیصد کم ہوگئی ہے، اگر نبض صرف ایک انگلی کے نیچے چلتی ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس جسم میں خون مقررہ پیمانے سے پچھتر فیصد کم ہوگیا ہے، اب یہاں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ خون کی کمی کیوں ہوئی!!! اور جن انگلیوں کے نیچے نبض نہیں چلتی وہاں کیا مسئلہ ہے، یہی سمجھنے کیلئے نبض سیکھنی ہے، آئیں نبض کے داؤ پیچ سیکھتے ہیں۔

نبض کی ضرورت

جیسا کہ طب یونانی کی بنیاد چار اخلاط پر ہے، ہم کو کیسے معلوم ہوگا کہ مریض کون سی خلط کم ہو جانے یا بڑھ جانے سے مرض میں مبتلا ہوا ہے، تو اس مسئلے کے حل کے لئے ہمارے پاس نبض کا علم ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ کون سی خلط کم ہو جانے یا بڑھ جانے سے مرض لاحق ہوا ہے، کیوں نہ ہم علم نبض سیکھنے پر اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ اس دور جدید میں طب کو زندہ رکھنے کیلئے اس علم کا سیکھنا ہماری اہم ضرورت ہے۔

نبض ہمیں کیا بتاتی ہے

نبض ہمیں جسم میں خون کی مقدار، قوام، نرمی وسختی، باریکی وموٹائی اور اس کی غلظت ورقت کے بارے میں بتاتی ہے، اس شریان (نبض) میں خون دل سے آتا ہے، اس میں جو بھی آپ اعتدال (خون کا قوام، رقت، غلظت، رفتار) سے ہٹ کر محسوس کریں گے، وہی کچھ دل میں ہوگا، گویا اگر جسم میں کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے تو اصل میں دل بیمار ہوگا اور یہ ہے بھی حقیقت!! کیونکہ دل سے ہی تمام جسم میں بذریعہ شرائین خون کو تغذیہ وتصفیہ کے لئے (بذریعہ روح حیوانی) دھکیلا جاتا ہے۔

اس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ امراض دل (خون) ہی میں جنم لیتے ہیں، دل کے پھیلنے اور سکڑنے کی اس مخصوص حرکت کو ہم نبضہ کہتے ہیں، اور نبضہ نبض سے متعلق

ہے، نبض کلائی پر انگوٹھے کی طرف ایک مخصوص مقام پر محسوس ہوتی ہے، اور یہی ہمیں جسم میں رونما ہونے والے عوارضات وعلامات کے بارے میں بتاتی ہے، ہمیں دل کے اسی فعل کی کمی بیشی کو دور کر کے جسم کو صحت کی طرف واپس لانے کی کوشش کرنی ہے۔

طب یونانی اور نبض

یونانی طب نے نبض کی کہیں بیالیس اور کہیں ستائیس اقسام لکھ کر عجیب گورکھ دھندے میں پھنسا دیا ہے جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا، حالانکہ طب یونانی چار اخلاط تسلیم کرتی ہے، لیکن نبض کے حوالے سے کلیات قانون (بوعلی سینا) میں بیالیس اقسام لکھ دی گئی ہیں، اگر ان کا عمیق مطالعہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل چار اقسام پڑھنے کو ملتی ہیں۔

1- دموی نبض

2- صفراوی نبض

3- بلغمی نبض

4- سوداوی نبض

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری کے مطابق ان چار اقسام کی نبضوں کے لئے تذکرہ اوئی بتدریج مندرجہ ذیل اصطلاحات مقرر کر دی گئی ہیں۔

1- عضلاتی نبض

2- قشری نبض

3- اعصابی نبض

4- مخاطی نبض

مزید تشریح بمطابقطب یونانی

طب یونانی دموی نبض کا تعلق خون کی قوت وطاقت (پریشر) بڑھ جانے اور ریاحی علامات پیدا ہونے پر تشخیص کرتی ہے، ہم اسے عضلاتی علامات کہیں گے۔

صفراوی نبض کو خون میں صفراء بڑھ جانے اور گرمی کی علامات پیدا ہونے پر تشخیص کرتی ہے، ہم اسے قشری علامات کہیں گے۔

بلغمی نبض کو خون میں بلغم بڑھ جانے اور (تری) کی علامات پیدا ہونے پر تشخیص کرتی ہے، ہم اسے اعصابی علامات کہیں گے۔

سوداوی نبض کو خون میں سردی (سوداء) بڑھ کر علامات پیدا ہونے پر تشخیص کرتی ہے، ہم اسے مخاطی علامات کہیں گے۔

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ نے ہر ایک نبض کو ایک عضو رئیس کے ساتھ تطبیق دے کر علاج میں نہایت آسانی پیدا کر دی ہے اور عضو رئیس چار (دل، جگر، دماغ، طحال) ہیں۔

نبض کی بڑی اقسام: مفرد نبض کی چار اقسام ہیں، جبکہ کرہ ارض میں کچھ بھی مفرد نہیں ہے اور یہ صرف اصطلاحات کو سمجھنے کیلئے تقسیم کی گئی ہے، اصل میں نبض کی آٹھ اقسام ہوتی ہیں جن میں چار کیمیاوی تحریک اور چار مشینی تحریک ہوتی ہیں۔

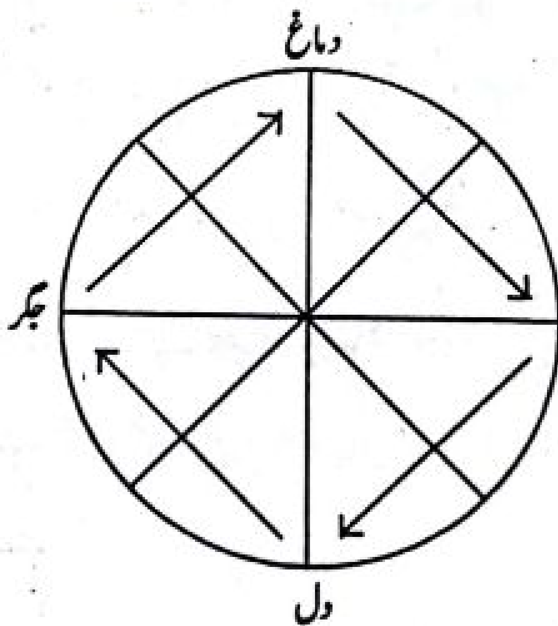
کیمیاوی تحریک۔ اس تحریک میں یہ عضو رئیس اپنی متعلقہ خلط پیدا کر کے خون کے اندر روک رہا ہوتا ہے، اس خلط کے پیدا ہونے سے یہ عضو اسی میں سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے، یہ عضو اپنی متعلقہ خلط پیدا کرنے کیلئے نسیجی دوران خون کے مطابق

اپنے سے پچھلے عضو سے مدد (طاقت) لیتا ہے، اگر یہ خلط خون میں مسلسل رکتی رہے تو ہٹیلے امراض پیدا ہو کر مزمن صورت اختیار کر جاتے ہیں، انکا لمبا علاج کرنا پڑتا ہے۔

مشینی تحریک۔ اس تحریک میں یہ عضو اپنی متعلقہ خلط پیدا کر کے جتنی جسم میں بطور تغذیہ ضرورت ہو فالتو کا اخراج کر دیتا ہے، نسیجی دوران خون کے مطابق اس عضو کا تعلق اپنے سے اگلے عضو کے ساتھ ہو رہا ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں اس خلط کا زور ٹوٹ جاتا ہے اور اس اگلے عضو کی خلط تھوڑی مقدار میں پیدا ہونے لگ جاتی ہے، مشینی تحریک کی زیادتی کی صورت میں اگر کوئی مرض پیدا ہو جائے تو وہ حاد ہوتا ہے اور جلد ہی صحت ہو جاتی ہے۔

اگلے اور پچھلے عضو کی تشریح

(نسیجی دوران خون)



خاکہ غور سے دیکھیں
نسیجی دوران خون دل سے جگر سے دماغ کی طرف اور دماغ سے طحال (غدد جاذبہ) کے ذریعے جذب ہو کر پھر دل کی طرف چکر پورا کرتا ہے، مثال کے طور پر اگر مرض عضلاتی خلط کے بڑھ جانے سے ہے تو جگر اس سے اگلا اور طحال اس سے پچھلا عضو ہو گا اس خاکے کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

امراض کی تشخیص کیلئے ہم چار نبضوں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آٹھ حصوں میں تقسیم کریں گے۔

مفرد نبض کی چار اقسام

1: عضلاتی (خشک، ریاحی) اس کا تعلق دل کے فعل کے ساتھ ہے۔

2: قشری (گرم، صفراوی) اس کا تعلق جگر کے فعل کے ساتھ ہے۔

3: اعصابی (تر، بلغمی) اس کا تعلق دماغ کے فعل کے ساتھ ہے۔

4: مخاطی (سرد، سوداوی) اس کا تعلق طحال کے فعل کے ساتھ ہے۔

جسم انسانی میں چار اعضاء رئیسہ ہیں جو کھائی گئی غذا سے متاثر ہو کر اپنے فعل کی کمی بیشی سے صحت و مرض کا سبب بن جاتے ہیں، یہ چار اعضاء رئیسہ دل، جگر، دماغ اور طحال ہیں، ان کا بیان اپنے مقام پر آئے گا، ویسے ان کا مکمل بیان حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ میں لکھ دیا گیا ہے، ایک تجویز ہے کہ علم نبض سیکھنے سے پہلے "حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ" پڑھ لیں اس سے آپ کو بہت کچھ حاصل ہوگا۔

مفرد نبض اور کیفیات

ہر ایک نبض ایک کیفیت کی حامل ہوا کرتی ہے، جیسے عضلاتی نبض خشکی پر دلالت کرتی ہے، قشری نبض گرمی پر، اعصابی نبض تری اور مخاطی نبض سردی کے بڑھ جانے کی دلیل ہے۔

نبض کے اصطلاحی نام

ہمارے گروپ (نظریہ اربعہ) نے نبضوں کے یونانی نام بدل کریوں نئے نام ترتیب دیئے ہیں، تاکہ ہر حکیم کیلئے سمجھنا آسان ہو جائے، واضح ہو کہ عضلاتی نبض خون میں خشکی (ریاح، تیزابیت، کاربن) کے بڑھ جانے کی دلیل ہے، ہے جب ہم خشک (بادی) اغذیہ وادویہ کھاتے ہیں تو دل اپنے فعل کو تیز کر کے خون میں ریاح بڑھا کر علامات پیدا کر دیتا ہے۔

قشری نبض خون میں گرمی (صفراء) بڑھ جانے کی دلیل ہے، جب ہم گرم اغذیہ وادویہ کھاتے ہیں تو خون میں گرمی بڑھ کر علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اعصابی نبض خون میں تری (بلغم) بڑھ جانے کی دلیل ہے، جب ہم اعصابی اغذیہ وادویہ کھاتے ہیں تو خون میں بلغم بڑھ کر علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

مخاطی نبض خون میں سردی (سوداء) بڑھ جانے کی دلیل ہے، جب ہم ٹھنڈی اغذیہ وادویہ کھاتے ہیں تو خون میں سردی بڑھ کر علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

جسم کے عضلات (ارادی وغیر ارادی) دل کے تحت کام کرتے ہیں، دل عضلاتی خلط سے متاثر ہو کر اپنے فعل کو بڑھا کر صحت ومرض کی علامات پیدا کرتا ہے اس لئے ہم نے اس نبض کا نام عضلاتی رکھا ہے۔

جسم میں جتنے بھی افرازات کے راستے ہیں یہ غدد ناقلہ ہیں اور جگر کے تحت کام

کرتے ہیں، ان تمام غدد نا قلہ کے اندر کی طرف جو جھلی ہے یہ قشری مادہ سے ترکیب ہے، قشر کے معنی چھلکا ہوتے ہیں، جگر سے متعلقہ خلط کے خلیئے بالکل باریک چھلکوں کی طرح ہوتے ہیں، اس لئے ہم نے جگر سے متعلقہ نبض کا نام قشری رکھ دیا، جگر قشری خلط (صفراء) سے متاثر ہو کر اپنے فعل کو بڑھا کر صحت و مرض کی علامات پیدا کر دیتا ہے۔

جتنے بھی اعصاب (احساس رساں، پیغام رساں) ہیں دماغ کے تحت کام کرتے ہیں اور دماغ اعصابی خلط (بلغم) سے متاثر ہو کر اپنے فعل کو تیز کر کے صحت و مرض کی علامات پیدا کر دیتا ہے، اس لئے ہم نے دماغ سے متعلقہ نبض کا نام اعصابی رکھ دیا ہے۔

جتنے بھی غدد جاذبہ ہیں طحال کے تحت کام کرتے ہیں، یہ سوداوی خلط سے متاثر ہو کر اپنے فعل کو تیز کر کے صحت و مرض کی علامات پیدا کر دیتے ہیں، ہم نے اس کا نام مخاطی اس لئے رکھا کہ سردی کا مادہ ارضی ہے اور ارض زمین کو کہتے ہیں، زمین مٹی سے ترکیب ہے، عربی میں مخ طین کا لفظ آتا ہے مٹی کو طین کہتے ہیں اور اس کے گودے کو (مخ) کہتے ہیں ہم نے انہی اشارات سے مدد لے کر اس نبض کا نام مخاطی تجویز کیا، اس کے علاوہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان کی بنیاد مٹی سے ہے یعنی اس کی بنیادی خلط مٹی سے منسوب ہے اور طحال ہڈیوں کے گودے کو بنانے والی ہے اور ہڈیاں جسم کی بنیاد ہیں، اگر ہڈیاں نہ بنائی جاتیں تو غور کرو کیا انسان کھڑا ہو سکتا تھا؟ ہڈیوں کے بغیر تو جسم محض ایک گوشت کا لجلجا سا ٹکڑا ہوتا، ہڈیوں کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس پر گوشت کا لباس پہنا کر اسے اعلیٰ صورت عطا فرما دی۔

مرکب نبض کی آٹھ اقسام

1: عضلاتی مخاطی (خشک سرد) اس میں خشکی سردی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

2: عضلاتی قشری (خشک گرم) اس میں خشکی گرمی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

3: قشری عضلاتی (گرم خشک) اس میں گرمی خشکی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

4: قشری اعصابی (گرم تر) اس میں گرمی تری کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

5: اعصابی قشری (تر گرم) اس میں تری گرمی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

6: اعصابی مخاطی (تر سرد) اس میں تری سردی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

7: مخاطی اعصابی (سرد تر) اس میں سردی تری کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

8: مخاطی عضلاتی (سرد خشک) اس میں سردی خشکی کے اوپر غالب ہوتی ہے۔

مفرد نبض کے خاکے

مریض کے ہاتھ کے انگوٹھے کی طرف سے انگلیوں کی ترتیب یوں ہوگی

پہلی انگلی دوسری انگلی تیسری انگلی چوتھی انگلی



عضلاتی نبض ←

آسان تشخیص: عضلاتی نبض میں خون کی مقدار (سو فیصد) مقررہ پیمانے کے مطابق سو فیصد پوری ہوتی ہے اور یہ اکثر چار انگلیوں پر چلا کرتی ہے، پانچ فیصد ایسی ہوگی جو چار انگلیوں سے کم پر چلے تو یہاں یہ دیکھیں کہ عضلاتی نبض میں کون

ساشر کی مادہ داخل ہو کر جسم کو مرض میں مبتلا کر کے خون کی مقدار کو مقررہ پیمانے سے کم کر رہا ہے، جو مادہ باعث اذیت ہے اس کا مسہل دیکر (نسیجی دوران خون کے مطابق) اگلی تحریک کا ملین دیں۔

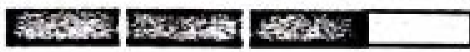
نسیجی دوران خون: دل سے جگر کی طرف، جگر سے دماغ کی طرف، دماغ سے طحال کی طرف غدد جاذبہ (لمفیٹک سسٹم) کے عمل سے ترشح پا کر جذب ہوتا ہے اور پھر دل کی طرف رجوع کرتا ہے۔

قشری نبض اکثر پہلی دو یا تین انگلیوں پر چلا کرتی ہے سابقہ بتلائے ہوئے کلیئے کے مطابق جسم میں خون کی مقدار پچتر یا پچاس فیصد ہوتی ہے باقی صفراء کی زیادتی کی وجہ سے امراض ہیں ان کی مکمل تشخیص کر کے علاج بالآمالہ کریں۔

علاج بالآمالہ: خون کا رخ نسیجی دوران خون کے مطابق اگلے عضو کی طرف کرنا۔

مریض کے ہاتھ کے انگوٹھے کی طرف سے انگلیوں کی ترتیب یوں ہوگی

پہلی انگلی دوسری انگلی تیسری انگلی چوتھی انگلی



قشری نبض ←

اعصابی نبض اکثر ایک پہلی انگلی پر ہی چلا کرتی ہے مزید تشریح اپنے مقام پر آئیگی باقی تین انگلیوں پر کیا ہے جس نے مرض پیدا کر کے جسم میں خون کی کمی کر دی ہے، وہ بلغم ہے جو باعث مرض ہے!!! اس کے قوام کو دیکھ کر اس کا اخراج کر کے صحت بحال کریں، علاج کیلئے مزید تفصیل "علاج الامراض" میں بلغم کے رنگوں کے بیان میں دیکھیں، اعصابی نبض کا خاکہ اگلے صفحہ پر دیکھیں

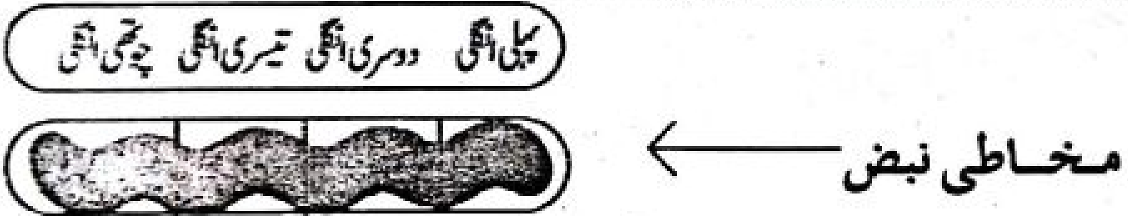
مریض کے ہاتھ کے انگوٹھے کی طرف سے انگلیوں کی ترتیب یوں ہوگی



مخاطی نبض یہ اکثر آخری دو یا تین انگلیوں پر ہی چلا کرتی ہے، اس نبض میں جسم خون کی کمی کا شکار اس میں سردی آجانے سے ہوگیا ہے اور دو انگلیاں پچاس فیصد اور تین انگلیوں کی خاموشی پچھتر فیصد خون کی کمی کی نشاندہی کرتی ہیں، سردی کا علاج عضلاتی قشری مسہل دے کر قشری اعصابی ملین سے کریں۔

نبض دیکھنے کیلئے ہمیشہ چار انگلیاں استعمال ہوں گی اور ان میں پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی انگلی کا تذکرہ ہوگا۔

مریض کے ہاتھ کے انگوٹھے کی طرف سے انگلیوں کی ترتیب یوں ہوگی



پہلی اور آخری انگلیوں سے مراد: یہ ہے کہ کلائی پر انگوٹھے کی جڑ کی طرف پہلی انگلی تسلیم کی جائے گی اور باقی بتدریج کندھے کی طرف دو، تین اور چار نمبر انگلیاں امراض کی نشاندہی کریں گی۔

امید قوی ہے کہ یہ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ جب نبض چار انگلیوں سے کم پر ٹھوکر لگائے تو غالب خلط کی وجہ مرض کا باعث ہوتی ہے اور غالب خلط کا مسہل دے کر اگلے عضو کو

تحریک دینے سے مرض دور ہو کر خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے اور کبھی علاج بالآمالہ سے صحت حاصل کی جاتی ہے اور اگر ضعف ہو تو علاج بالجذب بھی کرنا پڑتا ہے۔

نبض کی اہمیت وضرورت: نبض بہت ہی نادر علم ہے جو اللہ تعالیٰ ﷻ نے صرف مسلمانوں کو ہی عطا کیا ہے اس کے علاوہ کسی اور قوم کی قسمت میں نہیں ہے اور نہ ہی دیا گیا ہے، اس دور جدید میں علم نبض کی بہت ضرورت پیدا ہوگئی ہے کیونکہ یہ ایلو پیتھی طب کا دور ہے، مریض میں صبر وحوصلہ بالکل نہیں ہے معمولی دردسر، یا زکام بھی ہو تو فوراً ڈاکٹر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے بڑی تکلیف ہے، ٹیکہ لگادیں میں نے کام پر جانا ہے، اندھا کیا چاہے دو آنکھیں ڈاکٹر صاحب اکڑ کر چلتے ہوئے ٹیکہ لگادیتے ہیں اور ساتھ ہی کچھ گولیاں، کیپسول دے کر تاکید کرتے ہیں کہ لو! میاں یہ کھالو زکام ابھی انہیں قدموں پر بند ہو جائے گا اور دردسر بھی دور ہو جائے گا لیکن یہ سب تو ہو جاتا ہے لیکن راتوں کی نیندیں اور دن کا سکھ چین ضرور برباد ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ زکام قدرت کاملہ نے دماغ کے فضول مادے نکالنے کیلئے ایک ذریعہ بنایا تھا جنہیں اندھی طب اور بے صبرے مریض کی جلدی نے روک دیا!! یوں زکام روکنے سے قبل از وقت بال سفید، ضعف بصر، ضعف سماعت، تخدیر اعصاب تو پیدا ہوتے ہی ہیں لیکن اس وقت زکام بند ہونے سے ناک کم از کم دو تین ماہ کیلئے بند اور بعض اوقات یہی زکام کیرے کی شکل اختیار کر کے گلے میں گرتا رہتا ہے اور آخر کار ایک دن دمہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے، جب یہی مریض ہمارے پاس آتا ہے تو واویلا مچاتا ہے کہ حکیم صاحب میرا کچھ کریں میں تو اس مرض

سے عاجز آ گیا ہوں لیکن حکیم کیلئے کچھ مشکل نہیں کیونکہ حکیم صاحب قدرت کے بنائے ہوئے فطری اصولوں کے مطابق علاج کرتا ہے، کہ زکام کو خارج از جسم کیا جائے اور بعد میں مقویات دماغ ادویہ دی جائیں تا کہ ہمیشہ کیلئے اس مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

مریض جب ہمارے پاس آتا ہے تو اگر اس سے پوچھ لیا جائے کہ تجھے کیا مرض ہے تو بازو آگے کر کے کہتا ہے کہ خود ہی دیکھ لو مجھے کیا ہے اور بتاؤ کہ یہ کیوں ہوا ہے؟ حکیم تو نبض دیکھ کر سب کچھ بتا دیتا ہے، الحمد للہ لیکن جب ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو رکے بغیر بولنا شروع کر دیتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ اس دور جدید میں ڈاکٹر کا نام تو بہت ہے لیکن وہ مشینوں کے سہارے ہی چلتا ہے، ڈاکٹر کے پاس معمولی مرض بھی لے کر چلے جاؤ تو سب سے پہلے کہتا ہے کہ میں نے یہ ٹیسٹ لکھ دیئے ہیں یہ کروا کر لاؤ اور یہ ٹیسٹ اتنے مہنگے ہیں کہ ہر آدمی کی برداشت سے باہر ہیں، اس کے علاوہ جو سب سے بڑی پریشانی کی بات ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت سوزشی امراض سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں جو دنیا کی کوئی بھی لیبارٹری نہ تو الٹرا ساؤنڈ میں اور نہ ہی ایکسرے میں ظاہر کرتی ہے، الٹرا ساؤنڈ ایکسرے میں کسی عضو کا بڑھاؤ تو معلوم ہو سکتا ہے لیکن کسی بھی سوزشی مرض کو معلوم نہیں کیا جا سکتا یہاں آ کر ایلوپیتھی بالکل فیل ہے، صرف نشہ اور نشتر میں عارضی طور پر پاس ہے، مریض اپنے تمام ٹیسٹ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہے لیکن ٹیسٹ Clear ہوتے ہیں Reports میں کسی مرض کی نشاندھی نہیں کی ہوتی ڈاکٹر صاحب کیا بتائیں وہ تو Reports کے غلام ہیں جو اس Report میں لکھا ہوگا

وہی کہیں گے کہ تجھے کوئی مرض نہیں ہے، تیرے تمام ٹیسٹ Clear ہیں لیکن مریض بیچارہ تڑپ رہا ہوتا ہے کہ مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے، میرا سانس پھولتا ہے، مجھے کھانے کے بعد جلن ہوتی ہے، پیشاب بھی جل کر آتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب ایک نہیں سنتے کہتے ہیں تیری تمام Reports ٹھیک ہیں ان میں کوئی خرابی نہیں ہے لیکن یہ بڑائی، یہ عزت صرف علم نبض کو ہی حاصل ہے کہ کلائی پر چار انگلیاں رکھتے ہی نباض فوراً بتا دیتا ہے کہ میاں تیرے فلاں عضو میں سوزش ہے یا ورم کے درجے تک مرض ترقی کر گیا ہے، اس لئے ان واقعات سے نبض کی حقیقت، نبض کی اہمیت وضرورت واضح ہو جاتی ہے کہ اس دور میں ایک حکیم کیلئے کیا ڈاکٹر تک کیلئے علم نبض کا سیکھنا کتنا ضروری ہے، اس لئے علم نبض سیکھیں اور خلق خدا کو سکھ پہنچائیں۔

نبض کی مختصر تاریخ۔ علم نبض صدیوں پرانا ہے جس کے بہت سے شواہد ملتے ہیں، سابقہ ادوار میں بڑے بڑے نباض گذرے ہیں جو صرف نبض دیکھ کر حلال وحرام کھانے اور کرنے تک کا بتا دیا کرتے تھے، پھر یہ علم ناپید ہوتا چلا گیا، اصل میں لوگ محنت سے جی چرانے لگے تھے اس وقت حضرت صابر ملتانیؒ جیسا نباض آسمان طب پر درخشاں ستارے کی طرح طلوع ہوا جو نبض دیکھنا تو دور کی بات ہے صرف آدمی کی شکل دیکھ کھایا پیا، خاندانی حالات، مرض وعلامات بتا دیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ عزوجل انہیں جوار رحمت میں جگہ دے..........آمین

اسی دور کی بات ہے حکیم نابینا دہلویؒ بہت مشہور نباض گذرے ہیں، آنکھوں کی بینائی نہیں تھی، غیر محرم کو ہاتھ نہیں لگایا کرتے تھے، غیر محرم عورتوں کی کلائی سے دھاگہ باندھ

کراسے اپنے کان سے لگاتے اور حالات مرض بیان کر دیا کرتے تھے ایک مرتبہ کچھ منچلوں نے آزمانے کیلئے عورت کی جگہ ایک بلی کے گلے میں دھاگہ باندھ کر حکیم صاحب کے ہاتھ میں دوسرا سرا تھما دیا کہ حکیم صاحب دیکھیں اسے کیا مرض ہے، آپ نے اسے چیک کر کے کہا کہ میاں اسے چھیچھڑے ڈالو اسے بھوک لگی ہے، کیا بات ہے!!

دیکھیں کیسے کیسے عالم اللہ تعالیٰ ﷻ نے پیدا فرمائے تھے، کچھ ایسے حکماء بھی گذرے ہیں جو مریض کا صرف پیشاب دیکھ کر بتا دیتے تھے کہ یہ مسلم ہے یا غیر مسلم ہے، یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی دی ہوئی ذہانت ہے، لہٰذا بڑے بڑے جید حکماء ہو گذرے ہیں اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی مغفرت فرمائے ......آمین۔

حضرت دوست محمد صابر ملتانیؒ دنیا سے رخصت ہوئے لیکن اپنے کچھ شاگرد عوام الناس کی خدمت کیلئے چھوڑ گئے جن میں سے ایک استاد محترم حکیم محمد شبیر صاحب بھی ہیں، یوں تو ان کی نبض شناسی کے بہت سے واقعات ہیں لیکن یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میں ان کے چشمہء فیضان سے سیراب ہونے کیلئے ہر جمعہ ان کے پاس جایا کرتا تھا یہ کوئی تقریباً بیس سال پہلے کا واقعہ ہے، ان کے گیراج کی چھت تیار ہو رہی تھی اور میں بھی ان کے پاس چھت پر ہی کام کر رہا تھا کہ تین آدمی مطب کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے، استاد محترم نے ان تینوں کو آتا دیکھا اور مجھے کہنے لگے کہ وہ جو تین آدمی آرہے ہیں، ان میں سے دائیں طرف والا حکیم ہے، بیچ والا دمے کا مریض ہے اور بائیں طرف والا کوئی دوکاندار لگ رہا ہے، اس سے پہلے یہ لوگ کبھی نہیں آئے تھے پہلی مرتبہ ہی مطب پر آئے تھے، استاد محترم چھت پر ہی تھے، میں نیچے آیا تو وہ کہنے

لگے کہ حکیم صاحب سے ملنا ہے،ہم ان کا بڑی دور سے سن کر آئے ہیں کہ وہ بہت بڑے نباض ہیں، میں نے استاد صاحب کو بلایا انہوں نے ان تینوں کی نبض دیکھی، دو تو مان گئے کہ ایک دوکاندار ہے اور دوسرا دمے کا مریض ہے اور مٹی کے برتن بناتا ہے، جب مٹی سانس کے ذریعے اندر جاتی ہے تو سانس رک جاتا ہے، لیکن تیسرا نہیں مانا کہ وہ حکیم ہے، مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ استاد محترم کا علم اتنا گراں تو نہیں ہے کیونکہ میں تو آئے دن کے واقعات سے آشنا تھا!! ڈسپنسری چونکہ میرے پاس تھی جب یہ لوگ دوا لینے میرے پاس آئے تو تب وہ آدمی کہنے لگا کہ میں واقعی حکیم ہوں میں صرف حکیم صاحب کی شہرت سن کر ان کی دید کو حاضر ہوا ہوں بس ان کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے ان کے سامنے سچ نہیں بول پایا۔

ایسے بے شمار واقعات ہیں جو استاد محترم کی حذاقت پر مبنی ہیں لیکن طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا ہوں، صرف اس ایک واقعے پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا، اصل مقصد صرف نبض کی اہمیت اجاگر کرنا ہے کہ یہ فن کتنا عظیم ہے، یا یہ ہے کہ آپ کو یہ علم سیکھنے کی ترغیب دوں، آپ کو بھی یہ علم سیکھنے کا شوق چرائے اور یوں طب زندہ رہے جو کہ فرنگی طب کے پروپیگنڈا کا زبردست شکار ہے۔

فرنگی طب اور نبض۔ فرنگی طب کے معالجین نبض کو سرے سے مانتے ہی نہیں ہیں، ان کے مطابق نبض صرف Heart Beat بتاتی ہے، جس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ دل تیز کام کر رہا ہے یا سست، ان کے مطابق اول الذکر میں بلڈ پریشر زیادہ اور ثانی الذکر میں بلڈ پریشر کم ہوگا، اس کے علاوہ نبض کچھ نہیں بتاتی لیکن ہم نبض دیکھ

کر یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ مریض نے کل کیا کھایا پیا تھا اور مریض کی کل کیا حالت تھی اور آج کیا حالت ہے، کون سا عضو سوزشی کیفیت میں مبتلا ہو کر افعال جسم میں خلل پیدا کر رہا ہے یا کونسا عضو ورم زدہ ہو کر السر و کینسر کی طرف فاصلے سمیٹ رہا ہے، خون کی کیا حالت ہے، اس کا قوام کیسا ہے اور شرائین میں سے کیسے گذر رہا ہے، شرائین کی تنگی ہو کر دل پر ان کا دباؤ بڑھا ہوا ہے یا کولیسٹرول کی زیادتی خون کو گاڑھا کر کے دل پر دباؤ ڈال رہی ہے یہ معمولی معمولی علامات ایک ماہر نباض پلک جھپکتے ہی کلائی پر اپنی صرف چار انگلیاں رکھ کر بتا دیتا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی مایہ ناز کتب

1- حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ.....اس کتاب میں نظریہ مفرد اعضاء کی تھیوری دی گئی ہے۔

2- کلید مطب.......................اس کتاب میں علم نبض پر سیر حاصل بحث ہے۔

3- ہٹیلے امراض (حصہ اول)........اس کتاب میں غدود (غدہ مذی) بڑھ کر پیشاب بند جانا، السر معدہ اور بواسیر پر مکمل بحث اور ان کا علاج کیا گیا ہے۔

4- کلینیکل میتھڈز..................اس کتاب میں کامیاب مطب کے کلیئے درج ہیں۔

5- مجربات شاکر......................اس کتاب میں کئی سو مجربات مطب درج ہیں۔

6- علاج الامراض (دو جلدیں) اس کتاب میں تقریباً تین سو ساٹھ امراض پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

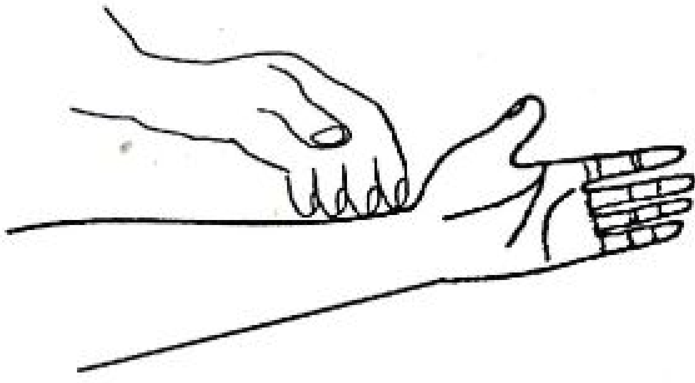
7- علاج بالغذا اور آسان چٹکلے...اس کتاب میں "مجھے کیا کھانا چاہیئے" پر بحث ہے اور امراض کے لئے آسان چٹکلے درج کیے گئے ہیں۔

8- ہٹیلے امراض (حصہ دوم)۔۔اس میں آنتوں کے امراض اور شوگر پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

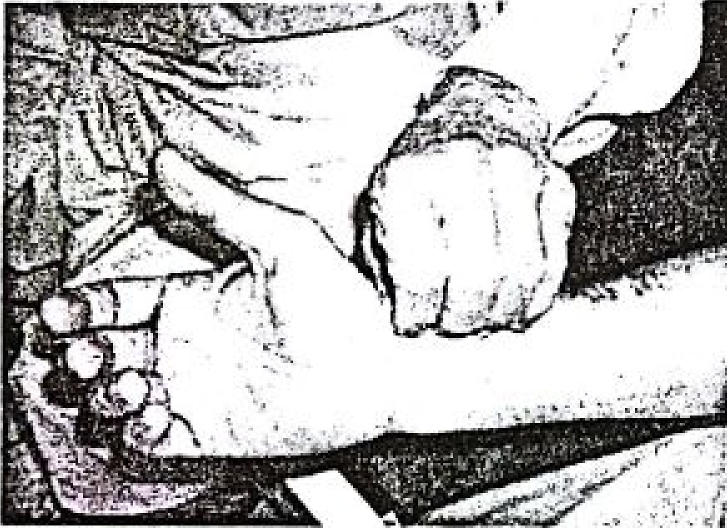
9- کنز الحقائق...کم و بیش نو سو جڑی بوٹیوں کے مزاج و افعال پر نظریہ سے بحث کی گئی ہے۔

نبض دیکھنے کا طریقہ

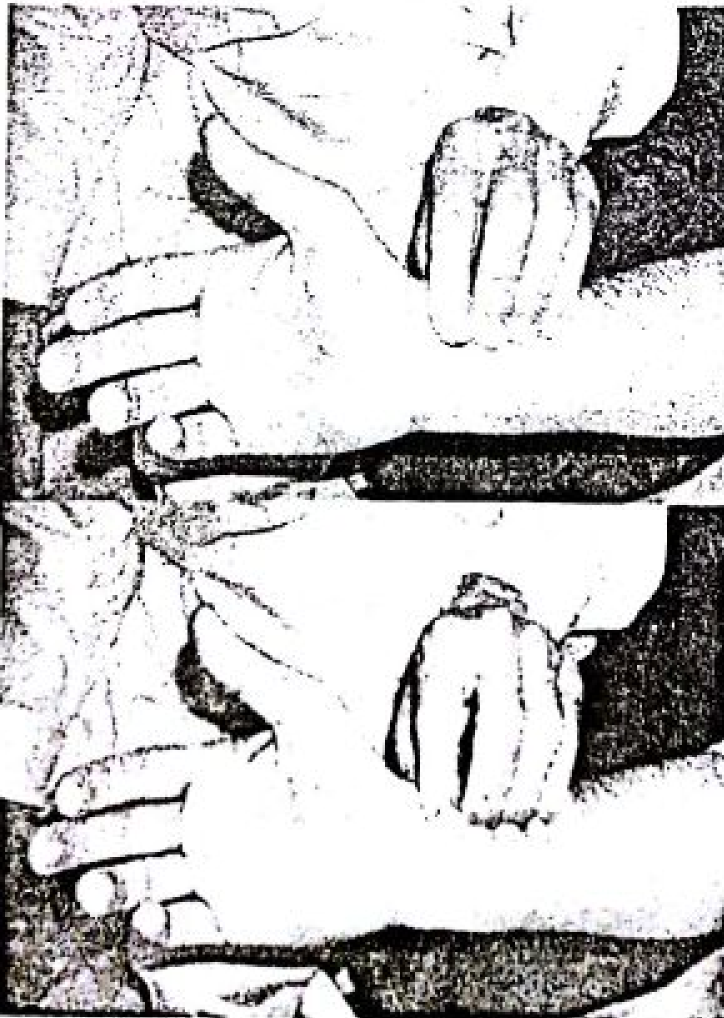
جب مریض آپ کے پاس آئے تو اس کے چل کر آنے کی وجہ سے اس کا دوران خون تیز ہوتا ہے، فوری طور پر نبض نہ دیکھیں، بلکہ اسے چند منٹ بیٹھنے کو کہیں تا کہ دوران خون نارمل ہو جائے لیکن اکثر مریض آتے ہی کلائی آگے کر دیتے ہیں، کہ حکیم صاحب جلدی سے نبض دیکھ کر دوا دے دیں میں نے کام پر جانا ہے، آپ سب سے پہلے اپنے رجسٹر پر اُس کا نام، پتہ، عُمر وغیرہ نوٹ کریں، اس کام میں چار پانچ منٹ لگا دیں، تا کہ دوران خون اتنی دیر میں اعتدال پر آجائے اب آپ بڑے غور اور ذہنی یکسوئی سے نبض دیکھیں (نبض دیکھنے کا طریقہ اگلے صفحات میں دیکھیں) مریض سے سوال و جواب کریں، کہاں رہتا ہے، کیا کام کرتا ہے، اس تکلیف کو کتنا عرصہ گذر گیا ہے، اس کے علاوہ خاندانی پس منظر معلوم کریں، موروثی امراض کے بارے میں سوال و جواب کریں، کیونکہ ان سب معلومات کی علاج میں بڑی اہمیت ہے، سب سے پہلے مریض کی دائیں کلائی پر اپنی چاروں اُنگلیاں انگوٹھے کی طرف سے بتدریج تڑپتی ہوئی شریان (نبض) پر ایک سیدھ میں رکھیں جو کہ ایک تو سر کے بل کھڑی ہوں، ایک سیدھ میں ہوں دوسرے آپ کی پہلی اُنگلی مریض کے گھٹنے کے جوڑ پر ہو، اگلے صفحہ پر خاکہ دیکھئے۔



نبض دیکھنے کا صحیح طریقہ



نبض دیکھنے کا صحیح طریقہ



نبض دیکھنے کا غلط طریقہ
انگلیاں آگے پیچھے بھی ہیں
اور انگوٹھے کے جوڑ سے
ہٹی ہوئی ہیں۔

نبض دیکھنے کا غلط طریقہ
انگلیاں آگے پیچھے بھی ہیں
اور انگوٹھے کے جوڑ سے
ہٹی ہوئی ہیں۔

سب سے پہلے لمس محسوس کریں گرم ہے یا سرد یا چپ چپا ہے، نبض دیکھتے وقت موسمی حالات کو ضرور ذہن میں رکھیں، ممکن ہے مریض بارش میں بھیگتا ہوا آیا ہو یا نہاتے ہی آپ کے پاس پہنچ گیا ہو یا ائرکنڈیشن گاڑی میں سے نکل کر آیا ہو ان تمام حالتوں میں نبض کی فی منٹ رفتار متاثر ہوا کرتی ہے۔

مثال کے طور پر آپ کے پاس ایک مریض قشری تحریک کا آجاتا ہے، لیکن وہ نہا کر آیا ہے، اس وجہ سے آپ کو اس کا لمس ٹھنڈا محسوس ہوگا اور دل (نبض) کی فی منٹ رفتار بھی کم ہوگی، حالانکہ قشری تحریک میں لمس گرم اور فی منٹ رفتار تیز ہونی چاہیے تھی یا ایک مریض سردی لگ جانے سے بیمار ہوا، اور وہ ہیٹر کے آگے سے اُٹھ کر آتا ہے، کمبل وغیرہ بھی اوڑھا ہوا ہے تو ظاہر ہے اس کا جسم اور لمس گرم ہوگا، ایسی باتوں کو ضرور ذہن میں رکھنا ہے، کئی ایسی ہی وجوہات کی بنا پر فی منٹ رفتار اور لمس میں تضاد پایا جاتا ہے، مثلاً سوزاک، ٹرائی گلیسرائیڈ بڑھنا، کثرت بول، کثرت اخراج خون، سیلان الرحم وغیرہ۔

<u>دوسری مثال</u> یہ ہے کہ مریض کو پیشاب جل کر آنے لگتا ہے، تو وہ ابتدائی طور پر خود ہی اپنا علاج (اوڑھ پوڑھ) شروع کر لیتا ہے، یعنی کہیں سے لسی پی، ٹھنڈا دودھ پی لیا، گنے کا رس پی لیا، یا کہیں سے کوئی شربت پی لیا، اور نہیں تو کم از کم پانی ضرور زیادہ پیے گا یہ سب عوامل نبض پر لازمی اثر انداز ہوں گے، لیکن جب وہ آپ کے پاس آتا ہے، تو اس کا لمس بے شک تھوڑا بہت گرم ہوگا، لیکن فی منٹ رفتار ضرور کم ہو چکی ہوگی، اس لئے آپ کلائی پر ہاتھ رکھتے ہی مقام مرض کو جسم کی تقسیم کے مطابق ضرور ذہن میں رکھیں جو آئندہ صفحات میں لکھوں گا، اب جہاں نبض اشارہ دے رہی ہے (چاروں

انگلیوں پر ایک جیسی چلنے کے علاوہ کہیں نہ کہیں دانہ مسور کے برابر دھڑک رہی ہو گی)
وہاں دیکھیں کہ جسم کی تقسیم (تشریح) کے مطابق کون سا عضو آتا ہے، نبض میں کون سا
مادہ چل رہا ہے اس عضو میں کون سا مرض ہو سکتا ہے، نبض کی رفتار دیکھیں، مقام مرض
پر اس کی موٹائی اور باریکی کو دیکھ کر فیصلہ کریں۔

نبض دیکھنے کیلیئے مریض کی کلائی اس کے دل کی سیدھ میں رکھیں اور اپنی چار انگلیاں
اس کی کلائی پر انگوٹھے اور کلائی کے جوڑ کے بالکل ساتھ اس طرح رکھیں کہ آپ کی
انگشت شہادت اس کے انگوٹھے اور کلائی کے جوڑ کے بالکل ساتھ مس کر رہی ہو، آپ
کی انگلیاں سیدھی اور سر کے بل کھڑی ہوں، ان کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہونا
چاہیئے، اور نہ ہی آگے پیچھے ہوں، پچھلے صفحے پر خاکہ دیکھیئے۔

اگر اس کے خلاف عمل کریں گے تو مقام مرض معلوم نہیں ہو سکے گا بلکہ صرف مادہء مرض
ہی معلوم ہو سکے گا۔

اب کلائی پر آہستہ آہستہ دباؤ ڈالیں، جس جگہ تڑپ محسوس ہو، وہاں پر غور کریں کہ یہ
کون سی نبض کا مقام ہے (مقامات کا تعین نبض کے بیان میں آگے لکھوں گا) پھر اس
نبض پر باقی علامات کے مطابق غور کریں، جب آپ کسی ایک نتیجے پر پہنچ جائیں تو پھر
اپنی مزید تسلی کے لئے مریض سے سوال جواب کریں؛ تا کہ صحیح تشخیص میں مدد ملے اور
درست علاج کیا جا سکے (نبضوں کا بیان دیکھیں صفحہ نمبر (138 سے شروع)

جہاں پر آپ کی انگلیاں ہیں اگر اس جگہ نبض صحیح طور سے اپنے مادے اور مقام کا اظہار
نہیں کرتی تو کلائی پر تھوڑا سا دباؤ بڑھا کر نبض چھوڑ دیں، اور پھر فوراً ہی دباؤ آہستہ
آہستہ بڑھانا شروع کر دیں، ایک مقام ایسا آئے گا جہاں پر نبض کی تڑپ پہلے سے

بہتر طور پر محسوس ہوگی ،اب آپ وہ مقام ذھن میں لائیں اور غور کریں کہ کیا یہ وہی مقام ہے جو آپ نے نبض پر ہاتھ رکھتے ہی محسوس کیا تھا، پھر اس کی رفتار ور مادہ کے حساب سے تشخیص مکمل کریں۔

نبض کی جسم کے مطابق مرضی تقسیم بیان کرنے سے پہلے کچھ نقاط بیان کردوں تاکہ آپ کسی مشکل میں نہ پڑیں۔

سب سے بڑا نقطہ یہ ہے کہ نبض سیکھنے کیلئے اناٹومی اور فزیالوجی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

حکیم کی اپنی صحت صحیح ہونی چاہیئے۔

صاف ستھرے کپڑے پہنیں۔

مطب کو صاف ستھرا رکھیں۔

مریض کے ساتھ بااخلاق گفتگو کریں۔

مریض کو اگر ایک دوا سے آرام نہیں آتا تو بلا حیل وحجت اسی گروپ کی دوسری دوا تبدیل کردیں۔

خلوئے معدہ اور نبض۔ اکثر اطباء مریض کو خالی معدہ آنے کی تاکید کرتے ہیں کہ نبض بھرے ہوئے معدہ کی حالت میں صحیح حالات بیان نہیں کرتی، یہ بالکل غلط ہے،خلوئے معدہ کی حالت میں نبض ایک معمولی قسم کا صرف مقام معدہ پر ضعف بتاتی ہے،قرع بھی کچھ کمزور ہو جاتا ہے،نبض کی تڑپ بھی معمولی کمزور ہوتی ہے،لیکن یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ایک ماہر حکیم یہ سب جان لیتا ہے،اول تو ایسا دور جارہا ہے کہ اس میں

کوئی معدہ شاذ ہی خالی ملتا ہے ہر کوئی ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا ہے، خالی معدہ مریض کے آنے پر قدغن لگانا ضروری نہیں ہے، جو لوگ یہ قدغن لگاتے ہیں ان کا اپنا علم نبض کمزور ہوتا ہے، یہ کیا ہوا کہ مریض کو خالی معدہ بلا لیا اور وہ لائن میں دو تین گھنٹے لگا رہے اور یہ امکان قوی ہے کہ بھوک سے ہی نڈھال ہو جائے، دوا کیا لینے آیا وہ تو مصیبت کے ایک جال میں پھنس گیا، خود تو پیٹ بھر کر بیٹھے ہو اس بے چارے کو بیماری کی مصیبت کیا کم تھی کہ خالی معدے آنے کی تاکید کر کے اس پر مزید ظلم وستم ڈھا دیا، یہ لوگ صرف اپنی اہمیت جتلانا چاہتے ہیں، حالانکہ خالی معدہ نبض میں تڑپ قوی نہیں ہوتی جب نبض میں تڑپ ہی قوی نہیں ہے تو وہ مقام مرض کیا بتائے گی، میں ان لغویات کے سراسر خلاف ہوں۔

نبض دیکھنے میں پیچیدگیاں۔ نبض ایک نہایت مشکل سے سمجھ میں آنے والا فن ہے لیکن کوشش سے انسان گوہر پالیتا ہے، آخر خیبر بھی فتح ہوا تھا، ہمالیہ بھی سر ہو گیا تھا، فرہاد نے نہر بھی کھود ڈالی تھی! کیا تھا کہ لگن سچی تھی، لگن سچی ہو تو اس فن کو سیکھنا کچھ مشکل نہیں ہے، اس لئے مایوسی کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، محنت کی ضرورت ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ ﷻ) کسی کی مزدوری نہیں رکھتا، کسی کا قرض نہیں رکھتا، ایک بات اور بھی ہے کہ علم نبض اس کی عطا ہے جو سیکھنے یا سکھانے سے نہیں آتا اس کی عطا سے ہی آتا ہے، لیکن جب سمجھ میں آنے لگ جائے تو اس کے مشکل ترین دروازے بھی وا ہوتے چلے جاتے ہیں، پانچ وقت نماز پڑھیں اور اپنے رب تعالیٰ ﷻ سے دعا کریں کہ مشکلیں آسان کر دے، ایک عمل ہے جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا آپ کو بھی

دعوت دیتا ہوں۔

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک اور یہ آیہ مبارکہ سو مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اسے معمول بنالیں، اور جب مریض کی کلائی پر انگلیاں رکھیں تو یہ آیہ مبارکہ پڑھ لیں بہت نفع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ﷻ۔

رَبِّ شَرِحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْ قَوْلِیْ ة

ترجمہ: اے رب کشادہ کر میرا سینہ اور آسان کر میرا کام اور کھول گرہ میری زبان سے کہ بوجھیں میری بات

میں جب نبض کا علم سیکھ رہا تھا میرا یہ روزانہ کا معمول تھا اور کئی سال رہا لیکن اب گونا گوں مصروفیات کی بنا پر سستی ہو رہی ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ﷻ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے......آمین

نبض کا علم سیکھنا مشکل ضرور ہے
لیکن ناممکن نہیں!

نبض اور شخصی علامات

مفرد نبض نہیں ہوتی لیکن بات کو سمجھنے کیلئے، علم نبض کو سمجھنے کیلئے، پہلے مفرد نبض کے متعلق ہی پڑھنا پڑے گا، جب تک مفرد نبض کا تصور ذھن میں نہیں ہوگا مرکب محال ہے۔

اربعہ اخلاط کی تھیوری سے متعلق مفرد نبضیں چار ہیں (مفرد نبض نہیں ہوتی یہ صرف سمجھنے کیلئے لکھا ہے) اوران کی علامات بھی الگ الگ چار گروپ تشکیل دیتی ہیں۔

1- عضلاتی نبض۔ یہ پہلے نمبر پر ہے اس کا تعلق دل وعضلات کے فعل کے ساتھ ہوتا ہے، اس کی سب سے بڑی علامت بے خوابی، جس طرف لیٹے وہی طرف سن ہوجائے، پیشاب سرخی مائل، کرم منی ناپید، عضو مخصوص بڑا لیکن مریض سرعت میں مبتلا، آخری تینوں علامات کھانے پینے کی کمی بیشی کے مطابق، موسم، رہائش بودوباش کے مطابق بحرحال کم وبیش موجود رہتی ہیں، جب انہیں مکمل عضلاتی ماحول دوبارہ میسر آجائے تو سر اٹھالیتی ہیں، چہرہ لمبوترا، رنگ سرخ، قد اکثر لمبا ہوتا ہے۔

2- قشری نبض۔ اس کا تعلق جگر وغدد ناقلہ کے ساتھ ہے اسکی سب سے بڑی علامت نین نقوش تیکھے، چہرہ گولائی کی طرف مائل، غصہ کی زیادتی، پیشاب زرد، جسم کے دیگر تمام افرازات (پیشاب، پاخانہ، تھوک، پسینہ، منی وغیرہ) کم مقدار اور گھٹے گھٹے خارج ہوں گے، کم وبیش جلن، سوزش بھی پائی جاتی ہے، قد اکثر کوتاہ ہوتا ہے۔

3-اعصابی نبض ۔اس کا تعلق ہر دو اعصاب (احساس رساں، حکم رساں) کے ساتھ ہوتا ہے، اس نبض کی سب سے بڑی علامت کثرت نیند، فشارالدم ضعیف، اونگھ، استرخاء اعضاء، کثرت اخراج افرازات، پیشاب پاخانہ کھل کر آتا ہے لیکن رنگت سفید یا زردی مائل سفید، جسم پُر گوشت، نرم وملائم، چہرے پر ملاحت، گول مٹول اور قد قدرے لمبا ہوتا ہے۔

4- مخاطی نبض ۔اس کا تعلق طحال وغدد جاذبہ سے ہے، سب سے بڑی علامت اعضاء جسم بے ڈول، موٹے موٹے، سستی، چڑچڑاپن، جسم درد جسے چلنے پھرنے سے آرام آئے، افرازات گاڑھے لیس دار اور سیاہی مائل سبز، نبض کی رفتار نہات ست سانپ کی طرح لہر دار، مادہ گاڑھا بمشکل خارج ہونے والا ہوتا ہے، قد لمبا، جسم مضبوط ہوتا ہے لیکن ہڈ حرام اور لاپرواہ ہوگا۔

یہ چار مفرد نبضیں اور ان کی حامل شخصیات اسلئے بیان کی ہیں کہ اور کچھ نہیں تو کم از کم مادے کے حوالے سے ہی علامات کے ظہور سے مدد لے کر تشخیص مرض مکمل کر لی جائے، حالانکہ نبض ہمیشہ کسی نہ کسی شر کی مادے کا اظہار کرتی ہے لیکن اس کی اصل اکثر فاعل رہتی ہے خواہ راکھ میں دبی ہوئی چنگاری کی طرح ہو، ہر نبض ایک ہی مادے کی حامل ہوتی ہے لیکن دوسرے اگلے یا پچھلے عضو پر فاعل رہتی ہے، یعنی نبض نام ہے دو مادوں کے فاعل ومفعول ہونے کا، اگر اصل پر فاعل رہے تو صحت ٹھیک رہتی ہے اور امراض حاد ہوتے ہیں، اگر اصل فاعل رہے تو خلط رکنے کی وجہ سے مرض مزمن ہو کر باعث دکھ واذیت بنتے ہیں اور امراض ہٹیلے ہوتے ہیں۔

جب مادہ ایک دوسرے پر فعل وانفعال کرتا ہے تو آٹھ مادوں میں تقسیم ہو کر خون کو آٹھ ہی خلطی کسروانکسار کا شکار کر کے آٹھ نبضوں میں ظاہر کر دیتا ہے، مرض کے حوالے سے یہی اصل نبضیں ہوں گی اور انہی پر بحث کریں گے، سہولت کیلئے ان کے نام نبض کے حوالے سے آٹھ ہی رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ تشخیص وعلاج میں آسانی رہے۔

1- عضلاتی مخاطی نبض 2- عضلاتی قشری نبض 3- قشری عضلاتی نبض 4- قشری اعصابی نبض 5- اعصابی قشری نبض 6- اعصابی مخاطی نبض 7- مخاطی اعصابی نبض 8- مخاطی عضلاتی نبض

مفرد نبض کا بیان

پھر دہراتا ہوں کہ مفرد نبض بالکل نہیں ہوتی، یہ صرف نام اور اخلاط کی حد تک یاد کرانے کے لئے لکھا جارہا ہے، کیوں کہ یہی مفرد نام آگے مرکب نبضوں کی پہچان کیلئے ادویہ اور تشخیص میں استعمال ہوں گے، اگر اچھی طرح سے یاد کر لئے گئے تو آگے چل کر مرض سمجھنے اور علاج معالجے میں بڑی آسانیاں ہو جائیں گی۔

مفرد نبض بلحاظ مادہ

1- عضلاتی نبض۔Muscular Pulse

عضلاتی نبض کلائی پر بالکل اوپر ہی انگلیوں کے پوروں پر ٹھوکر لگاتی ہے، حجم میں چوڑی، تنی ہوئی، ریاح سے بھر پور ہوگی، اگر کلائی پر سے انگلیاں اٹھالی جائیں تو اس

کی تڑپ صرف آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے،اس کی فی منٹ رفتار شرکی مادہ کے حساب سے پچاس، ساٹھ سے اسی تک اور لمس نارمل ہوگا۔

2- قشری نبض۔Epithelial Pulse

قشری نبض کلائی پر عضلاتی اوراعصابی مقامات کے درمیان ہوگی،حجم باریک، لمس گرم،مادے میں سرعت،فی منٹ رفتار تیز، جو ساٹھ سے نوے تک ہوگی۔

3-اعصابی نبض۔Nervous Pulse

اعصابی نبض کلائی پر عضلاتی کے متضاد تہہ میں ہڈی کے ساتھ لگ کر چلتی ہے،اس میں کافی لچک پائی جاتی ہے،مادے کی شرکت کے مطابق فی منٹ رفتار پچاس سے ستر نبضہ ہوگی،لمس نارمل،قشری کی نسبت ذرا چوڑی لیکن عضلاتی سے کافی کم، لچک اتنی کہ دبانے سے دب جائے اور دھڑکن بند ہو جائے ،مادے کے لحاظ سے عضلاتی کی ضد، یعنی عضلاتی نبض میں سختی بے پناہ اوراس میں نرمی بے پناہ،عضلاتی دبانے سے زوردار ٹھوکر لگاتی ہے،اعصابی دبانے سے دب جاتی ہے۔

4- مخاطی نبض۔Connective Pulse

مخاطی نبض کلائی پر عضلاتی اوراعصابی مقامات کے درمیان بالکل قشری مقام پر ہوگی،مخاطی نبض حجم میں چوڑی،قشری نبض حجم میں باریک،مخاطی نبض کالمس سرد،قشری کالمس گرم،مخاطی کی فی منٹ رفتار کم،قشری میں فی منٹ رفتار تیز،مخاطی مادے میں غلظت،قشری مادے میں سرعت،قشری مادہ رواں،سیدھا اور تیز چلتا ہے،مخاطی مادہ سُست اورانگلیوں کے نیچے سے سانپ کی طرح لہریا بنا کر چلتا ہے،ایسا لگتا ہے،جیسے

کہ انگلیوں کے نیچے سے سانپ گزر رہا ہو اس کی فی منٹ رفتار شر کی مادہ کے مطابق چالیس تا ساٹھ نبضہ ہوگی۔

فی منٹ رفتار میں تضاد کیوں؟

جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مفرد نبض نہیں ہوتی یہ سب کچھ سمجھانے کیلئے لکھا گیا ہے، فی منٹ رفتار اگر ساٹھ 60 سے اسی 80 نبضہ فی منٹ لکھا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نبض کا تعلق اپنے سے اگلے عضو کے ساتھ ہوا تو اس کی رفتار اسی 80 نبضہ فی منٹ ہوگی، اگر اس کا تعلق اپنے سے پچھلے عضو کے ساتھ ہو تو اس کی فی منٹ رفتار ساٹھ 60 ہوگی، کیونکہ اس کا تعلق اپنے سے پچھلے سرد عضو کے ساتھ تھا، یہ مثال صرف عضلاتی نبض کیلئے ہے، اسی طرح باقی کی نبضوں کا قیاس کر لیں۔

نبض کی لمبائی بلحاظ مادہ

1- عضلاتی نبض اکثر چار انگلیوں پر اور کبھی چار انگلیوں سے بھی کراس کر جاتی ہے۔

2- قشری نبض آخری تین انگلیوں پر چلتی ہے، اگر قشری اعصابی ہو تو پہلی دو انگلیوں پر ہی چلتی ہے، تخدیر اعصاب کی وجہ سے پہلی انگلی پر نہیں چلتی، اگر چلے تو مرض ہے۔

3- اعصابی نبض پہلی دو انگلیوں پر چلتی ہے، پہلی انگلی پر ٹھوکر زیادہ اور دوسری انگلی پر کم ہوگی، بلکہ کبھی محسوس بھی نہیں ہوتی۔

4- مخاطی نبض اکثر پہلی تین انگلیوں پر چلتی ہے اور کبھی درمیان والی دو انگلیوں پر (اگلے اور پچھلے عضو سے تعلق کی بنا پر) ہی چلتی ہے۔

مرکب نبضوں کا بیان

مرکب نبضیں آٹھ ہیں۔

نظریہ کے نام	عربی نام	اردو نام
1- عضلاتی مخاطی	یابس بارد	خشک سرد
2- عضلاتی قشری	یابس حار	خشک گرم
3- قشری عضلاتی	حار یابس	گرم خشک
4- قشری اعصابی	حار رطب	گرم تر
5- اعصابی قشری	رطب حار	تر گرم
6- اعصابی مخاطی	رطب بارد	تر سرد
7- مخاطی اعصابی	بارد رطب	سرد تر
8- مخاطی عضلاتی	بارد یابس	سرد خشک

ہر مفرد عضو کا تعلق نسیجی دوران خون کے مطابق اپنے سے اگلے یا پچھلے عضو کے ساتھ ہوتا ہے، یعنی یا تو وہ فاعل ہوتا ہے یا مفعول، اسی طرح چار مادے ایک دوسرے پر فعل وانفعال کر کے آٹھ ہو جاتے ہیں، مثال کے طور پر اگر ہم گرم مادے کا ذکر کریں گے تو (یہ ایک زندہ جسم کے مادے کے بارے میں بحث ہوگی) اب اس گرم مادے کا تعلق یا تو اگلے تر عضو (دماغ) سے ہوگا، یا پچھلے خشک عضو (دل) کے ساتھ ہوگا، اگر اسکا تعلق اگلے عضو کے ساتھ ہو تو گرم تر کہیں گے، اگر اسکا تعلق پچھلے عضو سے ہو تو اسے گرم

خشک کہیں گے، اسی طرح آٹھ نبضیں ترکیب پاتی ہیں، زندہ جسموں میں نہ تو اکیلا (مفرد) مادہ ہوتا ہے، اور نہ ہی اکیلی نبض یا مزاج پایا جاتا ہے، اگر ہم صرف گرمی کا لفظ استعمال کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ باقی کی تین کیفیات (تری، سردی، خشکی) کی نسبت سے اس جسم میں گرمی زیادہ پائی جاتی ہے۔

اب نبضوں کے مطابق سمجھ لیں، جیسا کہ دل عضلاتی بافت ہے، اگر ہم عضلاتی مخاطی نبض یا مزاج بولیں گے تو اس میں نسیجی دوران خون کے مطابق عضلاتی مادہ مخاطی مادے پر فاعل ہے اور مخاطی مادہ مفعول ہوگا۔

عضلاتی قشری میں عضلاتی مادہ، قشری مادے پر فاعل ہے اور قشری مادہ مفعول ہے۔

قشری عضلاتی میں قشری مادہ، عضلاتی مادے پر فاعل ہے اور عضلاتی مادہ مفعول ہے۔

قشری اعصابی میں قشری مادہ، اعصابی مادے پر فاعل اور اعصابی مادہ مفعول ہے۔

اعصابی قشری میں اعصابی مادہ، فاعل ہے قشری مادے پر اور قشری مادہ مفعول ہے۔

اعصابی مخاطی میں اعصابی مادہ، مخاطی مادے پر فاعل اور مخاطی مادہ مفعول ہے۔

مخاطی اعصابی میں مخاطی مادہ، اعصابی مادے پر فاعل ہے اور اعصابی مادہ مفعول ہے۔

مخاطی عضلاتی میں مخاطی مادہ، عضلاتی مادے پر فاعل ہے اور عضلاتی مادہ مفعول ہے۔

اسی طرح چاروں مادے ایک دوسرے پر فعل وانفعال کر کے آٹھ نبضیں اور آٹھ مزاج بن جاتے ہیں، اور انہی کے مطابق صحت ومرض وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

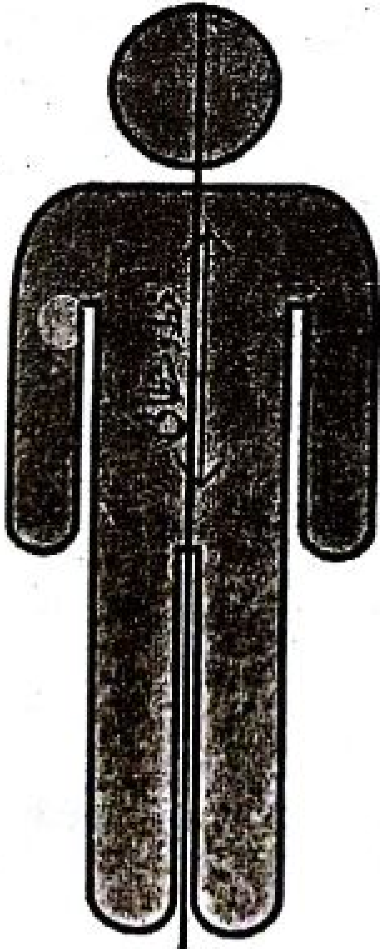
فی منٹ رفتار کی وضاحت

نبض کے بیان میں کئی جگہ ایک لفظ (فی منٹ رفتار) استعمال ہوا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کے دھڑکنے کی رفتار بچوں میں اسی (80) سے سو مرتبہ فی منٹ نارمل ہوگی، جوانوں میں (60) سے بہتر مرتبہ فی منٹ اور بوڑھوں میں (50) سے ساٹھ مرتبہ فی منٹ نارمل ہوگی، اگر اس میں تضاد پایا جائے تو جسم مرض میں مبتلا ہے۔

جس جگہ فی منٹ رفتار زیادہ لکھی ہوئی ہو، وہاں یہ مطلب ہے کہ عمر کے لحاظ سے رفتار نارمل سے زیادہ ہے، اور جس جگہ فی منٹ رفتار کم لکھی ہوئی ہو، وہاں اسے نارمل رفتار سے کم خیال کریں، ان دھڑکنوں کو آپ گھڑی کی سیکنڈ والی سوئی سے شمار کر سکتے ہیں، اگر اس متعین رفتار سے کم وبیش ہو تو مرض ہے۔

اول ہدایت۔ یہ ہے کہ علاج کرنے کیلئے سب سے پہلے مقام مرض ڈھونڈیں پھر مادہ مرض پر غور کریں، اس طرح بہت سی منزلیں آسان ہو جاتی ہیں، مقام مرض ڈھونڈھنے کیلئے کچھ میں مدد کرتا ہوں کچھ آپ ہمت کریں، جس طرح پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اپنی چار انگلیاں مریض کی کلائی پر انگوٹھے اور کلائی کے جوڑ پر اس طرح رکھیں کہ پہلی انگلی بالکل انگوٹھے کے جوڑ کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور سب انگلیاں ایک سیدھ میں سر کے بل کھڑی ہوں، جب مقام نبض پر انگلیاں رکھیں تو دیکھیں کہ نبض کی ٹھوکر

اوراس کا ردھم آپ کی انگلیوں کے ذریعے آپ کے دماغ تک صحیح طریقے سے پہنچ رہا ہے یا نہیں، اگر نہیں پہنچ رہا ہے تو کلائی پر اپنی انگلیوں کا دباؤ آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں اور یک دم چھوڑ دیں اور پھر دوبارہ اپنے دماغ اور محسوسات کو اس طرف متوجہ کر کے آہستہ آہستہ نبض پر دباؤ بڑھائیں، جس مقام پر پہلے سے زیادہ واضح طور پر ٹھوکر محسوس ہو وہاں رک کر جانچ کریں کہ کون سی انگلی پر نبض کی ٹھوکر شدید ہے اور کون سی انگلی پر ٹھوکر خفیف ہے، اس کے بعد اگر اس انگلی پر اس کے کسی ایک خاص پوائنٹ پر ٹھوکر شدید یا خفیف ہو تو مقام مرض آپ کے ہاتھ میں آ چکا ہے، انگلیوں کے مطابق جسم کی تقسیم پر نہایت عمیق غور کریں، آپ نے دونوں کلائیوں پر مریض کی نبض دیکھنی ہے اور مرض کی تشخیص کی جائے گی، سب سے پہلی بات کہ مریض کی دائیں طرف کی نبض کل کے حالات اور بائیں طرف کی نبض آج کے حالات مرض، شدت و خفت اور



کھایا پیا بیان کرتی ہے، اس کے علاوہ جب ہم کلائیوں پر مرض ڈھونڈھتے ہیں تو اول جسم کی دوحصوں میں تقسیم کی جائے گی، دیکھئے خاکہ، جسم کی دوحصوں میں تقسیم۔

خط وسطانی کے ذریعے جسم کو دوحصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے، دائیں طرف کی کلائی پر دائیں آدھے حصہ جسم کے امراض سر سے لے کر پاؤں تک نشاندھی کرتے ہیں، اس میں دایاں بازو، دایاں پھیپھڑا، جگر، دایاں گردہ، قولون صاعد، دائیں حالب نالی،

دایاں خصیہ اور دائیں ٹانگ کے امراض ہوں گے، اسی طرح بائیں طرف کی کلائی پر بایاں بازو، بایاں پھیپھڑا، دل، فم معدہ، تلی، بایاں گردہ، بائیں حالب نالی، بایاں خصیہ، اور بائیں ٹانگ امراض کی نشاندھی کریں گی۔

واضح رہے کہ سب سے پہلے دائیں طرف کی نبض دیکھیں یہ کل کا کھایا پیا اور مرض کی کمی بیشی بیان کرتی ہے، اس کے بعد بائیں طرف کی نبض دیکھیں یہ آج کے حالات و واقعات بیان کرتی ہے، مثلاً دائیں کلائی پر عضلاتی مادہ محسوس ہوتا ہے، جبکہ مریض کی بول چال، عادات، حرکات وسکنات اور شکل وغیرہ قشری ہیں (یہ وضاحت قشری عضلاتی نبض کے بیان میں آئے گی) تو اس نے کل رات چنے گوشت کھائے ہیں، اگر مخاطی عضلاتی ہو تو چاول کھائے ہیں، اور اگر بائیں طرف قشری شدید ہو تو کڑاہی گوشت یا کھجور اور شہد جیسی اغذیہ استعمال کی گئی ہیں، اسی طرح شکل وصورت نبض اور غذاؤں کا موازنہ کرنا چاہیئے، یہ سب آپ کی حذاقت میں اضافہ وعزت کا سبب بنے گا۔

مریض کا کھایا پیا بتانا

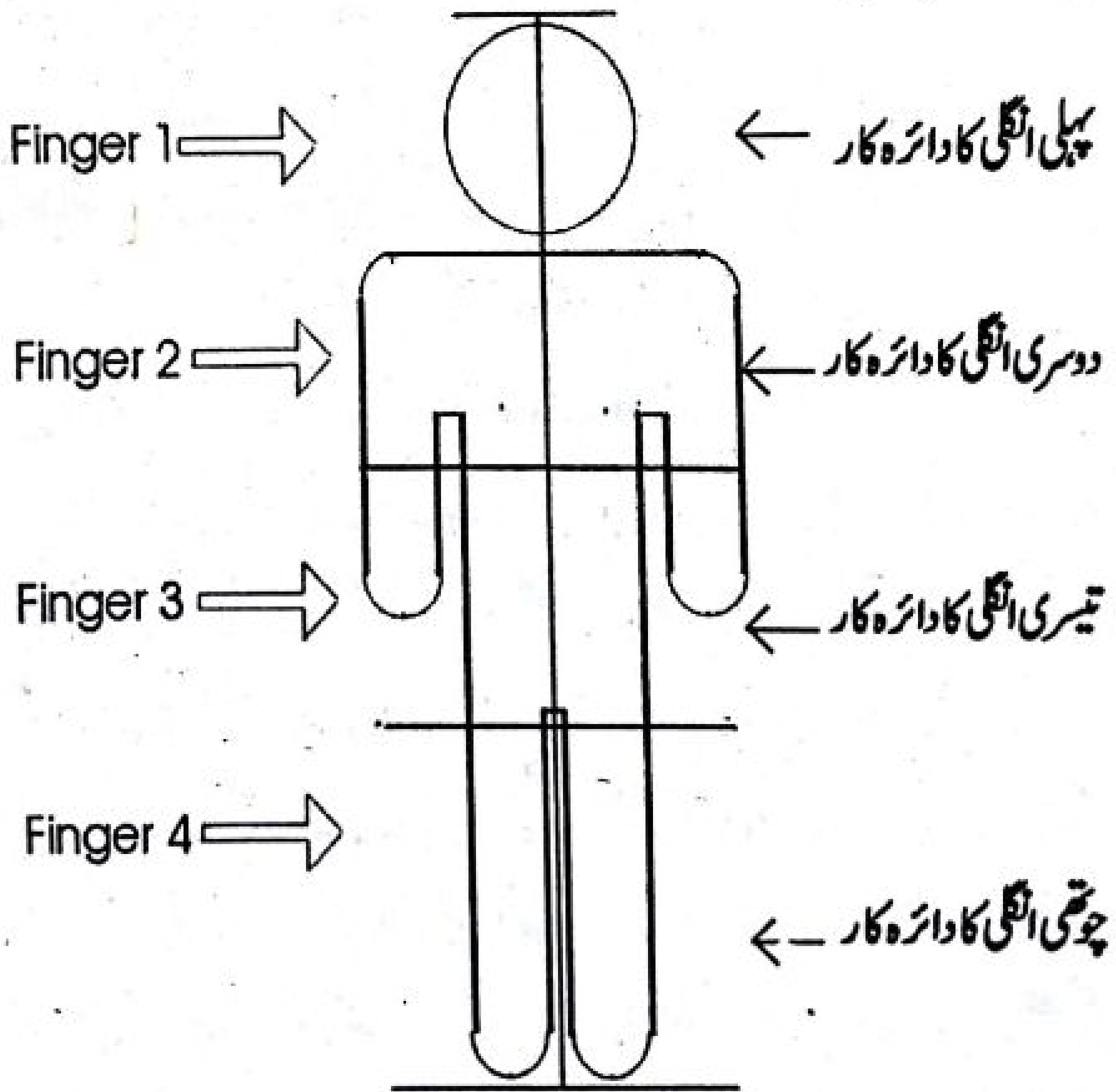
یہ علم نبض کی معراج ہے کہ آپ مریض کی کلائی پر ہاتھ رکھ کر بتا دیں کہ آپ کیا کھا کر آئے ہیں، یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، لیکن دیکھنے میں مشکل ضرور لگتا ہے، ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، مثال کے طور پر آپ مریض کو اعصابی ادویہ استعمال کرا رہے ہیں لیکن جب وہ دوبارہ دوا لینے کیلئے آتا ہے تو اس کی نبض شدید قشری چل رہی ہے، یہ تو آپ آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں اور اسے کہہ بھی دیں کہ آپ نے بد پرہیزی کی ہے وہ مان بھی جائے گا، لیکن اگر آپ اپنی حذاقت کا سکہ بٹھانے کیلئے

اسے کہیں کہ آپ نے ساگ کھایا ہے یا کڑاہی گوشت کھایا ہے تو آپ کو کیسے پتہ چلا؟ تو یاد رکھیں کہ آپ نے اول یہ دیکھنا ہے کہ اس وقت کس سبزی کا موسم چل رہا ہے اور اس میں اس مریض کی نبض کے مادہ کے مطابق شدید قشری سبزی کون سی ہے تو سردی کے موسم میں ساگ تقریباً عام پکایا جاتا ہے، میتھی پکائی جاتی ہے، پالک پکائی جاتی ہے، تینوں سبزیاں نبض میں قشری مادے کے اضافہ کا سبب بنیں گی، اب ان میں سے اگر نبض نہایت شدید ہے تو میتھی کھائی ہے، اگر اس سے کم شدید ہے اور مریض پیٹ میں گرانی، بل پڑنے اور گڑگڑ جیسی آوازوں کی شکایت کرتا ہے تو پالک کھائی ہے، اگر فم معدہ پر جلن کا احساس ہے تو ساگ کھایا گیا ہے، اگر قشری نبض کے ساتھ کچھ عضلاتی مادے کی شراکت محسوس ہوتی ہے تو ساگ کے ساتھ مکئی کی روٹی کھائی ہے، اگر نبض عضلاتی مخاطی مادے کا اظہار کرتی ہے تو گوبھی کھائی ہے یا چنے پلاؤ کھائے ہیں، اگر عضلاتی قشری مادے کا اظہار کرتی ہے تو شہر والے مریض نے بازاری چنے کھائے ہیں اور گاؤں والے نے بڑا گوشت کھایا ہے، دوا آپ نے اعصابی دی ہے اور عملاً اعصابی دوا کے استعمال سے اگر بہت زیادہ پرہیز کی جائے تو قے آنے لگتی ہے بات ہیضہ تک پہنچ جاتی ہے، ضعف معدہ والا قشری مریض ہو تو اس نے مکھن، بالائی، فریج کی ٹھنڈی کھیر کھائی ہے، یا رات کے وقت آلو والا پلاؤ کھایا ہے، صرف دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اگر آپ نے اعصابی دوا دی ہوئی ہے تو نبض کو بھی اعصابی ہی چلنا چاہیئے، اگر اس میں مرضی مادے کے علاوہ غیر مادہ چلتا ہوا محسوس ہو تو اس مریض نے یقیناً بد پرہیزی کی ہے، آپ کو ہر کھانے والی چیز کا مزاج معلوم ہونا چاہیئے اور مریض کی نبض کم از کم ایک ہفتے تک یاد رہنی چاہیئے، یہ بالکل بھی مشکل کام نہیں ہے جب آپ علم نبض

کے ماہر ہو جائیں گے تو یہ سب کچھ صرف آپ اپنی چار انگلیوں کی مدد سے معلوم کر لیں گے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ آپ نے مریض کی نبض ہمیشہ اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے دیکھنی ہے کیونکہ اس ہاتھ کی انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی نسبت دل کے زیادہ قریب ہونے کیوجہ سے حساس ہوتی ہیں خاص کر انگشت شہادت.

اب ہم جسم کی عرضی تقسیم کرتے ہیں ہر انگلی اپنے اپنے حصہ جسم کے امراض بیان کرتی ہے۔ دیکھئے خاکہ



جسم کی عرضی تقسیم کی تفصیل

اب ہم جسم کی انگلیوں کے حساب سے عرضی تقسیم کرتے ہیں جس سے ہمیں مقامات مرض سمجھنے میں نہایت آسانی ہو جائے گی، خاکہ آپ نے پچھلے صفحہ پر ملاحظہ فرمایا۔

1- سر کی چوٹی سے لے کر گلے تک پہلی انگلی کا دائرہ کار ہے اور یہ اتنے حصہ جسم کے امراض بیان کرتی ہے۔

2- گلے سے لے کر کوڑی کی ہڈی (عظم القص) تک دوسری انگلی کا دائرہ کار ہے اور یہ اتنے حصہ جسم کے امراض بیان کرتی ہے۔

3- کوڑی کی ہڈی سے لے کر جنگاسوں (کنج ران) تک تیسری انگلی کا دائرہ کار ہے اور یہ اتنے حصہ جسم کے امراض بیان کرتی ہے۔

4- کنج ران سے لیکر پاؤں تک چوتھی انگلی کا دائرہ کار ہے اور یہ اتنے حصہ جسم کے امراض بیان کرتی ہے۔

دائیں کلائی دایاں آدھا حصہ جسم اور بائیں طرف بایاں آدھا حصہ جسم بیان کرتی ہے۔
اب ہم جسم کو مزید طولی اور عرضی حصوں میں تقسیم کر کے سمجھاتے ہیں، پہلے علامات ومقامات یاد کریں پھر صفحہ 75,76 پر خاکہ دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کریں۔

عرضی اور طولی آٹھ حصوں میں تقسیم۔

خاکہ صفحہ 73 پر غور سے دیکھئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

1-دائیں طرف پہلی انگلی کے ایریا میں اسی طرف کا آدھا حصہء سر، کان، آنکھ، آدھی ناک، اسی طرف کے آدھے دانت اور اسی طرف کا تھائرائیڈ گلینڈ اپنے اپنے پوائنٹ پر امراض کی نشاندھی کرتے ہیں۔

2-دائیں طرف دوسری انگلی کے ایریا میں دایاں پھیپھڑا، دایاں کندھا، اور جگر کے اوپر کا حصہ اپنے اپنے پوائنٹ پر امراض کی نشاندھی کرتا ہے۔

قدرت کاملہ ﷻ نے جوف صدر میں دائیں پھیپھڑے کے تین لوب بنائے ہیں، اور بائیں طرف دل کی جگہ بنانے کیلئے پھیپھڑے کے دولوب بنائے ہیں، اسی لئے دائیں طرف دوسری انگلی خاص طور پر پھیپھڑے کے امراض بیان کرتی ہے اور بائیں طرف دوسری انگلی خاص طور پر دل کے امراض بیان کرتی ہے۔

3-دائیں طرف تیسری انگلی اسی طرف کی کلائی، جگر، گردہ، پتہ، قولون صاعد، امعاء دقیق، امعاء صائم، اسے (اپنڈکس) بھی کہتے ہیں کے امراض بیان کرتی ہے۔

4-دائیں طرف چوتھی انگلی دائیں طرف کا خصیہ، آدھا عضو خاص، مقعد اور اسی طرف کی ٹانگ کے امراض بیان کرتی ہے۔

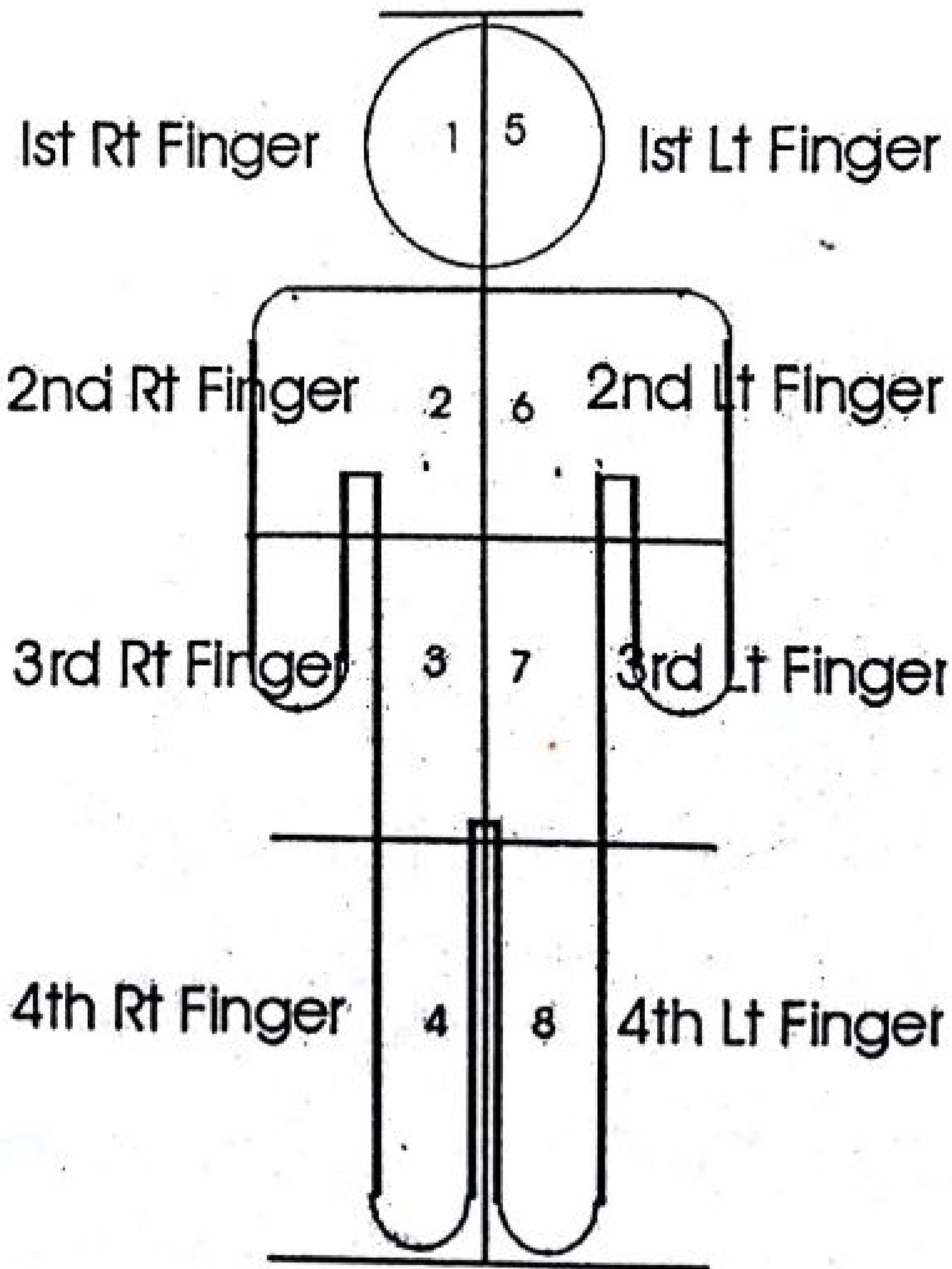
5-بائیں طرف پہلی انگلی آدھے کاسہء سر میں اسی طرف کا کان، آنکھ، دانت اور گلے کے امراض بیان کرتی ہے۔

6-بائیں طرف دوسری انگلی اسی طرف کا پھیپھڑا، خصوصاً شریان اعظم، دل کے

اذنین، اور دل کے بطنین کے امراض بیان کرتی ہے۔

7-بائیں طرف تیسری انگلی خصوصاً طحال، گردہ، فم معدہ، معدہ وامعاء، اور قولون نازل کے امراض بیان کرتی ہے۔

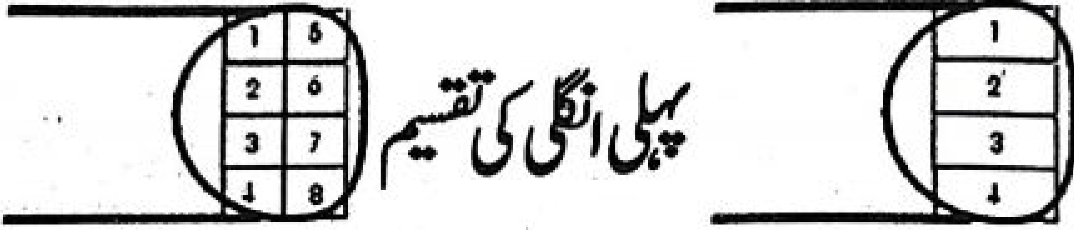
8-بائیں طرف چوتھی انگلی مقعد، اسی طرف کا خصیہ، آدھا عضو خاص وٹانگ وغیرہ کے امراض بیان کرتی ہے۔



ابھی ہم نے چار انگلیوں پر دائیں و بائیں امراض کی تقسیم پڑھی ہے، سب سے پہلے اسے اچھی طرح ذھن نشین کرلیں یہیں سے بات آگے بڑھے گی، جب بھی نبض دیکھیں تو یہ غور کریں کہ جسم کی عرضی وطولی تقسیم کے مطابق کون سے حصے (اس سے مراد کہ وہاں کونسا عضو قیام کرتا. ہے) پر ٹھوکر شدید یا خفیف ہے، سب سے پہلے جہاں شدید یا خفیف ہو وہیں (مزمن، عفونی امراض کے علاوہ) مرض موجود ہوتا ہے، جب آپ مریض کی کلائی پر ہاتھ رکھ کر مقام مرض کی نشاندھی کردیں گے تو اس کا یقین کامل ہوجائے گا کہ آپ ہی وہ معالج ہیں جو اس کا علاج کرسکتے ہیں کیونکہ آپ نے نبض دیکھ کر اس کا مرض بتا دیا ہے، یہ سب کچھ Tips پر ہے کچھ بھی مشکل نہیں ہے، ایک خاکہ آپ کی خدمت میں پیش ہے امید ہے اس سے مدد ملے گی، اگر آپ نے اس خاکہ کو اپنے دماغ میں کمپیوٹر کی طرح Feed کرلیا تو آپ بہترین نباض بن جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل۔

آپ کے ہاتھوں کو چھونے والے یہ چند اوراق علم نبض پر بحث ہے جو میں نے اپنی عقل سمجھ کے مطابق قرطاس ابیض پر منتقل کردئے ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا کہ آپ کو بھی یہ نادر علم حاصل ہوجائے

پہلی انگلی کی تقسیم



ایک انگلی کے چار حصے کیے گئے ہیں

ایک انگلی کے آٹھ حصے کیے گئے ہیں

دائیں کنپٹی — دائیں طرف پہلی انگلی — دایاں کان

بائیں کنپٹی — بائیں طرف پہلی انگلی — بایاں کان

1	سر کی چوٹی 5	سر کی چوٹی 5	1
2	بائیں آنکھ 6	دائیں آنکھ 6	2
دائیں دانت 3	ہونٹ 7	ہونٹ 7	بائیں دانت 3
دایاں گلا 4	8	8	بایاں گلا 4

ایک انگلی کو مزید چار حصہ میں تقسیم کیا گیا ہے، جسم کا خاکہ پچھلے صفحہ پر دیکھیں
سر پر ایک سے چار تک نشانات کو انگلی کے چار نشانات سے تشخیص کریں، دائیں طرف
دائیں انگلی سے اور بائیں طرف بائیں انگلی سے اس کے بعد ایک انگلی کو آٹھ حصوں
میں تقسیم کیا گیا ہے، انگلی کا خاکہ پچھلے صفحہ پر دیکھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں، چار
انگلیاں گویا 1/2 جسم کو 32 حصوں میں تقسیم کرتی ہیں اور 64=32×32 ہوئے۔
جسم کی تقسیم 64 حصوں میں مکمل ہوئی، مقامات کو زبانی حفظ کرلیں میں نے آسان
طریقے سے ایک ایک مقام کی وضاحت کردی ہے امید قوی ہے آپ کی سمجھ میں آ
جائے گا، آپ کی کامیابی کا دارومدار اسے ذھن نشین کر لینے پر ہے، یہ نہایت آسان
تقسیم ہے، میں نے جسم کو نبض کے مطابق پہلے بتیس اور پھر چونسٹھ حصوں میں تقسیم کردیا
ہے، دائیں اور بائیں کلائیوں اور انگلیوں پر باہر کی طرف ایک سے چار اور اندر کی
طرف پانچ سے آٹھ تک کے پوائنٹس ہیں انہیں ایسے ہی سمجھ کر تشخیص کریں، اس کے
بعد اگر مزید شوق ہو تو ایک سو اٹھائیس حصے بھی کئے جا سکتے ہیں یہ تو آپ کا شوق ہے
مجھے جیسے فرمائش کریں گے میں تو ویسا ہی کردوں گا لیکن اسے سمجھنے کیلئے ذھنی یکسوئی اور
معاشی الجھنوں سے چھٹکارے کی اشد ضرورت ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف پہلے اور دوسرے پوائنٹ کے مقام اتصال پر کنپٹی کا مرض ظاہر
کرتی ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف دوسرے اور تیسرے پوائنٹ کے مقام اتصال پر کان کا مرض
ظاہر کرتی ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف تیسرے پوائنٹ کے زیریں حصے پر دانتوں کا مرض ظاہر کرتی

ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف چوتھے اور دوسری انگلی کے پانچویں پوائنٹ پر گلے کی خرابی بتاتی ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف پانچویں پوائنٹ پر سر کی چوٹی کے مرض کو ظاہر کرتی ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف چھٹے پوائنٹ پر وسط دماغ کے مرض کی نشاندھی کرتی ہے۔

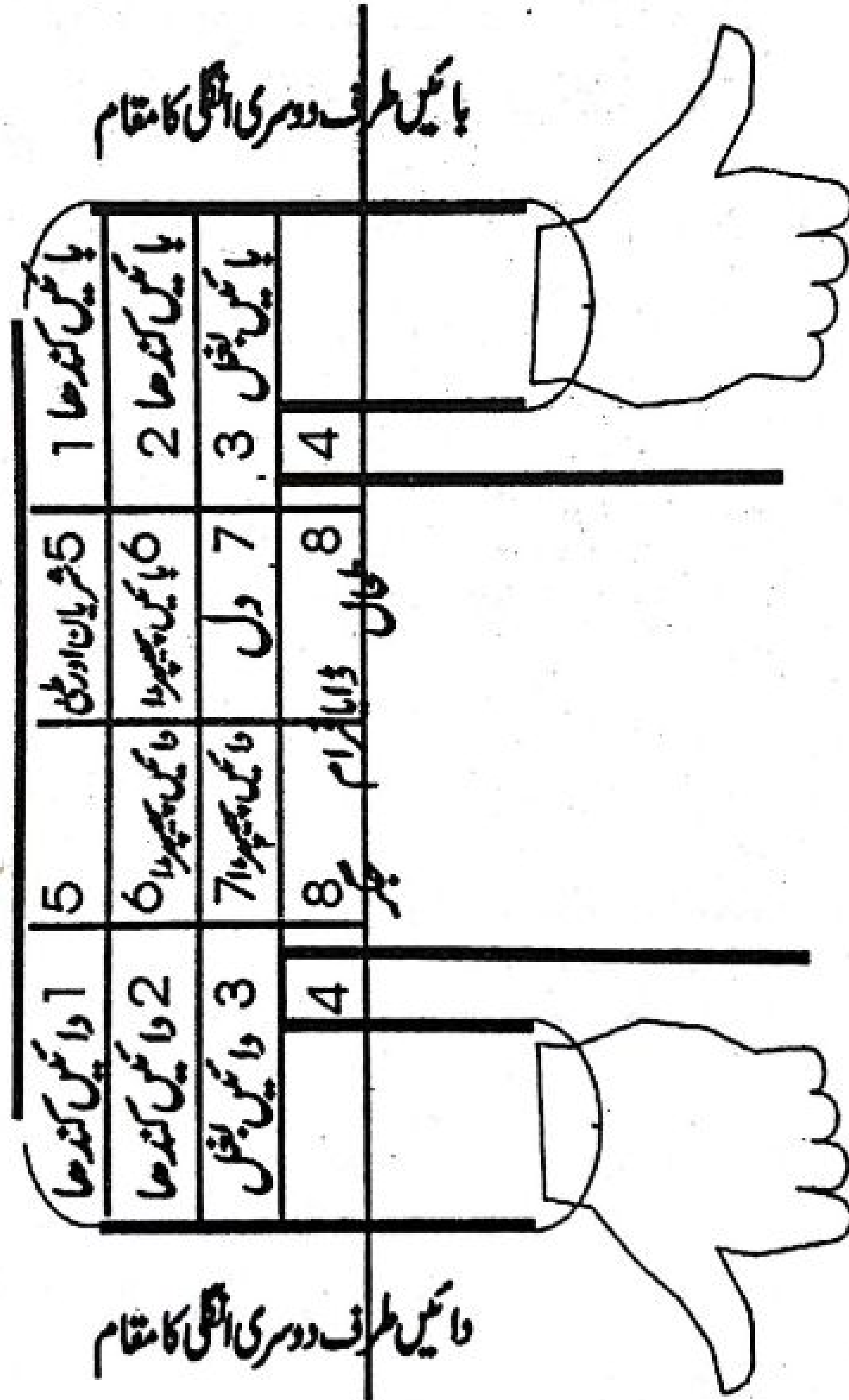
پہلی انگلی دائیں طرف ساتویں پوائنٹ پر حلق کے مرض کی نشاندھی کرتی ہے۔

پہلی انگلی دائیں طرف آٹھویں پوائنٹ پر اس طرف کی آدھی زبان اور نچلے دانتوں کا مرض بتاتی ہے۔

اسی طرح بائیں طرف بائیں انگلی اپنے اپنے پوائنٹس پر پہلی انگلی کی طرح امراض کی عضوی نشاندھی ظاہر کرتی ہے.

علم نبض حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کو سمجھ کر بار بار پڑھئے جو بات سمجھ میں نہیں آرہی وہ مجھ سے بالمشافہ آکر پوچھ لیں۔

جسم کی تقسیم کے لحاظ سے دوسری اُنگلی پر اعضاء کا قیام



دوسری انگلی دائیں طرف پہلے اور دوسرے پوائنٹس پر کندھے اور اس کے ملحقات کا مرض ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی دائیں طرف تیسرے اور چوتھے پوائنٹس پر بغل کی گلٹی وغیرہ کی نشاندھی کرتی ہے۔

دوسری انگلی دائیں طرف دائیں طرف پانچویں پوائنٹ پر ہنسلی کی ہڈی اور گلے کا مرض ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی دائیں طرف چھٹے اور ساتویں پوائنٹس پر اپنے مادے کے مطابق پھیپھڑے کے مرض کو ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی دائیں طرف آٹھویں پوائنٹ پر پتہ کا درد اور پتھری وغیرہ مادہ کے مطابق اظہار کرتی ہے۔

دوسری انگلی دائیں طرف آٹھویں اور چوتھے پوائنٹ پر جگر کے اوپری حصے کا مرض بتاتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف پہلے اور دوسرے پوائنٹ پر کندھے کا مرض بتاتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف تیسرے اور چوتھے پوائنٹ پر بغل کا مرض ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف پانچویں پوائنٹ پر ہنسلی کی ہڈی اور گلے کا مرض ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف چھٹے پوائنٹ پر شریان اور ٹلی کی خرابی (تنگی وغیرہ) اپنے مادے کے مطابق ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف ساتویں پوائنٹ پر دل کے اُذنین کی خرابی ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف آٹھویں پوائنٹ پر دل کے بطنین کی خرابی ظاہر کرتی ہے۔

دوسری انگلی بائیں طرف چھٹے اور ساتویں پوائنٹ پر شدید ہو تو اسی طرف کا اذن او بطن مادے کے مطابق مبتلاء مرض ہیں۔

دوسری انگلی بائیں طرف 1.2.5.6 پوائنٹس پر شدید ہو تو شریان اور طی کے ساتھ اذنین مبتلاء مرض ہیں۔

دوسری انگلی بائیں طرف 2.3.4.6.7.8 پر شدید ہو تو پورا دل ہی مبتلاء مرض ہے۔

دوسری انگلی کے یہ سب امراض بائیں طرف کی انگلی اور بائیں حصہء جسم کے ساتھ منسوب ہیں۔

اس کے علاوہ دوسری اور پہلی انگلیوں کے مقام اتصال کے امراض اپنی حذاقت و لیاقت کے مطابق تشخیص کریں یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، جس طرح میں نے انگلیوں کے مطابق مرض کی تقسیم کی ہے اسی طرح مقام اتصال کی بھی اعضاء اور مادے کے مطابق تشخیص کرلیں۔

75 سے 85 صفحہ تک نہایت غور سے پڑھیے اگر آپ اس پر دسترس حاصل کرلیں گے تو علم نبض کی بہت سی گرہیں آپ کے سامنے وا ہو جائیں گی۔

زندگی کی گاڑی چونکہ کھانے پینے سے چلتی ہے اس لئے تیسری انگلی کے دائرہ کار میں نظام ہضم کے اعضاء آتے ہیں اس لئے تشخیص کے معاملہ میں اس انگلی کی بڑی اہمیت ہے، اس کے بارہ میں خوب محنت کریں۔

خاکہ دیکھئے اور بغور پڑھ کر یاد کرلیں۔

دایاں بازو

بایاں بازو

تیسری انگلی کے اعضاء

تیسری انگلی دائیں طرف پہلے اور پانچویں پوائنٹ پر جگر کی سوزش، ورم، تشحم الکبد اور کینسر بتاتی ہے۔

تیسری انگلی دائیں طرف اگر صرف پانچویں پوائنٹ پر مخاطی عضلاتی ٹھوکر لگائے تو پتہ میں پتھریاں ہیں۔

تیسری انگلی دائیں طرف اگر پانچویں پوائنٹ پر قشری ٹھوکر لگائے تو پتہ میں سوزش وورم ہے۔

تیسری انگلی دائیں طرف اگر پانچویں اور چھٹے پوائنٹ پر ٹھوکر لگائے تو بواب معدہ مریض ہے۔

تیسری انگلی دائیں طرف اگر چھٹے اور ساتویں پوائنٹ پر اشارہ دے تو قولون صاعد میں اپنے مادے کے مطابق سوزش وورم اور کینسر ہے۔

تیسری انگلی دائیں طرف ہی اگر آٹھویں پوائنٹ پر اشارہ دے اور ساتھ ہی مریض قبض کی شکایت کرے تو ورم زائدہ اعور (اپنڈکس) تشخیص کریں۔

تیسری انگلی دائیں طرف 2.3.6.7 پوائنٹس پر اشارہ دے تو حالبین مبتلاء مرض ہیں۔

تیسری انگلی دائیں طرف اگر آٹھویں اور چوتھے پوائنٹس پر شدید ہو تو گردے میں سوزش وورم اور پتھریاں اپنے اپنے مادے کے مطابق ہوں گی، دائیں طرف دایاں گردہ اور بائیں طرف بایاں گردہ مبتلاء مرض ہوگا، ایک بات کی مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ گردوں کا مقام جسم کے مطابق تو تیسری انگلی کے پہلے پوائنٹس پر آنا چاہیئے لیکن نبض آخری پوائنٹس پر بتاتی ہے، گمان غالب ہے کہ شاید نبض حالبین پر اشارہ دیتی ہے، یہ ایک اسرار ہی ہے جسے صرف اللہ تعالیٰ ﷻ ہی جانتا ہے اس پیچیدگی کو کم از کم

میں تو پوری طرح نہیں سمجھ سکا ہوں۔

تیسری انگلی دائیں طرف آخری پوائنٹس پر عورتوں میں سوزش وورم اور کینسر قاذفین ورحم ہوا کرتا ہے، اگر دائیں طرف کی قاذف نالی میں درد زیادہ ہو تو یہ قشری تحریک سے ہوا کرتا ہے، یہ ایک خاص تشخیصی نقطہ ہے، جب تشخیص کریں تو باقی کی قشری نبض کی میجر علامات ذہن میں رکھ کر مریضہ سے سوالات کریں۔

تیسری انگلی بائیں طرف اگر پہلے پوائنٹ پر اشارہ دے تو طحال میں مرض ہے۔

تیسری انگلی بائیں طرف اگر پانچویں پوائنٹ پر اشارہ دے تو فم معدہ کا مسئلہ ہے۔

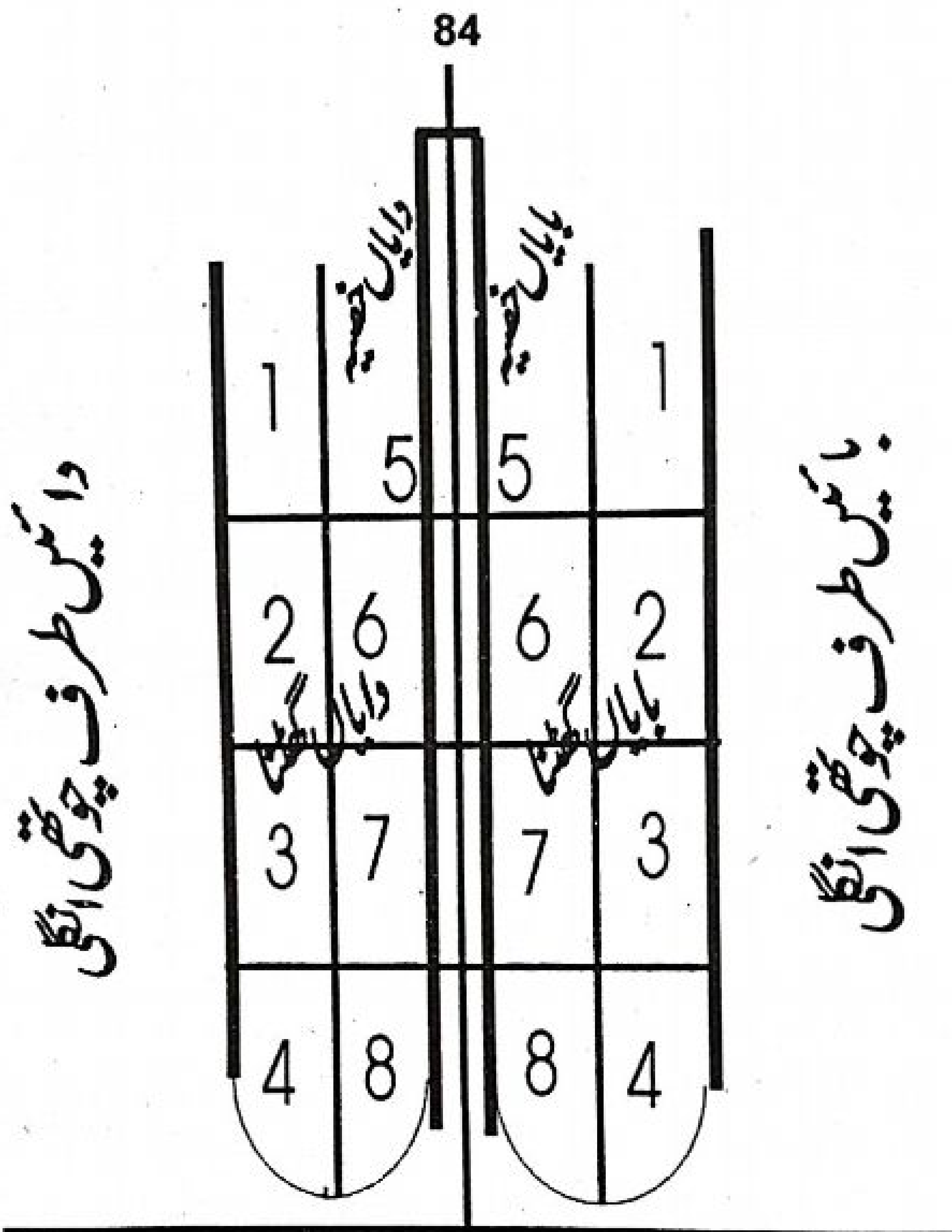
تیسری انگلی بائیں طرف اگر دوسرے پوائنٹ پر اشارہ دے تو گیسٹرک السر ہے۔

تیسری انگلی بائیں طرف اگر چھٹے پوائنٹ پر اشارہ دے تو یہ قولون مستعرض میں خرابی ہے، یاد رہے قولون مستعرض غذا میں کھائے گئے فولادی اجزاء کو ہضم کرتی ہے۔

تیسری انگلی بائیں طرف اگر 2.3.4.6 پوائنٹس تک نشاندھی کرے تو یہ معدہ اور آنتوں کی سوزش ورم اور کینسر ہوگا۔

اگر نبض دونوں کلائیوں پر پہلی اور دوسری انگلی پر پھیل کر چلے اور چوتھی انگلی پر شدید چلے تو یہ قبض کی علامت ہے۔

قبض کی علامات کیساتھ اگر بائیں طرف تیسری انگلی پر بھی شدید ہو تو معدے میں السر ہوگا اس وجہ سے سر درد اور گیس بھی ہوگی۔



اگر صرف چوتھی انگلی پر ہی شدید ہو تو یہ بواسیر کی علامت ہے، اگر خون آچکا ہو تو پھر اشارہ نہیں ملتا۔

اگر نبض چوتھی انگلی پر شدید ہو اور ساتھ ہی باقی کی انگلیوں پر قشری شدید ہو تو سوزاک کی علامت ہے۔

اگر نبض چوتھی انگلی پر شدید اور پہلی انگلی اور دوسری انگلی کے مقام اتصال (ملنے کی جگہ)

پر پھیل کر چلے تو مردوں میں جریان، عورتوں میں لیکوریا ہوگا، لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں کی جڑ میں ہلالی نشانات موجود ہوں گے، اگر یہ نشانات دائیں طرف زیادہ ہوں تو مرض میں کمی واقع ہورہی ہے، اگر بائیں طرف یعنی دل کی طرف زیادہ ہوں تو مرض میں اضافہ ہورہا ہے اس بات کو بطور خاص نوٹ کیا کریں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی تشخیص مکمل کرنے کیلئے مریض سے کمر درد اور اعضاء شکنی کے بارے میں ضرور سوالات کیا کریں، کیونکہ جریان اور لیکوریا کے ساتھ یہ علامت ضرور پائی جاتی ہے، ہلالی نشانات کی تشریح بولتی نبضوں کے بیان میں آئیگی

چوتھی انگلی دائیں طرف ایک اور پانچ نمبر پوائنٹس پر دائیں خصیئے کے امراض اور بائیں طرف انہی نمبروں پر بائیں خصیئے کے امراض کی نشاندھی کرتی ہے۔

چوتھی انگلی دواور چھ نمبر پوائنٹس پر دائیں گھٹنے اور بائیں طرف انہی نمبروں پر بائیں گھٹنے کے امراض بیان کرتی ہے۔

چوتھی انگلی تین اور سات نمبر پوائنٹس پر ضعیف اور بائیں طرف دوسری انگلی کے مقام پر پھیل کر چلے تو دائیں اور بائیں پنڈلیوں کا دکھ درد (بوجہ ضعف عضلات) بیان کرتی ہے۔

چوتھی انگلی دائیں اور بائیں طرف چار اور آٹھ نمبروں پر پہنچوں کے اور پاؤں تک کے امراض کی نشاندھی کرتی ہے، لیکن یہ نہایت حساس ذھن کے لوگ ہی محسوس کرسکتے ہیں یا پھر لمبے عرصہ کے تجربات ومشاہدات بتلاتے ہیں۔

نبض اور علامات

نیز یہ تمام امراض وعلامات اپنے اپنے مادے کے مطابق ہی نشاندھی کریں گے۔

مثلاً عضلاتی نبض میں بواسیری اور ریاحی امراض پائے جاتے ہیں۔

قشری نبض میں جتنے بھی غدد ناقلہ (جسم میں سے نکاسی کے راستے نکلنے والے مادے مثلاً تھوک، زکام، پیشاب، پاخانہ، پسینہ، مادہ منویہ، خون حیض) ہیں ان راستوں میں چونکہ قشری جھلیاں بکثرت پائی جاتی ہیں ان میں خراش، سوزش وورم پایا جائے گا۔

اعصابی نبض میں مرضی مقامات پر زیادتی بلغم اور سکون عضلات کی وجہ سے ڈھیلا پن پایا جائے گا۔

مخاطی نبض میں گلٹیاں، موہکے، رسولیاں اور سردی کی زیادتی کی وجہ سے جماؤ اور سن (تخدیر) ہونے کی کیفیت پائی جائے گی۔

نبض اور زہریں

زہروں کے حوالے سے نبض مندرجہ ذیل امراض بیان کرتی ہے۔

عضلاتی نبض کا جتنا تعلق اگلے یا پچھلے عضو سے ہوگا اسی کی نسبت سے بواسیری زہر کا زور اور مرض پایا جائے گا اور اسی کی کم وبیش علامات پائی جائیں گی، مثلاً اگر اس کا تعلق پچھلے سرد عضو (طحال) سے ہو تو اس میں خنازیری زہر کی شراکت سے جماؤ اور سن کی کیفیت وعلامات پائی جائیں گی، اگر اگلے عضو سے تعلق ہوا تو اس میں سوزاکی

مادے کی شراکت سے جلن، سوزش وورم کی کیفیت وعلامات پائی جائیں گی۔

قشری نبض کا جتنا تعلق اگلے یا پچھلے عضو سے ہوگا اسی کی نسبت سے اس میں آتشکی وسوزا کی زہر کا زور وعلامات پائی جائیں گی، اگر اس کا تعلق اگلے عضو سے ہوا تو اس میں آتشکی زہر کی شراکت سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں اور رخو (ڈھیلا پن) کی کیفیت وعلامات پائی جائیں گی، اگر اس کا تعلق پچھلے عضو سے ہوا تو اس میں سوزا کی مادے کی شرکت سے جلن، سوزش وورم کی کیفیت وعلامات پائی جائیں گی۔

اعصابی نبض میں آتشکی زہر کا زور ہوگا لیکن اگر اس کا تعلق اگلے عضو سے ہوا تو اس میں خنازیری زہر کی آمیزش سے تصلب پایا جائے گا اور اسی کی مناسبت سے کیفیت وعلامات پائی جائیں گی، اگر اس کا تعلق پچھلے عضو سے ہوا تو اس میں سوزا کی مادے کی شراکت سے اسی کے مطابق تحلیل وکمزوری پائی جائے گی، اور اسی کی شدت وخفت کے مطابق سوزش وورم اور جلن کی کیفیت وعلامات پائی جائیں گی۔

مخاطی نبض میں پچھلے یا اگلے عضو کے مادے کی شراکت سے اس کے مطابق خنازیری زہر کا زور پایا جائے گا اگر اس کا تعلق اگلے عضو سے ہوا تو اس میں بواسیری زہر کی شراکت سے مسے، گلٹیاں، رسولیاں، موکے پائے جائیں گے اور ان میں اسی مادے کی کمی بیشی کے مطابق استرخاء یا تصلب پایا جائے گا اور اسی کے مطابق کیفیت وعلامات ملیں گی، اگر اسکا تعلق پچھلے عضو کے ساتھ ہوا تو اس میں اسی کی مناسبت سے آتشکی زہر کی شراکت سے پلپلے قسم کے پھوڑے پھنسیاں اور سکون وٹھہراؤ پایا جائے گا اور اسی کے مطابق کیفیت وعلامات پائی جائیں گی۔

اخلاط اربعہ کا قانون: سب سے پہلے حکیم بقراط نے اخلاط اربعہ کا قانون پیش کیا اور یہ ثابت کیا کہ اخلاط کے بگاڑ سے امراض کا ظہور ہوتا ہے اور انہیں درست کردینے سے صحت حاصل ہوتی ہے، حکیم بقراط نے طب پر صدیوں سے پڑی ہوئی دھول اتار پھینکی اور سینہ میں مدفون راز اگل کر انسانیت پر احسان عظیم کیا، اس کے بعد حکیم بوعلی سینا نے طب پر بہت سی کتب لکھیں جو سازش کی نظر ہو گئیں اور انہیں جلا دیا گیا انکی اتنی کتب تھیں کہ جب ان کو جلا کر دریائے فرات کی نظر کردیا گیا تو میلوں تک پانی سیاہ ہو گیا تھا، انہیں میں نوح بن منصور کی لائبریری شامل تھی، بات صرف یہ تھی کہ کچھ حاسدین نے بوعلی سینا کو شاہ سے دور کرنے کیلئے یہ چال چلی تھی لیکن ان کی یہ سازش ناکام ہو گئی، کیونکہ نوح بن منصور کے بیٹے نے آپ کو پھر وہی عزت و مرتبہ دیا جو اس کے باپ کے زمانہ میں تھا، لیکن شومئی قسمت ایک بہت بڑا طبی ذخیرہ ہم سے چھن گیا، پھر بھی جو کچھ ہم نے پایا اس کے مطابق حکیم صاحب نے مختلف حوالوں سے نبض کی چالیس یا بیالیس اقسام بیان کی ہیں، کہیں مزاج کے اعتبار سے ستائیس اقسام کا بیان ہے اور کہیں شخصی اعتبار سے انیس اقسام بیان کی گئی ہیں، کہیں بلغم کی طبعی اور غیر طبعی سات اقسام شامل کی گئی ہیں اور کہیں صفراء طبعی اور غیر طبعی کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے، اور کہیں سوداء طبعی اور غیر طبعی، خون طبعی اور غیر طبعی کے ساتھ تطبیق دے کر نبض کو اس طرح الجھا دیا گیا ہے کہ کسی کے کچھ بھی پلے نہیں پڑتا، یہ صرف اس لئے کہ یہ بوعلی سینا کی بھی اپنی تحقیق نہیں تھی بلکہ اس نے بقراط کی کتب سے اخذ کیا تھا اسی لئے بات کو سمجھا نہ پایا، کیونکہ جو محقق ہوتا ہے وہ اپنی تحقیق کے ہر پہلو سے واقف ہوتا ہے اور سمجھنے

والے کو ہر طریقے سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے، اس تمام الجھی ہوئی گتھی کو ہمارے اساتذہ کرام نے نہایت اعلیٰ طریقے سے خود سمجھ کر آسان فہم انداز میں ہمیں سمجھایا۔

کوئی بھی انسان سوائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکمل نہیں ہے اور نہ ہی کوئی فن مکمل ہے، ہر کوئی کہیں نہ کہیں سے اخذ کرتا ہے، کہیں نہ کہیں سے مدد حاصل کرتا ہے لیکن آنے والی نسلوں کیلئے یہ ہی سب کچھ ان کی ترقی کی منازل طے کرنے کیلئے فخر سے سر اٹھائے استقبال کیلئے بڑی شان سے کھڑا انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ کب کوئی آئے اور مجھ سے فیض حاصل کر کے اللہ تعالیٰ ﷻ کی رضا اور انسانیت کی فلاح کیلئے کچھ کرے۔

اس بات کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے اور غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حکیم بقراط، بوعلی سینا وغیرہ کے زمانہ میں علم نبض کی کیسی الجھی ہوئی حالت تھی لیکن استادان فن نے اسے ہم تک اس انداز اور شکل وصورت میں پہنچایا کہ اس کی الجھی ہوئی گتھی سلجھ گئی اور شکل وصورت بھی نکھر گئی اب ایک عام حکیم بھی جب مریض کی کلائی پر ہاتھ رکھ دیتا ہے تو مرض خود بول پڑتا ہے کہ میں کس عضو میں گھات لگائے بیٹھا ہوں، مجھے دیکھ لو، مجھے پرکھ لو اور مجھ سے دو بدو صحت کے حصول کیلئے جو کچھ کر سکتے ہو کر لو اگر تم جیت گئے تو میں دم دبا کر بھاگ جاؤنگا، اور یقیناً بھاگ جاتا ہے۔

استادان فن نے نبض کے ذریعے جسم کو چونسٹھ حصوں میں تقسیم کیا اور نبض ہر حصہ مرض پر تڑپ تڑپ کر مرض کی نشاندھی کرتی ہے، اگر آپ کو شوق ہو تو ہم اسے دو سو چھپن حصوں میں تقسیم کر کے مرض ڈھونڈھ سکتے ہیں، ہمیں مدد کیلئے کسی مشین کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہ چار انگلیاں اسرار ڈھونڈھنے کیلئے بہت بڑی طاقت بنا کر عطا کر رکھی ہیں۔

مرض کے حوالے سے کچھ نقاط سپرد قلم کرتا ہوں تاکہ تشخیص میں آسانی ہو۔

مرض کے چار زمانے

1-زمانہ ابتداء: یہ مرض شروع ہونے کا زمانہ ہے۔

2-زمانہ تزائد: یہ مرض بڑھنے کا زمانہ ہے۔

3-زمانہ انحطاط: یہ مرض کے ٹھہر جانے کا زمانہ ہے۔

4-زمانہ انتہا: یہ مرض کی انتہائی حالت کا زمانہ ہے۔

بعینہٖ اسی طرح مادہ مرض کے بھی چار زمانے ہوتے ہیں، پھر اسی طرح تحریک، تحلیل، تسکین، تخدیر کے بھی چار زمانے ہوتے ہیں، یا مزید آسانی کیلئے یوں خیال کرلیں کہ ہر کیفیت و عمل کے چار درجے ہوتے ہیں اور یہ ہر وقت فعل و انفعال کے عمل میں مصروف رہتے ہیں اور یوں ان کے فعل و انفعال سے، ان میں کسر و انکسار سے آٹھ متوسط کیفیات پیدا ہوجاتی ہیں جن کو علم طب میں مختلف ناموں سے پکارتے ہیں، کبھی ہم انہیں مزاج کے نام سے، کہیں نبض کے نام سے اور کہیں امراض و علامات و اغذیہ، ادویہ کے نام سے جان کر علاج میں آسانیاں حاصل کر لیتے ہیں۔ اشرف شاکر

مقام مرض کی تلاش

کوئی ضروری نہیں کہ جس انگلی پر ٹھوکر زیادہ لگے مرض وہاں پر ہے، یا یہ بھی ضروری نہیں کہ جس جگہ ٹھوکر نہیں لگتی مرض وہاں ہے، ایسا بھی ممکن ہے کہ مرض دونوں جگہ ہو، مقام مرض کی تلاش کیلئے تحریک کو نہ بھولیں، پھر تحریک کے مطابق، تحلیل، تسکین، اور تحدیر والے اعضاء کی حالت پر غور کریں، مثلاً جب ہم نبض دیکھتے ہیں، تو سب سے پہلے ہمیں یہ احساس ہوا کہ فم معدہ کی قشری بافت میں سوزش وورم وغیرہ ہے، یہ ہمیں اس وجہ سے معلوم ہوا کہ فم معدہ کے مقام پر باقی مقامات کی نسبت ٹھوکر شدید ہے اور مادہ قشری ہے، اسی اشارے نے ہمیں سوزش وورم کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا، اگر صرف سوزش ہے تو معمولی درد اور ڈکار آنے پر جلن ہوگی، جو بڑھ کر مری کی طرف رخ کرتی ہے، اگر وہاں پر ورم موجود ہوا تو ذرا دبانے سے درد ہوگا، یہ ورم کا ابتدائی درجہ ہے، اگر درد چلتے پھرتے، جھکنے اور بیٹھنے کی حالت میں ہو تو ورم دوسرے اور تیسرے درجے میں داخل ہو چکا ہے، اس کے ساتھ کم وبیش بخار لازم ہوگا۔

اگر معدے کے مقام (بائیں طرف تیسری انگلی) پر نبض خاموش ہو، اور باقی دو یا تین انگلیوں پر قرع دے اور لمس چپ چپا ہو تو ہیضہ کی علامت ہے، اگر معدے کے مقام پر شدید ہو تو سوزش معدہ کی علامت ہے، اگر شدت کے ساتھ ساتھ رفتار بھی تیز ہو تو السر ہے، اگر مقام معدہ پر عضلاتی ٹھوکر اور باقی قشری ہو تو گیس ہے، اسی طرح جوانا ٹومی (تشریح) کے حساب سے پچھلے اوراق میں تقسیم کی گئی ہے، اسے زبانی حفظ

کرلیں، کہ کون کون سی اُنگلی کس کس عضو کے متعلق ہے اور جب نبض دیکھ رہے ہوں تو کس عضو کے مقام پر شدید یا خفیف ہے، یہ دیکھنے کے بعد مادہ دیکھیں کہ خون میں کیا کیا چل رہا ہے، اگر مادہ قشری ہو تو جگر میں تیزی ہے، صرف جگر کے فعل کو درست کر دینے سے صحت ہو جائے گی، اگر مادہ اعصابی ہے تو مرض دماغ واعصاب میں ہے، دماغ کا فعل درست کر دینے سے مرض رفع ہو جائے گی، اگر مادہ مخاطی ہے تو مرض طحال وغدد جاذبہ میں ہے، طحال کا فعل درست کر دینے سے مرض دور ہو جائے گا، اگر مادہ عضلاتی ہے تو مرض دل میں ہے دل کا فعل درست کر دینے سے شفاء ہو جائے گی ، یہ تحریک کے امراض ہوں گے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک عضو کی بیماری دوسرے عضو کو متاثر کر دے، یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ تیزی (تحریک) تو کسی ایک عضو میں ہو تو وہ اس تیزی کو برداشت کر جائے لیکن جس عضو میں سے خون گذر کر اس کی طرف آ رہا ہو وہ بیماری کی علامت کا اظہار کر دے یا جس عضو سے چل کر اس (تحریک والے عضو) کی طرف خون آ رہا ہو مرض کا وہاں اظہار ہو جائے، مثال کے طور پر تحریک جگر میں ہو اور تحلیل کی وجہ سے دل بیمار ہو، اس میں دل اپنے حجم میں بڑھ جائے گا، اب ایک تو ایسا ہوگا کہ دل کے بڑھ جانے سے خاص دل میں اس کی علامات پیدا ہو جائیں لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحلیل قلب کی علامت پنڈلیوں کے درد کی صورت میں ظاہر ہو جائے ، اب ہم نے غور کرنا ہے کہ ایسا کیوں ہوا، اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں متاثرہ عضلاتی بافت پورے جسم میں موجود ہے. جس جگہ یہ کسی بھی وجہ سے کمزور ہوگی وہیں پر علامات کا اظہار ہوگا، اس کمزوری (تحلیل) کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، فعلی وکیفیاتی ضربہ وسقطہ کسی لمبی بیماری سے اُٹھنے کے مابعد اثرات وغیرہ یا کبھی

ایسا بھی ہے کہ جس جگہ متاثرہ بافت زیادہ ہو وہاں علامت ظاہر ہو جائیں وہاں درد وغیرہ کا احساس زیادہ ہو، اگر ہم دل پر غور کریں تو اس کی ساخت میں سب سے زیادہ عضلاتی جسم ہے، اسی طرح اگر پنڈلیوں پر غور کیا جائے تو وہاں بھی زیادہ عضلات ہی پائے جاتے ہیں، اگر پنڈلیوں میں تحلیل کی وجہ سے درد رہتا ہے تو وہاں دل سے دوری کی بنا پر خون کا دورہ کم ہے، دل تحلیل کی وجہ سے خود کمزور ہے اور اسی وجہ سے دل سے دور کی جگہوں پر خون کم پہنچ پاتا ہے، اسی وجہ سے پنڈلیوں کے عضلات کو ناکافی غذا میسر ہونے کی وجہ سے درد ہے، مزید جسم کے جس جگہ وہ متاثرہ بافت زیادہ ہوگی وہاں بھی مرض ظاہر ہو سکتا ہے، ایسا نہیں ہوگا کہ پاؤں کے ناخن پر عضلاتی تحریک کے اثرات تو فوراً مرتب ہوں لیکن دل کو کچھ بھی نہ ہو ایسا نہیں ہے، پاؤں کے ناخن کی ساخت کا زیادہ حصہ کرُی یا ہڈی کی قسم سے ہے، کرُی اور ہڈی میں زیادہ تر مخاطی مادہ ہے، عضلاتی تحلیل کے اثرات اس پر مرتب تو ہوں گے کیوں کہ اس میں بھی عضلاتی بافت موجود ہے، لیکن یہ اثرات آہستہ آہستہ اور کم ہوں گے، کیونکہ اس میں عضلاتی بافت برائے نام ہے۔

اس کے برعکس اگر طحال بیمار ہو جائے، طحال بیمار ہونے کی صورت میں ان (ناخنوں) پر فوراً اثرات ظاہر ہو جائیں گے، لہٰذا ثابت ہوا کہ جس بافت میں بھی مرض ہو وہ جسم کے جس حصہ میں زیادہ پائی جائے گی مرض وہاں پر بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

تشخیص وعلاج کرتے وقت مادے اور مقام کا خاص خیال رکھیں، مریض سے استفسارات ضرور کریں۔

اصل مزاج کا تعین

اب ہم ہاتھوں کے خاکے بنا کر ان کی لکیروں کی مدد سے کسی مریض کے اصل مزاج کا تعین بتاتے ہیں، اس سے آپ کو نبض دیکھ کر یہ معلوم ہو جائیگا کہ جو نبض ہم دیکھ رہے ہیں اس میں اسوقت مادہ، مرض ہے یا مادہ، صحت (ردعمل) اگلے صفحہ پر خاکہ غور سے دیکھیں، دو نمبر لکیر کو پامسٹ زندگی کی لکیر کہتے ہیں، لیکن نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کے مطابق یہ دل کی لکیر ہے اور اس سے قدرتی مزاج جو وہ آدمی لیکر پیدا ہوا، کا تعین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

ہم نے ہاتھ کی لکیروں سے چار امزجہ کا تعین کیا ہے، جو دنیاوی زندگی میں عام ہیں۔

ا۔عضلاتی قشری لکیریں. نمبر دو لکیر ہی اہمیت کی حامل ہے، اس کا زاویہ غور سے دیکھیں اسے ہم نے مزاجوں کا تعین کرنے کے لئے پوائنٹ نمبر چار سے بحث کرنا ہے، کہ اس کا رخ کون سے پوائنٹ کی طرف ہے، خاکہ کے مطابق اس کا رخ چار نمبر سے پانچ نمبر کی طرف ہے، چار نمبر کو مرکز خیال کرنا ہے، یہی منبع و مبداء ہے، پانچ نمبر عضلاتی قشری مقام ہے، اگر یہ لکیر خاکہ کے مطابق مریض کے ہاتھ پر بھی ہو اور خوب گہری ہو ہتھیلی سیدھی اور تقریباً ہموار ہو، ہاتھ کی پشت کی رگیں خوب ابھری ہوئی اور موٹی موٹی ہوں تو مریض کا اصل مزاج عضلاتی قشری ہے، جب آپ نبض دیکھیں اور وہ بھی عضلاتی قشری ہو تو مرض اسی تحریک کا ہے، اگر اس میں قشری عضلاتی یا قشری اعصابی مادہ پایا جائے تو یہ ردعمل (مادہ صحت) ہوگا، اسی کو اور بڑھا دیں صحت ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ ﷻ۔

عمل اور ردعمل کے بارے میں آنے والے صفحات میں لکھوں گا، جس سے تشخیص اور آسان ہوجائے گی۔

دیکھئے عضلاتی قشری ہاتھ



عضلاتی مخاطی لکیریں

چار نمبر مرکز اور لکیر نمبر دو ہی اہمیت کی حامل ہے اس کے زاویے تبدیل ہونے سے ہی ہمیں اُس مزاج کا پتہ چلتا ہے جو قدرت نے انسان کو ودیعت فرمایا ہے۔

پچھلے صفحہ پر خاکے کو دیکھیں دو نمبر لکیر پوائنٹ چار سے چل کر پوائنٹ آٹھ سے جاملی ہے، یہ لکیر بھی کافی گہری ہوتی ہے، ہتھیلی بھی سیدھی اور تقریباً ہموار ہوگی ہاتھ کا رنگ سیاہی مائل ہوگا، جبکہ عضلاتی قشری میں سُرخ ہوگا، عضلاتی مخاطی نبض میں ہاتھ کی لکیریں عضلاتی قشری ہاتھ کی نسبت زیادہ سیاہ ہوتی ہیں، ہاتھ کی پشت کی رگیں عضلاتی قشری سے موٹی جیسے زیرِ جلد رسی رکھ دی گئی ہو، اور بالکل سیاہی مائل نیلی ہوں گی، ہاتھ پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ایسے لگتا ہے جیسے ہڈیوں پر کھال منڈھ دی گئی ہو، ہتھیلی سخت اور کھردری ہوگی، نبض کو غور سے دیکھیں اگر مادہ عضلاتی مخاطی چل رہا ہو تو یہ ہی اصل مزاج ہے اور مرض تحریک کا ہوگا، اگر نبض میں قشری مادہ سامنے آئے تو یہ ردعمل ہے، قوت مدبرہ بدن اپنا کام کر رہی ہے اسی کی مدد کر کے جسم کو صحت کی طرف لوٹا دیں۔

مریض کے ہاتھ کی لکیروں سے آپ اس کے اصل مزاج کا تعین کر سکتے ہیں، اصل مزاج صرف مرض کے وقت تبدیل ہوتا ہے۔

دیکھیے عضلاتی مخاطی ہاتھ



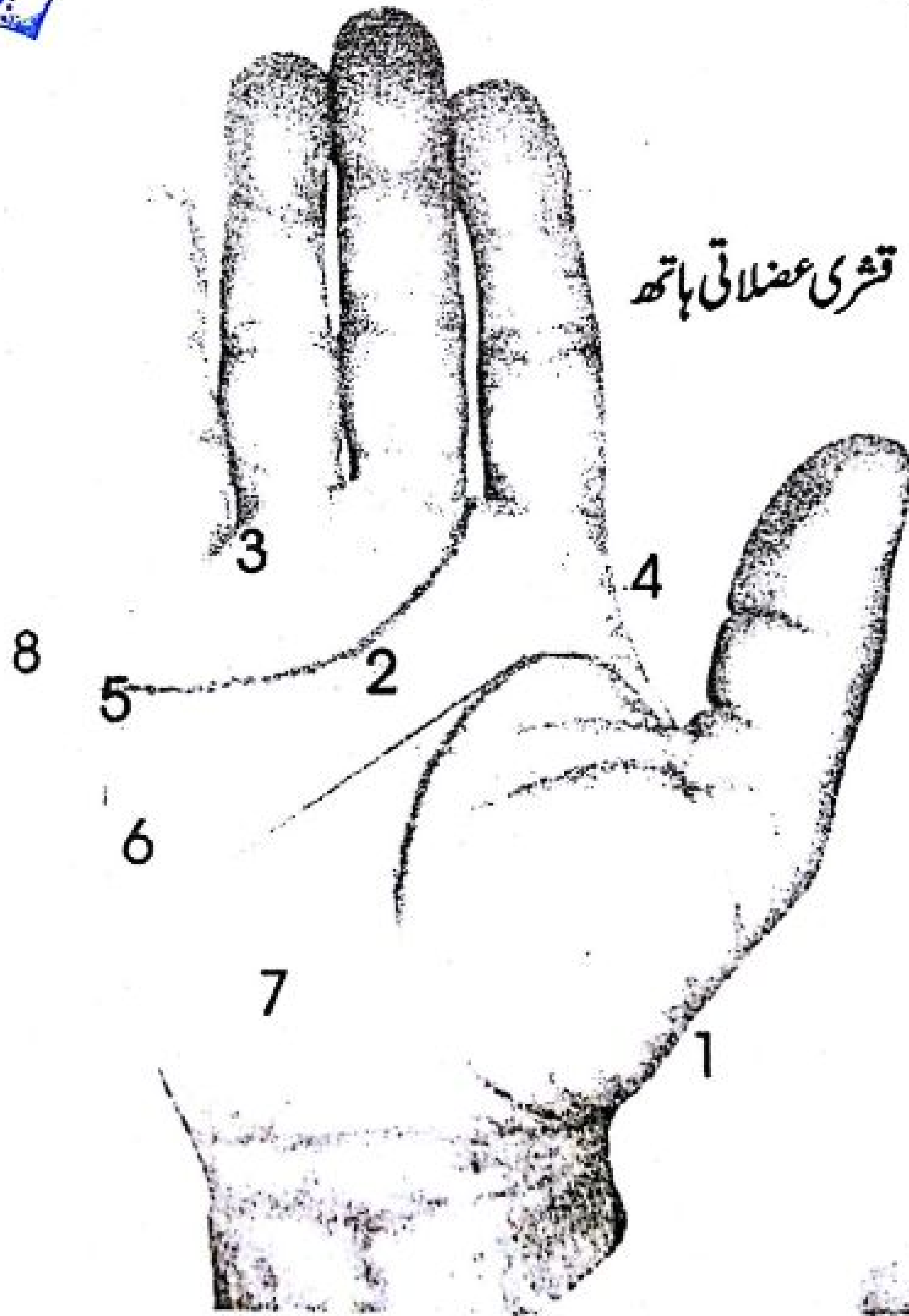
قشری عضلاتی لکیریں

اس ہاتھ میں دیکھیں دو نمبر لکیر چار نمبر (مرکز) سے شروع ہو کر چھ نمبر پوائنٹ کے ساتھ مل گئی ہے، یہ قشری عضلاتی ہاتھ ہے، اس ہاتھ کی لکیریں عضلاتی ہاتھوں سے کم گہری ہوتی ہیں، اس ہاتھ کا رنگ سُرخی مائل زرد ہوگا، ہتھیلی درمیان میں سے عضلاتی کی نسبت گہری ہوگی، جتنی زیادہ گہری ہوا تنا ہی قشری مادہ زیادہ ہوگا، سب قسم کی نبضوں کو دیکھتے وقت ہاتھ کو قدرتی کھلا رکھنا ہے، تناؤ بالکل نہیں ہونا چاہیئے، اس مریض کی جب آپ نبض دیکھتے ہیں اگر قشری عضلاتی ہو تو مرض تحریک کا ہے جو بڑھ رہا ہے، دوبارہ پھر نبض غور سے دیکھیں اگر علامات قشری ہوں اور نبض میں مادہ اعصابی یا مخاطی ہو تو یہ ردعمل ہے، اس کی مدد کرنے سے صحت ہوگی۔

یاد رکھیں تحریک اپنی انتہا کو پہنچ کر خود ہی تحلیل میں بدل جایا کرتی ہے، تب ردعمل کی مدد کرنے کی بجائے مادے کو نسیجی دوران خون کے مطابق پیچھے کی طرف لوٹا دیں، یعنی خون کا رخ دماغ کی بجائے عضلاتی مخاطی یا عضلاتی قشری ادویہ (ضرورت کے مطابق) سے دل کی طرف کر دیں۔

اُستاد روحانی باپ ہوتا ہے۔ ایم، اے، شاکر

دیکھئے قشری عضلاتی ہاتھ



ہاتھ کی لکیروں سے قیاس کریں اور مریض سے پوچھ گچھ کر کے تشخیص مکمل کریں

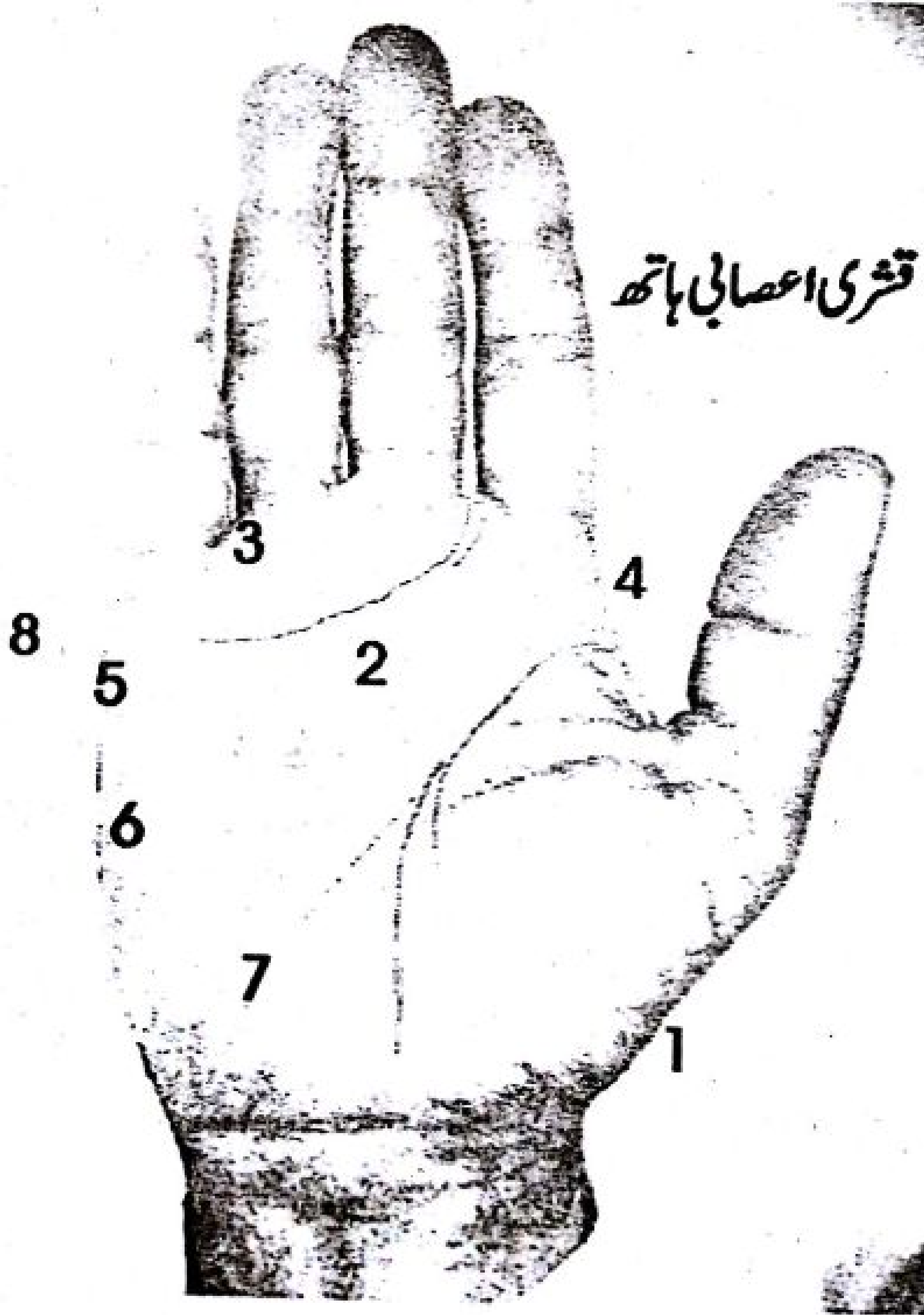
قشری اعصابی لکیریں

یہ قشری اعصابی ہاتھ ہے اس کی دل کی لکیر (دو نمبر) دیکھیں اپنے مرکز سے شروع ہو کر سات نمبر سے مل رہی ہے، قشری اعصابی ہاتھ کی لکیریں گہری نہیں ہوتیں بلکہ باریک ہوتی ہیں، ہتھیلی بھی گہری نہیں ہوتی، ہاتھ کا رنگ گلابی ہوتا ہے، ہاتھ کی پشت کی رگیں نظر نہیں آتیں صرف اُن کا نیلے رنگ کا عکس سا ہی دکھائی دیتا ہے، ہاتھ گول مٹول اور گوشت سے پُر ہوتے ہیں، نرم وملائم اور گورے گورے، کبھی کبھار علاقے کی مناسبت سے سانولے بھی ہوتے ہیں، اس مریض کی نبض دیکھیں اگر قشری اعصابی ہو تو اصل مادہ ہے تحریک کا مرض ہوگا، اگر اس میں مخاطی مادہ پایا جائے تو یہ ردعمل ہے اس کی مدد کریں اور ساتھ عضلاتی مخاطی دوا بھی دیں، بہت جلد اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔

عام طور پر جو نبضیں یا مزاج پائے جاتے ہیں بیان کر دیے گئے ہیں، ان کی مدد سے تشخیص مکمل کر کے علاج کریں، اگر کوئی شک وشبہ پایا جائے تو مریض سے بول وبراز کے متعلق سوالات سے مدد حاصل کریں۔

مشاہدات میں آیا کہ یہ ہاتھ بے وفا اور بے فیض ہے

دیکھئے قشری اعصابی ہاتھ



بول وبراز سے تشخیص

1- سرخ پیشاب عضلاتی امراض کی نشاندھی کرتا ہے یہ غلبہء خشکی کی علامت ہے۔

2- زرد پیشاب قشری امراض کی نشاندھی کرتا ہے یہ غلبہء گرمی کی علامت ہے۔

3- سفید پیشاب اعصابی امراض کی نشاندھی کرتا ہے یہ غلبہء تری کی علامت ہے۔

4- بینگنی پیشاب مخاطی امراض کی نشاندھی کرتا ہے یہ غلبہء سردی کی علامت ہے۔

براز کے بارے میں تشخیصی علامات

1- سخت اور لمبا پاخانہ عضلاتی ہے۔

2- چپٹا اور نرم پاخانہ کم مقدار اور بار بار آنا قشری ہے، تسلی نہیں ہوتی۔

3- گول اور سفید پاخانہ اعصابی ہے اکثر یہ دست کی صورت میں آتا ہے۔

4- سدوں کی شکل میں سیاہی مائل پاخانہ مخاطی ہے۔

بول و براز کی مرکب حالتیں دو دو تحریکوں کے رنگ ملا کر معلوم کرلیں مثلاً قشری اعصابی بول و براز سفیدی مائل زرد ہوگا، اسی طرح باقی رنگ معلوم کرلیں، بول و براز ہمیشہ مرکب رنگوں میں ہی پایا جائیگا۔

درد (Pain)

1- درد ہمیشہ تحریک سے ہوتا ہے، یہ عضلاتی مخاطی یا عضلاتی قشری میں ہوگا۔

2- بے چینی ہمیشہ تحلیل سے ہوگی، یہ قشری عضلاتی یا قشری اعصابی میں ہوگی۔

3- کسی علامت کا ساکن ہو جانا ہمیشہ تسکین سے ہوگا، یہ اعصابی قشری یا اعصابی مخاطی میں ہوگا۔

4- کسی عضو یا حصہ جسم کا سن ہو جانا ہمیشہ تخدیر سے ہوگا، یہ مخاطی اعصابی یا مخاطی عضلاتی میں ہوگا۔

<u>نبض دیکھتے وقت مادے اور مقام کا خیال ضرور رکھیں۔</u>

درد کی اقسام

1- **عضلاتی درد**۔ یہ درد اچانک اور بھالا مارنے کا سا ہوتا ہے، اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض تڑپ تڑپ کر بے حال ہو جاتا ہے۔

2- **قشری درد**۔ یہ درد چند سیکنڈ کے وقفے سے بار بار مروڑ کی طرح اٹھتا ہے، یعنی درد کی ایک لہر سی اٹھتی ہے جو جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

3- **اعصابی درد**۔ یہ درد کم و بیش ہر وقت دھیما دھیما سا رہتا ہے، حرکت سے اس کا احساس کم ہو جاتا ہے، آرام کی حالت میں احساس بڑھ جاتا ہے۔

4- **مخاطی درد**۔ اس تحریک میں درد تو نہیں ہوتا، بلکہ گلٹیاں، رسولیاں، موہکے، اور کینسر ہوتا ہے۔

دواؤں اور نبضوں کے نمبر

ایک نمبر کا مطلب عضلاتی مخاطی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

دو نمبر کا مطلب عضلاتی قشری دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

تین نمبر کا مطلب قشری عضلاتی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

چار نمبر کا مطلب قشری اعصابی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

پانچ نمبر کا مطلب اعصابی قشری دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

چھ نمبر کا مطلب اعصابی مخاطی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

سات نمبر کا مطلب مخاطی اعصابی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

آٹھ نمبر کا مطلب مخاطی عضلاتی دوا ہے اور یہی نبض اور غذا ہو گی۔

دواؤں اور نبضوں کے مرکب نمبر

مخاطی عضلاتی اور عضلاتی مخاطی نبض اور دوا و غذا کا نمبر 81 ہو گا۔

عضلاتی قشری اور قشری عضلاتی نبض اور دوا و غذا کا نمبر 23 ہو گا۔

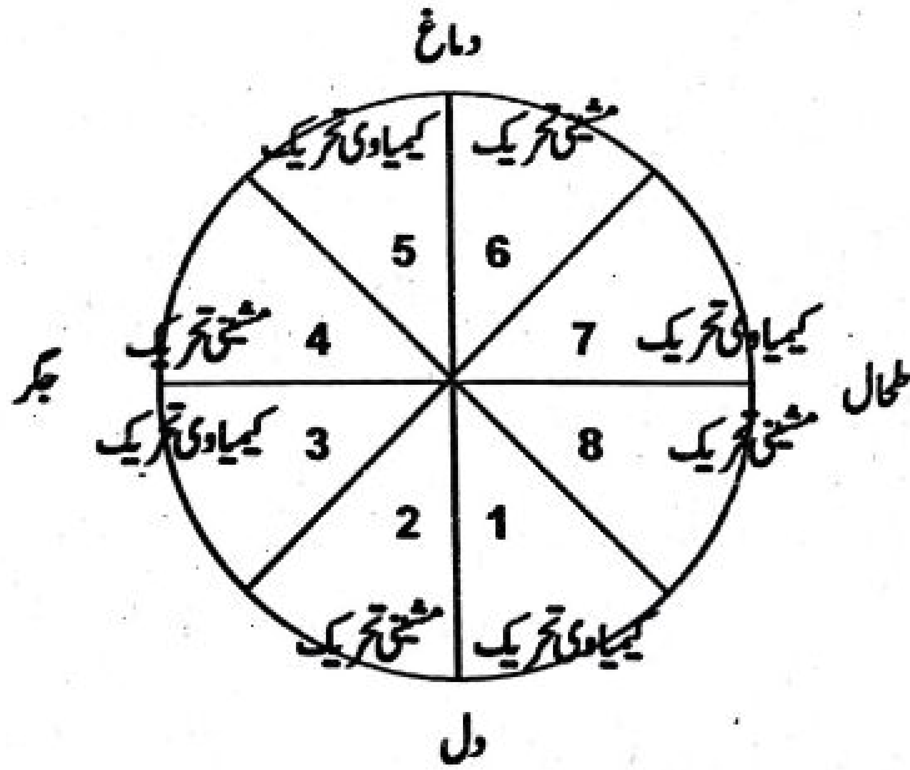
قشری اعصابی اور اعصابی قشری نبض اور دوا و غذا کا نمبر 45 ہو گا۔

اعصابی مخاطی اور مخاطی اعصابی نبض اور دوا و غذا کا نمبر 67 ہو گا۔

یہ جو دو، دو، دوائیں اکٹھی کر دی گئی ہیں، ان میں سے ایک اپنے سے اگلے عضو کی

مقوی اور دوسری محرک دوا ہے مثلاً 45 نمبر کو لے لیں اس سے چار نمبر دوا اپنے سے اگلے عضو دماغ کی مقوی اور پانچ نمبر محرک دماغ دوا ہے، اسی طرح بوقت ضرورت مرکب نمبر بھی استعمال کریں، تمام کیمیاوی تحریک کی دوائیں اپنے عضو کی محرک ہوتی ہیں اور تمام مشینی تحریک کی دوائیں اپنے سے اگلے عضو کی مقوی ہوتی ہیں۔

کیمیاوی اور مشینی نمبروں کا چارٹ



اس چارٹ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں یہ تشخیص میں نہایت کام آنے والا ہے۔

عضو رئیس کی تشریح

رئیس کے معنی ہیں بڑا، جیسے محلے میں ایک بڑا ہوتا ہے، جس کے ذمہ کچھ اہم نوعیت کے کام ہوتے ہیں، جو اس کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا، اپنے اپنے علاقے میں اُس بڑے کے مختلف نام ہیں، جیسے پنجاب کے دیہاتوں میں اسے نمبردار، قصبوں میں چیئر مین، شہروں میں کونسلر اور میئر، سندھ کے علاقوں میں رئیس اور وڈیرا، بلوچستان اور سرحدی علاقوں میں اسے سردار کہتے ہیں، اسی طرح انسانی جسم کے علاقوں میں دل، جگر، دماغ اور طحال کہتے ہیں، جو اپنی اپنی حدود میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں، ان سب کے مل کر نظم و نسق سنبھالنے سے جسم کی گاڑی رواں دواں ہے اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے فرائض میں کوتاہی کر دے تو اس کا اثر دوسرے اعضاء رئیسہ پر بھی پڑتا ہے، اور یوں انسانی گاڑی بیمار ہو جاتی ہے، متاثرہ عضو رئیس کا فعل درست کر دینے سے گاڑی پھر چل پڑتی ہے، ان چاروں اعضاء رئیسہ کے ساتھ ایک دوسرے کی تعلق داری ہے، جیسے دل کا تعلق ایک طرف طحال و غدد جاذبہ سے ہے اور دوسری طرف جگر و غدد ناقلہ سے ہے، اسی طرح جگر کا تعلق ایک طرف دل سے ہے تو دوسری طرف دماغ سے ہے، جگر دل سے رسد حاصل کر کے چلتا ہے، اور خود دماغ کو رسد دے کر چلاتا ہے، دماغ، جگر سے رسد حاصل کر کے چلتا ہے تو طحال کو خوراک مہیا کر کے اسے چلاتا ہے، اسی طرح طحال غدد جاذبہ کے ذریعے خون کو دل کی طرف جذب کر کے بھیجتی ہے، ان سب اعضاء رئیسہ (چاروں) کا آپس میں رابطہ ہے، جو

اسی طرح ہمیشہ سے سسٹو میٹک طریقہ سے چل کر جسم کو صحت مندر کھے ہوئے ہے، اگر ان میں سے کسی ایک بھی عضو کو اپنی غذا کم ملے جو وہ پچھلے عضو سے حاصل کرتا ہے تو اس کا فعل کمزور ہو کر جسم میں مرض پیدا کر دے گا، اگر کسی ایک عضو نے اپنے سے اگلے عضو کو خوراک کم مہیا کی تو اس کے فعل میں کسر وانکسار واقع ہو کر جسم میں مرضی کیفیات پیدا ہو جائیں گی، اگر تمام اعضاء رئیسہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم رابطہ نہ رکھیں تو جسم مرض میں مبتلا رہے گا، نسیجی دوران خون کے مطابق کسی بھی ایک عضو رئیس کا تعلق یا تو پچھلے عضو سے ہوتا ہے، جدھر سے خون چل کر اس کی طرف آ رہا ہے، یا اس کا تعلق اپنے سے اگلے عضو کی طرف ہوتا ہے، جس کی طرف یہ خود خون بھیج رہا ہے، جب یہ پچھلے عضو سے خون حاصل کر رہا ہوتا ہے تو اپنے فعل کو تیز کر کے اپنی متعلقہ خلط پیدا کر کے خون میں جمع کرتا ہے، اور جب یہ اگلے عضو کو خوراک مہیا کر کے اسے چلاتا ہے تو اپنی متعلقہ خلط کا اخراج بھی شروع کر دیتا ہے، یہ اعضاء رئیسہ کا آپس میں تعلق ہے یہ سب ایک خاندان کی طرح ایک دوسرے سے تعاون کر کے جسم کی گاڑی چلاتے ہیں۔

ہر عضو شریف کی ساخت میں چار بافتوں میں سے کوئی ایک زیادہ ہوتی ہے اور وہ اسی قسم کی دوا یا غذا سے زیادہ متاثر ہو کر صحت و مرض کا باعث بنتا ہے اس لئے خواہ عضو رئیس ہو یا عضو شریف ہو اس کی فزیالوجی کا علم آپ کو آنا چاہیئے۔ اشرف شاکر

مادے اور کیفیات

ہر عضو رئیس کا ایک مادہ ہے اور ہر مادے کی ایک کیفیت ہے، ہر کیفیت ایک فعل کی ذمہ دار ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1- عضلاتی مادہ۔ مرکز اس کا دل اور کیفیت اس کی خشکی ہے، دل کے تمام ارادی اور غیر ارادی عضلات اس کے تحت کام کرتے ہیں۔

جب ہم عضلاتی تحریک کا لفظ استعمال کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا، کہ دل نے اپنا فعل تیز کر دیا ہے، جس کے نتیجہ میں جسم (خون) میں خشکی (ریاح) بڑھ جائے گی۔

2- قشری مادہ۔ مرکز اس کا جگر اور کیفیت گرمی ہے، اس کے تحت تمام جسم کے غدد ناقلہ کام کرتے ہیں۔

جب ہم قشری تحریک کا لفظ استعمال کریں گے تو اس کا یہ مطلب ہوگا، کہ جگر کا فعل تیز ہو گیا ہے، جس کے نتیجہ میں جسم (خون) میں گرمی (صفراء) بڑھ جائے گی۔

3- اعصابی مادہ۔ مرکز اس کا دماغ اور کیفیت اس کی تری ہے، تمام جسم کے خبر رساں اور احساس رساں اعصاب اس کے تحت کام کرتے ہیں۔

جب ہم اعصابی تحریک کا لفظ استعمال کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا، کہ دماغ کا فعل تیز ہو گیا ہے، جس کے نتیجہ میں جسم (خون) میں تری (بلغم) بڑھ گئی ہے۔

4- مخاطی مادہ۔ مرکز اس کا طحال اور کیفیت سردی ہے، اس کے تحت تمام جسم کے غددِ جاذبہ کام کرتے ہیں۔

جب ہم مخاطی تحریک کا لفظ استعمال کریں گے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ طحال کا فعل تیز ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں جسم (خون) میں سردی (سوداء) بڑھ گئی ہے۔

تحریک، تحلیل، تسکین، تخدیر

درج اوپر چار اصطلاحات علاج کے دوران عام استعمال ہوں گی، اچھی طرح ذھن نشین کر لیں، جس عضو میں تحریک ہو گی دوران خون کے مطابق اُس کے پیچھے والے عضو میں تحلیل اور اُس کے پچھلے عضو میں تسکین اور اس کے پچھلے عضو میں تخدیر ہوتی ہے اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔

تحریک

تحریک کا مطلب حرکت کرنا ہے، جس عضو کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس میں تحریک ہے اس کا فعل تیز گا، جس عضو کا فعل تیز ہوگا، وہاں خون کی توجہ زیادہ ہوتی ہے، یعنی وہاں آکر خون کا اجتماع ہو رہا ہوتا ہے، خون بار بار اس عضو تک پہنچ کر زوردار ٹھوکر لگاتا ہے خواہ یہ ردعمل کے طور پر ہو یا عمل کے طور پر، بار بار کی ٹھوکر اور توجہ سے وہ عضو اپنے فعل کو تیز کر دیتا ہے، اور اس کی متعلقہ خلط زیادہ مقدار میں پیدا ہو کر خون میں جمع ہونے لگتی ہے، جو خلط خون میں زیادہ ہوگی، اسی کی علامات پیدا ہو جائیں گی، مثلاً جگر کا فعل تیز ہو تو صفراء زیادہ پیدا ہو کر خون میں رکنے لگتا ہے، حتٰی کہ یرقان تک نوبت

پہنچ سکتی ہے، ابتداء میں سوزشی بھر دری کیفیات وعلامات پائی جائیں گی۔

تحلیل

تحلیل کا مطلب ہے حل ہو جانا، پگھل جانا، گھل جانا، ضعف میں آجانا، نسبجی دوران خون کے مطابق جس عضو میں تحریک ہو اُس سے پچھلے عضو میں تحلیل ہوتی ہے، تحلیل والے عضو میں سے خون بڑی تیزی سے گذر کر تحریک والے عضو کی طرف جارہا ہوتا ہے، اس کے تیزی سے گذرنے کی وجہ سے متعلقہ عضو میں حرارت (ضعف کا دوسرا نام ہے) بڑھ جائے گی، نتیجتاً وہ عضو کمزور ہو جائے گا، اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے تو یہ عضو حرارت کی زیادتی سے پھیل جائے گا، مثلاً اگر جگر میں تحریک ہو تو دل میں تحلیل ہوگی، اور جگر کی مسلسل تحریک کی وجہ سے خون دل میں سے بہت تیزی سے ایک عرصے تک گذرتا رہتا ہے، اس کے نتیجہ میں پہلے مریض گھبراہٹ کی شکایت کرے گا، پھر دوسرے درجہ میں سانس پھولنے لگے گا، اس وقت اگر خون کا نچلا دباؤ 100 سے اوپر ہو جائے تو دل کا پھیل جانا تشخیص کیا جائے گا، اگر خون کا نچلا دباؤ 130 ہو جائے تو کسی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

دوسرے درجہ سے بڑھ کر تحلیل کی وجہ سے ٹانگیں درد کرنے لگیں گی، اسکے بعد خون کا نچلا دباؤ بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اوپر کا کم ہو جائیگا، اس وقت اگر ایکسرے کروایا جائے تو دل بڑھا ہوا ہوگا، دل گرمی (تحلیل) کی زیادتی کی وجہ سے اپنے حجم میں پھیل جاتا ہے۔

تسکین

تسکین کا مطلب ساکن ہو جانا یا ٹھہر جانا ہے، تحلیل والے عضو سے پچھلے عضو میں تسکین ہوگی، اور خون تسکین والے عضو سے چل کر تحریک والے عضو کی طرف جا رہا ہوتا ہے، اس کی حالت یہ ہوتی ہے جیسے خون تحریک والے عضو کی طرف ابھی ابھی چل کر گیا ہے، یہاں سے خون کو گئے ہوئے ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا ہوتا ہے، اس کی مثال یوں لے لیں کہ چار کمرے ہیں، ان میں سے ایک کمرے میں کسی تقریب کی تیاری ہے مثلاً رسم حنا ہے، تو دلہن ایک نمبر کمرے میں موجود ہے وہاں سے اٹھ کر دو نمبر کمرے میں تیار ہونے کیلئے آجاتی ہے یہاں میک اپ کیا جاتا ہے، پرفیوم استعمال کیا اور تیسرے کمرے میں سے گذرتے ہوئے چوتھے کمرے میں پہنچ گئی ، دوسرے کمرے میں پرفیوم کی تھوڑی سی خوشبو ہوگی، اس کی نسبت تیسرے کمرے میں خوشبو زیادہ ہوگی، اور چوتھے کمرے میں تو وہ خود مجسم خوشبو موجود ہے، پہلا کمرہ تحذیر کا کمرہ ہے دوسرا تسکین کا، تیسرا تحلیل کا، اور چوتھا تحریک کا ہے، خوشبو کو خون سمجھ لیں اور غور فرمائیں کہ دوسرے کمرے میں خوشبو کا ہلکا سا عکس ہے، تیسرے میں زیادہ اور چوتھے میں سب سے زیادہ ہے، تسکین والے عضو کی مثال دوسرا کمرہ ہے جو بتاتا ہے کہ یہاں خوشبو کا کچھ نہ کچھ وجود باقی ہے میرا خیال ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی۔

تسکین والے عضو سے خون کو گئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہوتا ہے۔

تخدیر

تخدیر کا مطلب ہے سن ہو جانا، ٹھہر جانا، یہ لفظ خدر سے نکلا ہے، تسکین والے عضو سے پچھلے عضو میں تخدیر ہوتی ہے، اس عضو سے خون کو تحریک والے عضو کی طرف گئے ہوئے کافی عرصہ گذر چکا ہوتا ہے، جیسے ایک نمبر کمرے میں سے دلہن کو گئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے، دوسری مثال یہ ہے کہ قشری تحریک ہو تو دماغ میں تخدیر ہوتی ہے، مثلاً دماغ کو اپنے افعال قائم رکھنے کیلئے پچیس فی صد خون کی ضرورت ہے، لیکن اگر اسے تخدیر کی وجہ سے پندرہ فی صد خون ملے تو اسے اپنے افعال جاری رکھنے میں دقت پیش آئیگی، اسے دس فی صد خون کم مل رہا ہے تو اس کے افعال لازمی متاثر ہوں گے، اگر اسے پندرہ فی صد سے بھی کم خون ملے تو اس کی بقا بھی خطرے میں پڑ جائے گی، اس طرح اس کے افعال متاثر ہو کر اس کی ساخت بھی مجروح ہونے لگتی ہے، اس کی مرضی حالت میں پٹھے سن ہو جانا، نسیان وغیرہ جیسی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

تخدیر کو مزید سمجھنے کیلئے پانی کی ٹھنڈک کو تسکین اور برف (اس کی جمی ہوئی حالت) کو تخدیر کہیں گے، حالانکہ برف سردی کی زیادتی سے پانی کی جمی ہوئی حالت ہے، جب اسے حرارت دی جائے تو تحلیل ہو کر پھر پانی بن جاتا ہے۔

علم حاصل کرو خواہ کہیں سے بھی حاصل ہو، مطالعہ کیا کرو خواہ کوئی بھی کتاب ہو اس سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے، مطالعہ سے دماغ بھی تیز ہو جاتا ہے۔

مقامات کی فعلی حالت

1- تحریک کے مقام پر خشکی ہوگی، یہ یا تو خشکی سردی (عضلاتی مخاطی) سے ہوگی یا خشکی گرمی (عضلاتی قشری) سے ہوگی، جہاں بھی تحریک ہوگی یہی دو کیفیات پائی جائیں گی، اول تحریک کیمیاوی، دوم تحریک مشینی ہوگی۔

2- تحلیل کے مقام پر ہمیشہ گرمی پائی جائے گی، یہ یا تو گرمی خشکی (قشری عضلاتی) سے ہوگی یا گرمی تری (قشری اعصابی) سے ہوگی جہاں بھی تحلیل ہوگی، یہی دو کیفیات پائی جائیں گی، اول تحلیل کیمیاوی، دوم تحلیل مشینی ہوگی۔

3- تسکین کے مقام پر ہمیشہ تری پائی جائے گی، یہ یا تو تری گرمی (اعصابی قشری) سے ہوگی یا تری سردی (اعصابی مخاطی) سے ہوگی، جہاں بھی تسکین ہوگی یہی دو کیفیات پائی جائیں گی، اول تسکین کیمیاوی، دوم تسکین مشینی ہوگی۔

4- تخدیر کے مقام پر سردی پائی جائے گی، یہ یا تو سردی تری (مخاطی اعصابی) سے ہو گی یا سردی خشکی (مخاطی عضلاتی) سے ہوگی، جہاں بھی تخدیر ہوگی یہی دو کیفیات پائی جائیں گی، اول تخدیر کیمیاوی، دوم تخدیر مشینی ہوگی۔

اس کتاب کے ایک ایک لفظ کو سمجھ کر پڑھیں اگر آپ کی عقل میں آ گیا تو یہ واقعی آپ کے مطب کیلئے کلیدی حیثیت کی حامل ہوگی۔

کچھ وضاحتیں

1- عضلاتی مادے سے مراد خون میں ریاح کا بڑھ جانا ہے، طب یونانی میں اسے یابس یا یبوست کہتے ہیں، یبوست سے مراد خشکی ہے۔

2- قشری مادے سے مراد خون میں صفراء کا بڑھ جانا ہے، طب یونانی میں اسے حار یا حرارت کہتے ہیں، حرارت سے مراد گرمی ہے۔

3- اعصابی مادے سے مراد خون میں رطوبات کا بڑھ جانا ہے، طب یونانی میں اسے رطب یا رطوبت کہتے ہیں، رطب یا رطوبت سے مراد تری (بلغم) ہے۔

4- مخاطی مادے سے مراد خون میں سوداء کا بڑھ جانا ہے، طب یونانی میں اسے بارد یا برودت کہتے ہیں، برودت سے مراد سردی ہے۔

طب یونانی کی بنیاد ان ہی چار اخلاط، ریاح، صفراء، بلغم، اور سوداء پر ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کے مطابق اخلاط کی تشریح

1- ریاح کا تعلق دل سے ہے، یہی اس کا منبع و مبداء ہے۔

2- صفراء کا تعلق جگر سے ہے، یہی اس کا منبع و مبداء ہے۔

3- بلغم کا تعلق دماغ سے ہے، یہی اس کا منبع و مبداء ہے۔

4- سوداء کا تعلق طحال سے ہے، یہی اس کا منبع و مبداء ہے۔

ریاح کا مزاج خشک، صفراء کا مزاج گرم، بلغم کا مزاج تر اور سوداء کا مزاج سرد ہے۔

لہٰذا جسم انسانی خشکی، گرمی، تری، سردی سے مرکب ہے، ان ہی میں سے کوئی مادہ بڑھ کر یا کم ہو کر مرض کا باعث بنتا ہے، اسی کمی بیشی کو درست کر دینے کا نام صحت ہے۔

ان چاروں کیفیات کا اثر خون پر ہوتا ہے، اور خون شریانوں کے ذریعے ایک مخصوص شریان (نبض) میں پہنچتا ہے، اس کے ذریعے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خون میں خشکی بڑھ گئی ہے یا گرمی، تری بڑھ گئی ہے، یا سردی بڑھ کر باعث مرض بنی ہے۔

1-اگر خشکی بڑھی ہے تو نبض عضلاتی مادے کا اظہار کرے گی۔

2-اگر گرمی بڑھی ہے تو نبض قشری مادے کا اظہار کرے گی۔

3-اگر تری بڑھی ہے تو نبض اعصابی مادے کا اظہار کرے گی۔

4-اگر سردی بڑھی ہے تو نبض مخاطی مادے کا اظہار کرے گی۔

یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر فعلی مادے کا تعلق اپنے سے اگلے یا پچھلے عضو سے ضرور ہوتا ہے.

اس کے علاوہ مزید تشخیص کیلئے مریض کی شکل وصورت دیکھ کر اُس کا اصل مزاج ذھن میں رکھیں یہ جانچنے کیلئے نبضوں کا بیان صفحہ نمبر 138 پر پڑھیں۔

مثال کے طور پر مریض کی شکل وصورت قشری ہے لیکن نبض دیکھنے سے اس میں مخاطی مادہ پایا جاتا ہے تو یہ اُس بیماری کا ردعمل ہوگا، ردعمل کی مدد کرنا ہی صحت ہے، یہ سب باتیں تجربے اور عملی پریکٹس سے رفتہ رفتہ سمجھ میں آجائیں گی، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کوئی بھی پہلے دن ہی نباض نہیں بن جاتا، محنت کرنے سے پھل ضرور ملے گا۔

وہ اللہ تعالیٰ عزوجل کسی کی محنت نہیں رکھتا

ایک اعلان

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو صبح دس بجے سے بارہ بجے تک 29/B وارث کالونی نزد چونگی ملتان روڈ، وحدت روڈ لاہور ہیلتھ کیئر کلینک پر فن کے متلاشیوں کیلئے ماہانہ اجلاس ہوتا ہے، جس میں بہت سے حکماء اور ڈاکٹر صاحبان تشریف لاتے ہیں، اگر آپ بھی کچھ نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کے بارے میں جاننا چاہیں تو تشریف لے آئیں، وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رہے۔

کام کی بات

اچھا حکیم بننے کیلئے اپنی خوراک کو بہترین رکھنا چاہیے، اس طرح جسم صحت منداور تمام حسیں بیدار رہتی ہیں۔

جو حکیم پریشان حال، غمگین رہے اور اپنی خوراک پر توجہ نہ دے گا، وہ اپنی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

تیس سال کی عمر کے بعد ہر شخص کو اپنی غذا پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ورنہ بڑھاپا قبل از وقت وارد ہو جائے گا۔

اس دور عزیز میں ہر کھانے والی چیز میں کیمیکلز کی بھرمار ہے اسلئے ریشہ دار سبزیاں کھائیں۔

اچھی صحت کیلئے صبح کی سیر پچاس فیصد امراض سے بچائے رکھتی ہے۔

عمل اور ردعمل

علاج کے معاملہ میں عمل اور ردعمل کو بڑی اہمیت حاصل ہے، جب ہم کوئی بھی چیز کھاتے ہیں، بے شک وہ غذا ہو، دوا ہو، پھل ہو، غم ہو، خوشی ہو، یہ سب عمل کی صورتیں ہیں، چاہے نظام ہضم میں داخل ہوں یا خون میں داخل کی جائیں، یا ان کو کیفیاتی و نفسیاتی طور پر جسم پر وارد کیا جائے، تو جسم میں جاتے ہی جو کیمیاوی عمل ہوگا، وہ عمل کہلائے گا، جیسے چائے پینے سے جسم میں ایک قسم کی حرارت اور توانائی محسوس ہوتی ہے، فریج کے ٹھنڈے پانی کی مثال لے لیں، سب سے پہلے منہ سے لے کر معدے تک ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے، کوئی چٹ پٹی چیز کھانے سے منہ کرارہ اور لذت سی محسوس ہوتی ہے، یہ سب عمل کی صورتیں ہیں۔

جسم میں کوئی بھی چیز داخل ہونے کے بعد ابتدائی تبدیلی کس قسم کی پیدا کرتی ہے، یہ وہ ابتدائی حالت جو پہلی سے قطعی مختلف ہوتی ہے، اسے کھانے سے انسان اپنے اندر جس تبدیلی کا فوری احساس کرے عمل کہلاتی ہے۔

اس کے بعد وہ شے جو جسم میں داخل کی گئی تھی، وہ ہضم و جذب ہو کر خون میں اپنے کیا اثرات چھوڑتی ہے، کیا وہ اس کے مزاج کے مطابق تھے؟ اگر مخالف ہیں تو یہی ردعمل ہے دل کے فعل کو تیز کرنا ہے، یہ ردعمل ہے، یعنی آپ نے چائے پینے سے جو حرارت اور توانائی محسوس کی اُس نے خون میں شامل ہو کر جو اثرات چھوڑے وہ بھلے ہوں یا بُرے وہ بھی آپ نے دل پر محسوس کئے کہ اُس نے دل کی رفتار کو تیز کیا یہ اس کا ردعمل ہے، یا نمک کو لے لیں جب یہ منہ میں داخل کیا جاتا ہے، تو نمکین مزہ دیتا ہے، غذا کو

ہضم کرنے میں ایک حد تک مددگار ہے، یہ اسکا عمل ہے، خواہ جسم کو اس سے نفع پہنچے یا نقصان، اور خون کو پتلا کر کے عروق میں آسانی سے گذارنا اس کا فعل اور نبض کو تیز کرنا اس کا ردعمل ہے، اسی طرح فریج کا پانی پینے سے فرحت وتازگی پیدا ہونا، اور وقتی طور پیاس کو ختم کرنا اس کا عمل ہے اور جلد ہی دوبارہ پیاس لگانا اس کا ردعمل اول ہے اور اپنی کیفیت سے خون پر اثر انداز ہو کر اُسے گاڑھا کرنا اس کا ردعمل ثانی ہے، یہ الگ بات ہے کہ جسم کو اس سے نفع حاصل ہوا یا نقصان، اسی طرح چٹ پٹی غذا کا کھانا مزے دار محسوس ہوتا ہے، اور ایک قسم کی لذت سی محسوس ہوتی ہے، جیسے کسی خواہش کی تکمیل ہوگئی ہو، اور پیٹ بھر جانا عمل ہے، اسی غذا کے چٹ پٹے مصالحوں کا معدے کی اندرونی غشاء مخاطی پر اثر انداز ہونا یا السر پر اثر انداز ہو کر بڑھا دینا اس کا فعل اور ردعمل کے طور پر خون میں صفراء بڑھ کر دل کی دھڑکن تیز کرنا یا گھبراہٹ پیدا کرنا اس کا ردعمل ہے اتنی مثالیں دے کر سمجھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ عمل اور ردعمل کو اچھی طرح ذھن نشین کرلیں۔

عمل یا ردعمل کی ایک اور مثال: علاج کے دوران یہ دو لفظ نہایت اہمیت کے حامل ہیں، عمل مادہ مرض ہوتا ہے اور ردعمل مادہ صحت ہوتا ہے، لیکن جب عمل کو کم نہ کیا جائے تو ردعمل بھی بڑھ کر مرضی علامات پیدا کر دیتا ہے، اصل کام اس کی تشخیص ہے، اس کی تشخیص کیلئے ہر مرض کی پتھیالوجی کا جاننا نہایت ضروری ہے، ایک مثال ہے کہ ٹائیفائیڈ بخار آنتوں کی سوزش وورم کی وجہ سے ہوتا ہے، جب ہمیں اس بات کا علم ہوگا تو ہمارا نبض دیکھنے کا انداز ہی بدل جائے گا ہم صرف بخار سمجھ کر نبض کی رفتار کی

تیزی کی بجائے آنتوں کے مقام پر سوزش وورم بھی تلاش کریں گے، یا یہ سمجھ لیں کہ جب کبھی بخار کا مریض آئے تو ہمیں چاہیئے کہ نبض میں معدہ اور آنتوں کی صورتحال معلوم کریں اگر نبض آنتوں کی سوزش وورم بتاتی ہے تو یقیناً ٹائیفائیڈ بخار ہے اور ہم **To The Point** دوا دیں گے ٹامک ٹوئیاں نہیں ماریں گے ہم اس مریض کیلئے کرنجواہ، آملہ، پھٹکڑی تجویز نہیں کریں گے کیونکہ یہ ورم کو کینسر میں تبدیل کردے گی، مجرم کون؟ یقیناً آپ ہیں!! کیونکہ آپ نے رٹا رٹایا نسخہ دے دیا حالانکہ ٹائیفائیڈ بخار فقط آنتوں کا سوزش وورم ہے جس کیلئے ہم صرف اعصابی ادویہ واغذیہ تجویز کر کے مرض دور کریں گے، اس کے علاوہ ٹائیفائیڈ بخار کے ساتھ لرزہ بالکل نہیں ہوتا، مزمن حالت میں منہ کا ذائقہ کڑوا رہنے لگتا ہے علامات سے بھی ہم تشخیص مکمل کر سکتے ہیں، کتنی بڑی تحقیق ہے کہ ٹائیفائیڈ بخار کی ہمارے پاس صرف اعصابی دوا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں، سوچو کتنے بھروسے کا کام ہے، نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری کتنی بڑی سچائی ہے!!

اسی طرح ملیریا بخار سکون عضلات سے شروع ہو کر تحذیر عضلات اور خلطی طور پر صفراء کی کمی کا بخار ہے تحریک اعصابی مخاطی سے لے کر عضلاتی مخاطی تک ہوتی ہے ہر تحریک کی علامات میں کچھ نہ کچھ فرق پایا جاتا ہے، جب اعصابی مخاطی تحریک سے ملیریا ہو تو معمولی سردی لگتی ہے، جب مخاطی اعصابی تحریک سے ملیریا بخار ہو تو سردی بڑھ جاتی ہے، مخاطی عضلاتی تحریک سے ملیریا بخار ہو تو سردی کے ساتھ لرزہ شروع ہو جاتا ہے جو لحاف اوڑھنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن جب عضلاتی مخاطی تحریک تک منازل طے کر لے تو سے ملیریا بخار میں لرزہ شدید ہو جاتا ہے جو رضائی اوڑھنے سے بھی ٹھیک

نہیں ہوتا، **یہ لرزہ کیا ہے؟** ملیریا بخار میں لرزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ یہ بار بار کے جھٹکے لگ کر عضلات حرکت میں آنا چاہ رہے ہیں اور جب ان کی حرکت بدستور ہو جائے تو جسم میں حرارت پیدا ہونے لگتی ہے، بخار تیز ہو جاتا ہے اور جھٹکے (لرزہ) رک جاتے ہیں ایک دو دن بعد بخار میں بھی کمی آنے لگتی ہے کیونکہ جسم کی حرارت پوری ہو چکی ہوتی ہے، بخاروں کے سلسلے میں ایک بات عرض کر دوں کہ ان میں ہمیشہ معدہ کی حالت پر سخت توجہ دیا کریں بخاروں کی اکثر اقسام میں معدے کا تعفن سبب خاص ہوتا ہے، ملیریا بخار کی اقسام کے بارے میں تفصیل آپ نے پڑھی، ان میں جب ابتداء ہوتی ہے تو لرزہ نہیں ہوتا اس وقت تشخیص خاصی مشکل ہوتی ہے علامات لیں اور تشخیص مکمل کریں، ملیریا بخار عمل ہے اور جھٹکے (لرزہ) ردعمل ہیں، کیا خیال ہے عمل اور ردعمل کا مسئلہ سمجھ میں آ گیا یا نہیں؟ امید ہے سمجھ میں آ گیا ہو گا، اسی طرح امراض کی پتھیالوجی آتی ہو تو امراض کو سمجھنے اور علاج کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

ٹائیفائیڈ کے مریض کی نبض جب آنتوں کے مقام (تیسری انگلی) پر اعصابی یا مخاطی مادے کی شرکت ظاہر کرے تو اس کی مدد کر کے ہی اسے صحت کی طرف لوٹانا ہے، قشری نبض عمل ہے اور آنتوں کے مقام پر اعصابی یا مخاطی نبض کا چلنا ردعمل ہے، ردعمل کو بڑھانا صحت ہے، ردعمل بڑھانے سے مراد وہی دوا دینا ہے جو ردعمل چل رہا ہو، اگر ردعمل قوی ہو تو صرف اعصابی قشری اور اعصابی مخاطی دوا دینا فوراً صحت کی طرف لوٹا دے گا اگر ردعمل کمزور ہو تو مخاطی اعصابی دوا دیں گے کبھی اعصابی قشری تریاق بھی دینا پڑ جاتا ہے۔

عمل کا علاج بالآمالہ

ایسا کم ہی دیکھنے میں آیا ہے کہ مریض مرض کی علامات شروع ہوتے ہی آپ کے پاس آجائے اگر آجائے تو ابھی ردعمل کی نوبت نہیں آئی ہوتی، یہ نبض خالص عمل کی ہوگی اس کیلئے آپ مریض سے سوالات کر کے معلوم کرسکتے ہیں، کہ مرض کب اور کیسے شروع ہوا ہے، اس کی نبض دیکھ کر قیاس کریں اور تشخیص مکمل کریں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ابھی مرض عمل میں چل رہا ہے تو اسے صرف علاج بالآمالہ کی دوا دیں (لیکن یہ ضروری ہے کہ مرض کی پیتھالوجی آپ کو آنا چاہیئے) یعنی دوران خون کے مطابق اگلے عضو کو تحریک دیں، لیکن مرض کی شدت وخفت کے مطابق کبھی ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ علاج بالضد یا علاج بالجذب کرنا پڑے، اگلے عضو کو تحریک دینا بھی ایک بڑا کام ہے ،اس کیلئے بھی عقل وشعور کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر ایک مریض کا مرض قشری تحریک کا ہے تو اس کے علاج کیلئے قشری اعصابی دوا نہیں دینی ہے، کیونکہ پہلے ہی قشری تحریک ہے جب قشری تحریک ہو تو جگر کا فعل تیز ہوتا ہے، جب آپ قشری اعصابی دوا دیں گے تو تحریک پھر بھی جگر میں ہی رہے گی، جس سے مرض میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوگی، گو صفراء کا اخراج شروع ہو جائے گا لیکن مریض جتنی جلدی صحت کا خواہاں ہوتا ہے ہماری تجویز کی ہوئی دوا کا عمل پانچ فیصد بھی نہیں ہوگا کیونکہ تجویز ہی غلط کی گئی ہے، اس کیلئے اعصابی مخاطی اور اعصابی قشری دوا دیں گے!! پہلی پڑیا ہی اپنا کام دکھاتی ہے، اور مرض فوراً کم ہونے لگتا ہے، جب ہم قشری اعصابی دوا

دیتے ہیں تو جگر میں سے مرض صرف تحلیل کے عمل سے کم ہوتا ہے، لیکن جب ہم اعصابی مخاطی اور اعصابی قشری دوا دیں گے تو تحلیل اور تسکین جگر سے مرض بہت جلد رفع ہو جاتا ہے اور مریض بھی خوش، آپ کی شہرت بھی ہوئی، یہ سب ہم نے تھیوری کے مطابق ہی کیا ہے کہ وجہ مرض کیا تھی؟ صفراء!! تو ہم نے اعصابی قشری دوا سے صفراء کو تحلیل کیا اور اعصابی مخاطی دوا سے جگر میں تسکین پیدا کی جس سے صفراء بننا بالکل ہی بند ہو گیا یا یوں سمجھ لیں کہ اس کے بننے کی شرح صرف پانچ فیصد رہ گئی جس سے مرض رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بشرطیکہ مریض پرہیز کر کے آپ کی مجوزہ غذا کھا کر آپ کے ساتھ تعاون کرے، میرا مشاہدہ ہے کہ مریض پرہیز کرنے سے چڑتا ہے۔

ایک واقعہ: کچھ سال پہلے کسی حوالے سے فیصل آباد سے ایک مریض آیا شوگر اور بلڈ پریشر کا عارضہ تھا، اسے دوا دی اور جب پرہیز بتایا تو کہنے لگا پرہیز کے چارٹ کی ضرورت نہیں ہے نہ تو میں نے گوشت چھوڑنا ہے اور نہ ہی چائے اور سگریٹ چھوڑ سکتا ہوں، میں نے سمجھانے کی بے سود کوشش کی جو کارگر نہ ہو سکی، میں تو اس واقعہ کو بھول چکا تھا ابھی کچھ روز پہلے اٹھارہ سال کا ایک نوجوان آیا نبض دکھائی دوا تجویز کی، پرہیز کا چارٹ دیا تو اس نے تعارف کرایا کہ میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں اور مجھے شوگر ہے، پیٹ ٹھیک نہیں رہتا، انسولین لے رہا ہوں، میں نے اس کو سمجھایا کہ اگر تیرے والد نے اس وقت پرہیز کی ہوتی اور اپنی شوگر کو کنٹرول میں رکھا ہوتا تو تو آج میرے سامنے نہ بیٹھا ہوتا، کی تو باپ نے تھی لیکن بھگتنی بیٹے کو پڑ گئی، صرف اس لئے واقعہ لکھا ہے کہ

جب معمولی سی علامت ظاہر ہو اول اسی وقت مکمل ٹیسٹ کروانے چاہئیں اور پرہیز و دوا بھی کرنی چاہیئے، ورنہ خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ردعمل کا علاج: ردعمل کا علاج کچھ مشکل نہیں ہے، صرف اس کی تشخیص ہی مشکل مسئلہ ہے، مثلاً ایک آدمی بھنا ہوا گوشت پیٹ بھر کر کھاتا ہے، اس کے چند گھنٹوں بعد ہی اسے سخت پیاس لگتی ہے اور وہ پانی کے گلاس پہ گلاس چڑھائے جاتا ہے، گوشت پیٹ بھر کر کھانا عمل تھا، پیاس لگنا ردعمل تھا جسے دور کرنے کیلئے پانی وافر مقدار میں پیا گیا، آپ ایسے مریض کی مدد کیسے کریں گے؟ کہ کوئی ایسی چیز استعمال کرائیں گے جو پیاس دور کرے، اگر پہلے درجہ کا ردعمل ہو تو شربت بزوری، شربت صندل، شکر کا شربت سب سے بہتر ہے کہ یہ کھانے کو بھی جلد ہضم کر دیتا ہے، اگر دوسرے درجہ کا ردعمل ہو تو سادہ پتی کا قہوہ استعمال کرنا چاہیئے مختصر یہ کہ کسی عمل کے ردعمل کے طور پر جسم جس چیز کی طلب کرتا ہے وہی استعمال کرائی جائے یہی ردعمل کی مدد اور صحت ہے۔

علامات سے تشخیص: اگر علم نبض پلے نہ پڑے تو کم از کم علامات مرض آپ کو زبانی رٹی ہوئی ہونی چاہیئں ورنہ گزارا مشکل ہے طب چھوڑ دو تمہارے بس کی بات نہیں ہے، فن طب کے ساتھ ناانصافی نہ کریں۔

مثلاً ایک قشری اعصابی مریضہ آپ کے پاس آتی ہے تو یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیئے کہ اسے لیکوریا لازماً ہوگا حالانکہ دی گئی علامات کے مطابق نبض کچھ خاص مدد نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ ناخنوں کی جڑوں میں ہلالی نشانات پائے جائیں گے، یہ صرف آپ نے اپنی حذاقت پر بھروسہ کر کے ہی مریضہ کو بتلانا ہے کہ آپ کو ہر وقت

کمر درد رہتا ہے کیونکہ قشری اعصابی مریضہ ہو اور اسے لیکوریا نہ ہو، لیکوریا ہو اور کمر درد نہ ہو یہ ہو نہیں سکتا، اس کے علاوہ ورم رحم، حیض بے ترتیب درد کے ساتھ، اگر ورم نہ ہو تو استحاضہ لازمی ہوگا، تو جب آپ اس کو کمر درد کا کہیں گے تو وہ خود بخود اپنے بہت سے دکھڑے رونے لگے گی کیونکہ قشری اعصابی مریض کی یہ خصلت ہے، صرف کمپیوٹر کا بٹن دبانے کی ضرورت ہے پھر تو دنیا جہاں کی خبریں گھر بیٹھے سننی پڑیں گی، یہی آپ نے سیکھنا ہے کہ کس نبض میں کون کونسا مرض لازم ہوتا ہے، یہی حکمت ہے، جیسے قشری عضلاتی عورتوں میں سے نوے فیصد کے پٹھے ضرور دکھتے ہیں، ستر فیصد کو فم معدہ پر سوزش لازمی ہوتی ہے، اسی طرح اور بہت سے ایسے امراض ہیں جن کا مخصوص نبضوں کے ساتھ تعلق واسطہ ہے، یہ آپ کو سوتے جاگتے ہر وقت زبانی یاد ہونے چاہئیں اسی پر آپ کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

مریض کا بیان: امراض وعلامات کے سلسلے میں مریض کے بیان کی بھی بہت بڑی اہمیت ہے، مثلاً آپ مریض کی نبض دیکھ کر اس کو کہتے ہیں کہ آپ کی آنتوں میں السر ہے جس کی وجہ سے کھانا کھاتے ہی باتھ روم کی طرف دوڑ لگانا پڑتی ہے، اس کے علاوہ آپ کی مجموعی صحت بھی ٹھیک نہیں، آپ سرعت ورقت کے مریض ہیں، آپ کی ٹانگیں بھی درد کرتی ہیں، آپ کو پیشاب کے بعد قطرے بھی آتے ہیں، کھانا آپ کو صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتا، اس کے علاوہ بھی آپ اس کے بہت سے امراض کی نشاندہی کر دیتے ہیں، وہ آپ کی تمام باتیں غور سے سنتا رہتا ہے لیکن وہ کہتا ہے حکیم صاحب آپ کی سب باتیں اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن میں تو آپ کے پاس کسی اور ہی مقصد کیلئے

حاضر ہوا ہوں، میں دائمی نزلے کا مریض ہوں مجھے تو بس اس کا علاج چاہیئے ،اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مریض سے سوال و جواب بھی نہایت اہمیت کے حامل ہیں، انہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

ایک نصیحت یہ ہے کہ پانچ وقت نماز پڑھو یہ کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، قبر میں پہلے سوالوں میں سے ایک سوال نماز کا ہی ہوگا، اگر خدانخواستہ آپ نماز نہیں پڑھتے اور زندگی گمراہی میں ہی گزار دی ہے تو اب بھی وقت ہے کہ نمازیں جو قضا ہو چکی ہیں ہر نماز کے ساتھ جتنی ہو سکیں ان کی قضا پڑھتے رہو، وقت زیادہ نہیں لگتا بس ایک عادت بننے کی دیر ہے، اس کے علاوہ جہاں سے بھی علم حاصل ہوا سے سیکھو، روزانہ مطالعہ کی عادت ڈالو، مطالعہ بہت بڑی چیز ہے، مختلف علوم و فنون کا مطالعہ کرو کہیں سے کچھ بھی مل سکتا ہے، اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کو دوست بناؤ کہ یہ کوئی نہ کوئی عقل کی بات بتا دیں گے مجمع میں دوسروں کی غور سے سنو اپنی سنانے کی ضرورت نہیں ہے، اس سے بہت کچھ حاصل ہوگا۔

اب اسی بات کو نبض کی طرف لے کر چلتے ہیں کہ نبض میں دو بلکہ اس سے بھی زیادہ متضاد مادے عمل یا ردعمل کے طور پر کیسے چلتے ہیں، اس سے آپ کو نبض اور مرض کی ماہیت سمجھ کر علاج کرنے میں بڑی سہولت ہو جائے گی، اگر آپ نے اس مسئلے پر مہارت حاصل کر لی تو انشاء اللہ تعالیٰ ﷻ صحیح علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اور یہی فن کی معراج ہے۔

ردعمل کے بارہ میں مزید آگاہی

مثلاً ایک سوزاک کا مریض ہے، پہلے درجہ میں اُسے پیشاب زرد، مقدار میں کم، بار بار ذرا سی جلن کے ساتھ آنے لگتا ہے، جب پیشاب میں جلن محسوس ہو تو ایک عام آدمی بھی خیال کرتا ہے کہ اسے گرمی ہوگئی ہے، تو وہ ٹھنڈا پانی پیتا ہے، دُودھ سوڈا، کچی لسی یا گنے کا رس پیتا ہے، جس سے اُسے عارضی طور پر ہی سہی کچھ سکون محسوس ہوتا ہے، تو وہ ایک سلسلہ جاری کر لیتا ہے، جو بھی ٹھنڈی چیز خیال کرتا ہے اُسے بے دریغ استعمال کرتا ہے، جس سے اُسے جلن میں افاقہ محسوس ہوتا ہے، لیکن جب وہ رات کو کھانا کھاتا ہے تو ظاہر ہے جو بھی گھر میں پکا ہے کھا کر سونے کیلئے لیٹ جائیگا ایک سالن کی وجہ دوم بستر کی گرمی جسم جذب کرے گا، صبح پیشاب پھر جل کر آئیگا یہ جلن پہلے دن سے زیادہ ہوگی تو وہ پہلے دن والی محلول اشیاء بکثرت استعمال کرے گا اور ساتھ ساتھ اپنے دوست احباب سے مشورے کرنے لگتا ہے، جتنے منہ اُتنی باتیں اس کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، بسا اوقات اس چلتے پھرتے علاج سے کام بگاڑ لیتا ہے، اسی طرح تین چار روز گزر جانے پر مرض دوسرے درجہ میں داخل ہو جاتا ہے، اس درجے میں شدید جلن اور پیپ شروع ہو جاتی ہے، مریض نہایت پریشان ہو جاتا ہے، زندگی کو موت پر ترجیح دیتا ہے، اب معالج کی ضرورت محسوس کرتا ہے، جب مریض آپ کے پاس آتا ہے تو نبض دیکھنے پر فی منٹ رفتار کم اور اس میں مخاطی مادہ پایا جاتا ہے، کیوں کہ مریض نے بکثرت ٹھنڈی اور محلول اشیاء استعمال کی ہیں، جن سے پیشاب زیادہ آ کر حرارت

جسم کم ہوئی، اور دوسرا اغذیہ واشربہ کے استعمال سے مخاطی مادہ پیدا ہو گیا، یہی وقت ہے آپ کی حذاقت کے امتحان کا، اگر ذرا غور فرمائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا، کہ سوزاک قشری تحریک کی علامت تھا، اور یہ عمل تھا، مریض نے ٹھنڈی اشیاء استعمال کر کے حرارت جسم کم کر لی ردعمل کے طور پر خون کی حرارت کم ہوئی نبض مخاطی مادے کا اظہار کرنے لگی، سوزاک قشری تحریک سے ہوتا ہے اور نبض میں جو مخاطی مادہ چل رہا ہے یہ ردعمل ہے اور اسی ردعمل کی مدد کر کے (اعصابی قشری سے اعصابی مخاطی ادویہ دیں) مریض کو صحت کی طرف لانا حکمت ہے۔

نبض میں چوتھی انگلی پر سوزاک کا اشارہ ملتا ہے، چوتھی انگلی پر قشری شدید اور باقی نارمل چل رہی ہوتی ہے، اب آپ نے چوتھی انگلی چھوڑ کر باقی نبض کی فی منٹ رفتار نوٹ کرنی ہے، گھڑی کی سیکنڈ کی سوئی کے ساتھ شمار کر لیں، مخاطی نبض کی فی منٹ رفتار چالیس 40 سے پینتالیس 45 ہوتی ہے، بلکہ بعض اوقات اس سے بھی کم ہوتی ہے، اگر آپ پچاس 50 سے پچپن 55 تک شمار کریں تو اصل نبض قشری ہے، اور ردعمل کے طور پر اس میں مخاطی مادہ پیدا ہو گیا ہے، اس میں تشخیص کے حوالے سے دوسری بات یہ ہوگی کہ چوتھی انگلی پر نبض کی فی منٹ رفتار قشری 70,80 ہوگی، اب مریض سے سوالات کر کے اپنی تشخیص مکمل کر لیں۔

اگر قرحہ بن گیا ہو تو نبض کی رفتار نارمل ہوگی، مریض سے استفسارات کے ذریعے تشخیص مکمل کرنی ہوگی۔

ایک اور مثال: ہیضہ میں قے اور دست آ کر حرارت جسم نہایت کم ہو جاتی ہے، تو

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ کوئی بھی دوا استعمال کئے بغیر بخار چڑھ جاتا ہے، اور آپ کو یاد ہوگا کہ بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ جب ہیضہ کے مریض کو بخار ہو جائے تو یوں سمجھ لیں کہ اب اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں۔

بعض اوقات کیا بسا اوقات یہ ہوتا ہے، کہ جب کسی فرد کو ہیضہ ہو جائے تو گھر والے سونف پودینے کا قہوہ پلانے لگتے ہیں، اس طریقہ سے بھی جسم گرم اور نبض ایک حد تک تیز ہو کر علامات میں کمی ہو جاتی ہے، لیکن اگر یہ مریض آپ کے پاس آ گیا تو اس کی نبض بائیں طرف معدے کے مقام پر خاموش ہوگی، کیوں کہ ہیضہ خاص طور پر معدے کے عضلات کے سکون کی علامت ہے، اب ایسی حالت میں اگر مریض نے کوئی ایسی شے کثرت سے کھالی، جیسے گرمیوں میں تربوز کثرت سے کھا لینا، تو یہ علامت ظاہر ہو جاتی ہے، گرمیوں کے موسم میں ایک عام آدمی کم و بیش تیس گلاس پانی پی لیتا ہے، جس سے پسینہ آ کر حرارت جسم کم ہو جاتی ہے، اوپر سے اگر تربوز کھا لیا جائے تو خود خیال کریں کہ معدے کا کیا حال ہوگا؟ یہ اشیاء کھانا ایک فعل تھا، معدہ حرارت کی کمی کیوجہ سے اس غذا کو ہضم کرنے میں ناکام ہو گیا یہ عمل تھا جو غلط ہو گیا اب معدے کے عضلات جب ردعمل کے طور پر اپنی حرکات تیز کرتے ہیں تو کھائی ہوئی متعفن غذا قے اور دست کے ذریعے نکلنے لگتی ہے، اس کے ساتھ اور مادے بھی نکل جاتے ہیں، جن میں صفراء بھی کافی مقدار میں نکل جاتا ہے، اور حرارت جسم اتنی کم ہو جاتی ہے کہ مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے، اگر آپ ہیضے کے مریض میں جو بخار ہو جاتا ہے اس کی مدد کر کے اور چڑھا دیں تو عضلاتی قشری اور قشری عضلاتی ادویہ وقہوہ جات دیں ردعمل کی مدد ہو کر مریض تندرست ہو جائیگا۔

نوٹ: سردیوں کے موسم میں قشری نبض میں ردعمل کے طور پر قشری مادہ اور گرمیوں کے موسم میں مخاطی مادہ پیدا ہوا کرتا ہے۔

مرض کی ماہیت کو سمجھ کر ردعمل کی مدد کر کے صحت بحال کرنا گویا ایک تھیوری قرار پا گئی۔

ایک تنبیہ: کلید مطب میں مزاج کے حوالے سے مریضوں کے نین نقوش لکھ کر کافی حدتک واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر نبض دیکھنے میں کچھ غلطی کا امکان رہے تو مریض کی شکل وصورت دیکھ کر مزاج کے بارے میں حتمی رائے قائم کر لی جائے اور مزید یہ کہ اس سے سوالات کر کے تشخیص مکمل کر لی جائے، اس کے علاوہ جب بھی آپ آنے والی مریضہ کی شکل وصورت سے یہ اندازہ لگائیں کہ یہ قشری اعصابی یا اعصابی قشری مریضہ ہے تو اس کی نبض اس کے بیٹھتے ہی فوراً دیکھ لیں کیونکہ اس مریضہ میں خون کی کمی ہوتی ہے اگر آپ نے اسے بیٹھنے کی مہلت دے دی تو کمئ خون کی وجہ سے اس کی نبض کا قرع نہایت ضعیف لگے گا اور آپ محض ٹامک ٹوئیاں مارتے رہ جائیں گے، ایسی مریضہ جب چل کر آئی ہوتی ہے تو اس کے چل کر آنے کی وجہ سے اس کا دوران خون تیز ہوتا ہے اور نبض (مخصوص شریان) میں سے بھی وہی تیز دورہ والا خون گذر رہا ہوتا ہے اس سے آپ کیلئے مرض تشخیص کرنا آسان ہو جائے گا، یہ میرا ایجاد کردہ کلیہ ہے جو ننانوے فیصد درست ثابت ہوا ہے، کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے یہ بالکل درست بات ہے نہ جانے آپ بھی اپنی آسانی کیلئے کیا کیا طریقے ایجاد کر لیتے ہیں یہ تو آنے والا وقت ہی فیصلہ کرے گا، قبل از وقت کچھ قیاس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

نبض دیکھتے وقت ضروری امور

1- مقام مرض کی نشاندھی: نبض دیکھتے وقت سب سے پہلے مقام مرض کی نشاندھی کرنا ہوتا ہے، آپ کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پچھلے اوراق میں ایک خاکہ ترتیب دے دیا گیا ہے، جس میں چار انگلیوں کو ترتیب وار جسم کی تقسیم کر کے دکھایا گیا ہے اور ہر ایک انگلی کا حلقہ واضح کیا گیا ہے کہ کونسی انگلی کے کونسے پوائنٹ پر جسم کا کونسا حصہ یا اعضاء آتے ہیں، جب کلائی پر مقام نبض پر انگلیاں رکھیں تو اس خاکہ کی مدد سے یہ معلوم کریں کہ نبض کی ٹھوکر کی شدت وخفت جسم کے کون سے حصے کی نشاندھی کررہی ہے، بس یہی مقام مرض ہے، اب فعلاً تحریک، تحلیل، تسکین، تخدیر معلوم کر کے مرض کی تشخیص کرلیں، تحریک کے مقام پر نبض تیزی بتاتی ہے، تحلیل کے مقام پر نبض اپنے حجم میں پھیل کر چلتی ہے، تسکین کے مقام پر نبض قرع یا تو بالکل نہیں لگاتی یا دوسری انگلیوں کی نسبت سے کم رفتار سے لگاتی ہے، تخدیر کے مقام پر نبض قرع بالکل نہیں لگاتی، یہ آپ کی حذاقت پر مبنی ہے کہ آپ کیا تشخیص کرتے ہیں ورنہ نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تشخیص کے قاعدے کلیئے نہایت آسان فہم اور واضح ہیں۔

2- شدت وخفت کی تشریح: جب نبض زیر موضوع ہو تو ایک لفظ شدید بولا جاتا ہے اس کا مطلب ومعنی یہ ہے کہ یوں تو نبض عام طور پر چار انگلیوں پر چلا کرتی ہے، لیکن ایک انگلی ایسی ہے جس کے نیچے نبض باقی انگلیوں کی نسبت سے تیز اور

باریک چلتی ہے، بس یہی مقام شدت ہے یعنی اس جگہ مرض ہوسکتا ہے، دیئے گئے خاکے کے مطابق تشخیص کریں کہ نبض کس حصہء جسم کی نشاندھی کررہی ہے، اس کے علاوہ چار انگلیوں میں سے ایک انگلی ایسی ہے جس کے نیچے باقی کی نبض کی نسبت قرع خفیف سا لگتا ہے، یعنی اس مقام پر اس کی ٹھوکر معمولی ہوتی ہے، اس جگہ پر بھی مرض ہوسکتا ہے، لیکن ایک فرق ہوگا جو حکیم کی عقل کے ترازو سے تولنا پڑتا ہے کہ کیا اس جگہ تحلیل سے مرض ہے یا کہ تسکین سے مرض ہے، اس کے علاوہ اگر آپ مریض کو سوزش جگر کا مرض تشخیص کرتے ہیں لیکن جب آپ مریض سے سوالات کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے سوزش کا تو مجھے کچھ علم نہیں ہے میں تو نسیان (بھول جانا) کا علاج کرانے آیا ہوں، ایسی صورتحال کیلئے بھی بالکل تیار رہنا چاہیئے، اس میں اپنی توہین محسوس نہیں کرنی چاہیئے بلکہ مریض کی Requirement پوری کرنے کی سعی کریں ورنہ کامیابی ممکن نہیں ہوگی، اپنی بھی کہیں لیکن مریض کی سن کر اسکی علامات کا بھی تدارک کریں لیکن جو تشخیص آپ نے کی ہے اس کا لحاظ رکھ کر دوا تجویز کریں۔

3-مادہ مرض: جب آپ مقام مرض کی نشاندھی کرلیتے ہیں تو فوراً مادہء مرض پر غور کریں کہ اس مقام پر کون سے مادہ (خلط کی کمی بیشی) نے جسم کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے، اس کی مثال یوں ہے کہ مثلاً نبض قشری ہے لیکن یہ مریض پہلے ہی گردوں کے امراض میں گھرا ہوا ہے یا گردوں میں پتھریاں ہیں اور یہ رات کے وقت خوب ڈٹ کر چاول کھالیتا ہے، تو کیا ہوگا کہ چونکہ چاول پتھریاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں اس لئے نبض میں گردے کے مقام پر مخاطی مادہ چل رہا ہوگا، فرض کریں کہ باقی کی نبض

میں بھی مخاطی مادہ ہی چل رہا ہے ہم نے مقام مرض تلاش کرنا ہے، جب ذرا غور سے دیکھیں گے تو گردے کے مقام پر مخاطی مادے کی لہر شدید ہوگی کیونکہ خون مرضی مقام پر بمطابق خلط زیادہ اثر قبول کرتا ہے، یہ سب ایک ماہر نباض ہی محسوس کر کے تشخیص کرسکتا ہے، گردے کے مقام پر مخاطی مادے کی لہر میں واضح طور پر سختی پائی جائے گی، ایسی تشخیصی تبدیلیوں کو خاص طور پر نوٹ کیا کریں، ان کی تشخیص میں بہت بڑی اہمیت ہے، بس باریکیاں ہیں ان پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی علم بڑھتا چلا جائے گا۔

ایک خاص بات

ضمناً یاد آ گئی تو سوچا اسے بھی نوٹ کردوں شاید کسی کے کام آ جائے، خون میں جو بھی خلط غالب ہوگی، ہر کھانے والی چیز خواہ غذا ہو یا دوا ہو اس میں بھلے پانچ فیصد ہی اس غالب خلط کا مادہ ہو، وہ اسی غالب خلط میں اضافہ کا باعث بن کر مرض کو بڑھانے کا موجب ہوگا۔

ایسا کیوں ہوگا؟

ایسا اس لئے ہوگا کہ ابھی عمل کا مرض زیادہ ہے اس لئے مرض کو دور کرنے والے اجزاء اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ ردعمل پیدا کر کے مرض کو دور کرسکیں۔

مثلاً ایک مریض کو مروڑ لگے ہوئے ہیں اور وہ بھنا ہوا گوشت کھا لیتا ہے تو اس کو خون کے ساتھ آؤں بھی آنا شروع ہو جائے گی، خواہ اس نے ایک بوٹی ہی چکھی ہو، یہ سال ہا سال کے مشاہدات کا نچوڑ ہے، ایسی تمام باتوں کو غور سے نوٹ کیا کریں۔

4-<u>مادہ ءمرض کی شراکت</u>: مادہ ءمرض تو آپ نے ڈھونڈھ لیا، اب اس میں

دوسرے مادے کی شراکت کو ڈھونڈھنا ہے، اس کی تشریح کچھ اس طرح ہے کہ ایک مریض آپ کے پاس آتا ہے اسے پاخانے آرہے ہیں سب سے پہلے تو آپ نے یہ تشخیص کرنی ہے کہ آیا یہ پاخانے السر امعاء کی وجہ سے ہیں یا ہیضے کی وجہ سے ہیں، دونوں میں فرق تمیز کریں، السر امعاء کی وجہ سے پاخانے کی حاجت کھانے کے فوراً بعد ہوتی ہے اور مقدار میں کم ، بار بار، رنگ زرد یا زردی مائل مٹیالا، مقعد کے سوراخ سے کم موٹا جیسے نکلتے وقت کسی چیز نے دبا رکھا ہو، اور نہ ہی اس کی گولائی برقرار رہتی ہے، اس کے مقابلے میں ہیضے کا پاخانہ سفیدی مائل، قوام میں قدرے رقیق، مقدار زیادہ یعنی دست کی شکل، تھوڑا سا بل پڑ کر (یہ بل طبیعت اس مواد متعفنہ کو خارج کرنے کیلئے ڈالتی ہے) خارج ہوتا ہے، اس مسئلہ پر اس طرح غور کریں کہ مریض سے اس کے کھائے پیئے کے بارے میں سوالات کریں کہ رات اور صبح کیا کھایا تھا، اس سے اندازہ لگائیں کہ کیا مریض نے کوئی مخاطی غذا کھا کر اوپر سے برف والا ٹھنڈا پانی پیا ہے، چاول کھا کر ٹھنڈا پانی پی لیا ہے تو ہیضہ کی علامت ہوگی، یہاں ایک اور بات بھی واضح کردوں کہ ہیضہ اکثر گرمی کے موسم میں ہوا کرتا ہے۔ اور السر امعاء کے پاخانے مسلسل سارا سال ہی لگے رہتے ہیں، اطباء متقدمین نے انہیں سنگرہنی کے نام سے موسوم کیا ہے، سنگ رہنی کے معنی ہیں سنگ سنگ رہنا، یعنی ساتھ ساتھ چلنا، گرمی کے موسم میں ہیضہ کی وجوہات یہ ہیں کہ ایک عام آدمی بھی سارے دن میں بیس سے تیس گلاس پانی پی جاتا ہے اور وہ بھی ٹھنڈا برف والا! اس کثرت ماء نوشی کی وجہ سے معدے کے عضلات ٹھنڈے (تسکین) ہوجاتے ہیں اور اس کی قوت ہضم نہایت ضعیف ہوجاتی ہے، جب مریض رات کے وقت کوئی بھی لیس

دار چیز کھاتا ہے اور اوپر سے ٹھنڈا یخ پانی پیتا ہے اور فوراً ہی سونے کیلئے لیٹ جائے تو یہ غذا ہضم نہیں ہوگی اس میں تعفن پیدا ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ ﷻ نے انسانی جسم ایسا بنایا ہے کہ یہ کسی ایسے مادے کو جسم سے خارج کرنے کی فوری تدبیر کرتا ہے جو اس کیلئے ضرررساں ہو، ایسے وقت طبیعت اسے مختلف حیلے بہانوں سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے، ہیضہ میں اس مواد متعفنہ کو سب سے پہلے طبیعت قے کے ذریعے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے اگر اس کی یہ کوشش بارآور نہ ہو تو دست لگ جاتے ہیں، اگر ان دستوں کو بند کر دیا جائے تو سوچو کہ کیا مریض Food Poisoning کی وجہ سے مر نہیں جائیگا؟

ایلوپیتھی ڈاکٹر حضرات ان دستوں کو بند کر کے کئی قیمتی جانیں ضائع کر دیتے ہیں اور ان سے کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہے، خیر چھوڑو ہمیں کیا لینا دینا ان کی وہ جانیں یا اللہ تعالیٰ ﷻ جانے، ظالم کو اگر منہ پہ ظالم نہیں کہہ سکتے تو دل میں ہی کہیں اس سے بھی کئی نیکیاں مل جاتی ہیں انہیں ضرور حاصل کرنا چاہیئے، اصل موضوع کی طرف آئیں، شرکی مادے کی بات ہو رہی تھی، اس مریض سے آپ نے سوالات کر لئے کہ کیا رات کو کوئی لیس دار چیز کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی پیا ہے تو ہیضہ سے تشخیص کریں ورنہ پیچس!!! اس کے بعد نبض سے مدد حاصل کرنا ہے، بائیں طرف تیسری انگلی معدے کے امراض بیان کرتی ہے یہیں غور کریں کہ شدید ہے یا سکون میں ہے، اگر شدید ہو تو باقی کی نبض کی تیزی طراری پر غور کریں کہ اس کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے کہ نہیں، اگر خفیف ہو تو بھی باقی کی نبض کے ساتھ اس کا موازنہ کریں کہ کیا باقی کی نبض میں مخاطی مادہ پایا جاتا ہے یا قشری!! یہی غور و خوض کرنے اور شرکی مادہ ڈھونڈنے کا وقت ہے، اس کے ساتھ

ہی مریض کی ظاہری حالت پر بھی غور کریں، ٹھنڈے پسینے بھی آ رہے ہوں گے، اگر ایسے وقت بخار ہونے لگے تو طبیعت صحت کی طرف مدد کر رہی ہے، آپ نے بھی یہاں بخار ہی پیدا کر کے مرض کو صحت میں تبدیل کرنا ہے، میرا خیال ہے کہ شرکی مادہ سمجھنے کیلئے یہ مثال کافی ہے، مختصراً یہ کہ مرض کی پتھالوجی پر غور کر کے یہ معلوم کریں کہ یہ مرض کس عضو میں ہے، اس کا عضو رئیس معلوم کر کے ایک نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں، اس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ مرض کونسی تحریک کا ہے، اس کے مطابق اب

خصوصی درخواست

میں آپ کا ایک ادنیٰ سا خادم ہوں، آپ سے ملتمس ہوں کہ اگر آپ کو کسی بھی قسم کا مشورہ کرنا ہو تو نماز مغرب کے بعد عشاء تک کیا کریں، میری خدمت ایسی ہے کہ سارے دن میں نہ جانے کتنے فون سننے پڑتے ہیں، آپ کی مجبوری اپنی جگہ قائم ہے آپ مجھ سے مشورہ نہیں کریں گے تو کس سے کریں گے، مجھے اس کا احساس بھی ہے لیکن یہ کبھی کسی نے نہیں سوچا کہ میں بھی آخر گوشت پوست کا انسان ہوں مجھے بھی آرام کی ضرورت ہے رات کے دو بجے بھی فون آتا ہے تو سنتا ہوں، لیکن جب دن کے اوقات میں فون آتا ہے تو اسے میں نہیں سن سکتا کیونکہ ڈیوٹی بہت لمبی ہے، نماز فجر سے لے کر رات تک ڈیوٹی ہے، چند لمحے ہی آرام کیلئے ملتے ہیں، ان مصروفیات کی وجہ سے جو کتب زیر تصنیف ہیں، ان کو لکھنے کیلئے وقت نہایت کم ملتا ہے، اگر آپ احسان کریں کہ فون صرف نماز مغرب کے بعد ہی کریں تو دل میں بہت شوق اور تمنا ہے کہ بہت کچھ لکھ جاؤں جو یقیناً آپ کیلئے ہی ہوگا۔

خادم فن طب: حکیم محمد اشرف شاکر

یہ خیال کریں کہ نبض میں جو مادہ ہم نے تلاش کیا ہے وہ مرض کو بڑھانے والا ہے یا کم کرنے والا ہے، جیسے ہم نے ہیضے میں دیکھا کہ ہیضہ جسم میں صفراء کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اگر نبض میں قشری مادہ (یہ قشری مادہ یا بخار) پیدا ہو رہا ہے یہ بخار تو صحت کی علامت ہے کوئی خطرے کی بات نہیں ہے، اگر مخاطی مادہ ہو تو یہ نہایت خطرے کی بات ہو گی، جب یہ سب کچھ آپ کو معلوم ہو گا تو آپ یقیناً قشری مادہ ہی پیدا کریں گے، ہیضے کے مریض کو زیادہ دست آنے کی وجہ سے نہایت ضعف ہو جاتا ہے اور اس ضعف کو مدنظر رکھتے ہوئے دوا عضلاتی قشری دیں گے کیونکہ یہ دوا سب سے پہلے عضلات میں تحریک پیدا کرتی ہے اور بعد میں جگر کی مقوی ہے، اسے قوت دے کر ترغیب دلاتی ہے کہ صفراء کی کمی کو پورا کرے اور دوسری طرف عضلات حرکت میں آکر ایک طرف حرارت پیدا کرتے ہیں دوسری طرف جسم کی گرتی ہوئی قوت کو سہارا دے کر مرض کو دور کر کے صحت کی طرف بڑی تیزی سے سفر طے کرتے ہیں، ایسی بہت سی باتوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے، اس تمام اونچ نیچ پر گہری توجہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

بہت مشکل کام ہے لیکن ناممکن نہیں!

جس حکیم نے ردعمل کو سمجھ لیا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ علاج میں ناکام ہو جائے، یہ سیکھنے سے نہیں آتا یہ میرے مالک کی عطا ہے، درود شریف کی کثرت کر کے اللہ تعالیٰ ﷻ کے حکم کی تعمیل کریں اور دل سے دوسروں کے لئے پھر اپنے لئے دعا مانگا کریں، وہ عطا کرنے والا ہے

مفرد نبض

مرکب نبضیں بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ مفرد نبض (جو محال ہے) کے کلائی پر مقامات بیان کردوں تا کہ مرکب نبض کو سمجھنے کے لئے آسانی ہو جائے۔

عضلاتی نبض: اس نبض کا مقام کلائی سب سے اوپر ہی ہے اور اگر اسے ایک مرتبہ دبا کر چھوڑ دیا جائے تو انگلیاں اٹھا لینے سے صرف آنکھ سے ہی اس کی دھڑکن نظر آجاتی ہے۔

اعصابی نبض: یہ نبض کلائی پر نہایت نیچے ہڈی کے ساتھ لگ کر تہہ میں چلتی ہے اس کا قرع عضلاتی کے مخالف ہوا کرتا ہے، عضلاتی میں سختی اور دبا کر چھوڑ دینے سے نظری معائنہ سے ہی نظر آتی ہے جبکہ اعصابی نبض کو جب دبایا جائے اور چند لمحوں کیلئے چھوڑ کر دوبارہ دبایا جائے تو اس کی دھڑکن محسوس ہی نہیں ہوتی۔

قشری نبض: اس نبض کا کلائی پر عضلاتی اور اعصابی مقامات کے درمیان ہے، قوام رقیق، چلنے میں سریع، حجم میں باریک اور آخری تین انگلیوں پر چلتی ہے۔

مخاطی نبض: اس نبض کا کلائی پر مقام عضلاتی اور اعصابی کے درمیان قشری مقام پر ہی ہے لیکن دونوں کا آپس میں فرق ہے کہ مخاطی نبض عریض، قوام غلیظ، اور سست ہوتی ہے، جتنا اس میں عضلاتی مادہ شامل ہوتا جائے گا کلائی پر اوپر کی طرف رجوع کرے گی اور اگر اس میں اعصابی مادہ شامل ہونا شروع ہو جائے تو قشری سے نیچے اعصابی مقام کی طرف رجوع کرے گی۔

1- عضلاتی مخاطی نبض (خشک سرد، یابس بارد)

یہ نبض حجم میں چوڑی ہوگی، مقام کے لحاظ سے عضلاتی مقام (کلائی پر سب سے اوپر) سے ذرا نیچے کلائی کی ہڈی کی طرف اور قشری مقام (کلائی پر عضلاتی اور اعصابی مقامات کے درمیان) سے ذرا اوپر ہوگی، ہاتھ کا لمس قدرے ٹھنڈا، چلنے میں سست اور قوام کے لحاظ سے سخت ہوگی، اس کا اصلی مقام عضلاتی اور قشری مقامات کے درمیان ہے، لیکن اپنے مادے کی کمی بیشی کی وجہ سے تھوڑا اوپر نیچے ہوسکتی ہے، یعنی اگر عضلاتی اور قشری مادہ برابر ہوئے تو اوپر لکھے گئے مقام پر ہوگی، اگر اس میں عضلاتی مادہ زیادہ ہوا تو اُوپر کی طرف مائل ہوگی اور سختی بھی زیادہ ہوگی، اس میں عضلاتی مادہ اسی (80) فی صد ہوگا، جیسے ہی عضلاتی مادہ کم ہونا شروع ہوگا تو اس کا رُخ نیچے کی طرف ہوتا جائے گا، کلائی پر ہاتھ رکھنے سے اوپر ہی معلوم ہوگی، غور سے دیکھنے پر اس میں ہلکی سی لہر موجود ہوگی، اس کی فی منٹ رفتار تقریباً ساٹھ 60 ہوگی، اس پر ایک دفعہ دباؤ دے کر چھوڑ دیں دوبارہ آہستہ آہستہ دباؤ بڑھائیں تو پہلے سے زیادہ زوردار ٹھوکر لگاتی ہے، اس نبض میں مخاطی عوارضات میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے ان میں کمی واقع ہونے لگتی ہے، اعصابی علامات میں سکون ہوگا، قشری علامات سرے سے پائی ہی نہیں جاتیں، گیسز کے حساب سے کاربن ستر 70 فی صد، نائٹروجن بیس 20 فی صد، ہائیڈروجن سات 7 فی صد اور آکسیجن تین 3 فی صد ہوگی، اسی حساب سے مادے ہوں گے، کسی ایک مادے کا سو فی صد پایا جانا ناممکن ہے۔

ظاہری علامات

سر کے بال موٹے اور سیدھے، باقی لوگوں کی نسبت زیادہ عرصہ تک سیاہ رہتے ہیں، چہرے کا رنگ سیاہی مائل کھردرا، نقوش بے ڈول اور موٹے موٹے، آواز بھاری پھٹے ہوئے ڈھول جیسی، کلائیاں مضبوط چوڑی چوڑی، چہرے پر ایک خاص قسم کا کھردرا پن پایا جاتا ہے، زبان پھٹی ہوئی اور اس کے اوپر سفید مادے کی تہہ ہوگی، جو صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہے، آنکھیں سیاہ، قد لمبا، وزن قد کی نسبت زیادہ، کیونکہ اس مریض کی ہڈیاں کافی مضبوط اور موٹی موٹی ہوتی ہیں، جسم اور ہاتھوں کی پشت پر گوشت نہایت کم، ہاتھ کی پشت کی رگیں سیاہی مائل اور رسی کی طرح ابھری ہوئی، ان کو دبا کر دیکھیں تو ان میں سختی اور کھردرا پن پایا جاتا ہے، ناخن کھردرے چوڑے سخت اور ان پر لمبے رخ لکیریں، ان میں خون نام کو بھی نہیں ہوتا، دیکھنے پر سیاہی مائل نیلگوں ہوں

Scanned by CamScanner

گے ،اس مریض کی خاص علامات میں چڑچڑاپن، ہٹ دھرمی، سستی اور قبض پایا جاتا ہے، پیشاب کا رنگ نیلگوں سفید یا بینگنی ہوگا اگر سرخی مائل زرد ہو تو یہ ردعمل کی طرف ایک مثبت قدم ہے، قشری اعصابی اغذیہ وادویہ سے مادہ کو رقیق کر کے خارج کریں۔

عادات

اس کی طبیعت میں سختی اور چڑچڑاپن پایا جاتا ہے، دل مضبوط ہوگا، عام طور پر کسی صدمے کو خاطر میں نہیں لاتا، بہادر اور سالار قوم ہوگا، ڈاکو ہوگا، اگر کسی سے بدلہ لینے پر تل جائے تو اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتا، وفادار وعدے کا پکا اور یاروں کا یار ہوگا۔

تحریک کے عوارضات

سر کی عضلاتی بافت میں سوزش کی وجہ سے نیند کی کمی، کانوں میں خشکی کی وجہ سے کان بجنا، کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آنا، زبان پھٹنا، خشک کھانسی، خشک دمہ جس میں گاڑھا لیس دار مواد بدقت تمام تھوڑی تھوڑی مقدار میں سیاہی مائل سبز گھسیٹ کر نکالا جائے، کبھی کبھار اس کے ساتھ خون بھی خارج ہو، جوڑوں کا پتھر کی طرح سخت ہو جانا (گنٹھیا) شریانوں کا سخت ہوجانا، کولیسٹرول (ٹرائی گلیسرائیڈ) کی زیادتی، گیس، قبض شدید، دوالی (انورسما) ہارٹ اٹیک خالص، بواسیر بادی۔

تحلیل کے عوارضات

طحال کا اپنے حجم میں پھیل جانا، طحال کا مقام گرم رہنا، ضعف طحال سے خون کے سرخ جسیموں کی کمی، قوت جاذبہ کمزور، جسم پر بغیر درد گلٹیاں، گوبھی کے پھول کے مشابہ

موہکے، پراسٹیٹ گلینڈ بڑھ کر پیشاب کا بند ہو جانا۔

تسکین کے عوارضات

سرسام، نسیان، پٹھوں میں کھچاؤ دار درد، گاڑھا لیس دار بند نزلہ، جو بلغم بمشکل اخراج پائے، سر کے پچھلے حصے میں بوجھ اور درد۔

تخذیر کے عوارضات

جگر کا کینسر، خون کی کمی،، ملیریا بخار کا آخری درجہ، کچھ لوگوں میں ردعمل کے طور پر اس درجہ میں صحت ہونا شروع ہو جاتی ہے، ایسے شخص کا دفاعی نظام مضبوط ہوتا ہے، بواسیر بادی، ریاحی دردیں، تپ دق، مقام جگر سخت بغیر درد، گردے اور مثانے کی پتھریاں۔

تحریک، تحلیل، تسکین اور تخذیر کے عوارضات کی تشخیص کرنا نہایت مشکل کام ہے کیونکہ کسی بھی فعلی حالت کے ساتھ شرکی علامات ضرور ہوا کرتی ہیں، ان کو اچھے طریقہ سے Read کر کے چھانٹنا ہے، اب غذا تجویز کرنا ہے پھر دوا کی باری آتی ہے، اگر دس مریضوں میں ایک ہی علامات پائی جائے تب بھی ان سب کی ایک ہی دوا نہیں ہے، یہی سیکھنا ہے اسی پر محنت کریں اور یہ سالہا سال کے مشاہدات کے بعد سمجھ میں آنے والی باتیں ہیں.......... اشرف شاکر

2- عضلاتی قشری نبض (خشک گرم، یابس حار)

یہ نبض کلائی پر اصل عضلاتی مقام پر ہوگی، یعنی بغیر دباؤ دیئے ہی پوروں کو ٹھوکر لگاتی ہے، اگر اسے ایک دفعہ دبا کر چھوڑ دیا جائے، اور انگلیاں کلائی سے ہٹالی جائیں، تو صرف آنکھوں کے دیکھنے سے ہی اس کی تڑپ کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، اگر اس پر دوبارہ انگلیاں رکھی جائیں تو انہیں پرے اُٹھا کر پھینکنے کی کوشش کرتی ہے، اس میں عضلاتی مخاطی (نمبر ایک) نبض کی نسبت تیزی ہوتی ہے، کیوں کہ اس کا رابطہ پچھلے سرد عضو (طحال) سے کٹ کر اگلے گرم عضو (جگر) سے ہو رہا ہوتا ہے، اس کی فی منٹ رفتار ساٹھ 60 سے ستر 70 کے درمیان ہوگی، عضلاتی مخاطی کی نسبت حجم میں تنگ ہوگی، اس میں لہریا بالکل نہیں ہوگا، اکثر چار اُنگلیوں کو کراس کرتی ہوئی ملتی ہے، ریاح سے بھر پور ہونے کی وجہ سے تناؤ دار ہوتی ہے، اس کی ٹھوکر سب نبضوں سے سخت ہو گی، حرارت کے ساتھ تعلق ہو جانے کی وجہ سے ریاح کا اخراج شروع ہو جاتا ہے، اس میں اگر دونوں مادے برابر ہوں تو اس کا مقام قشری مقام سے اوپر اور اٹھان بھی اوپر ہی کی طرف ہوگی، اگر اس میں عضلاتی مادہ اسی 80 فی صد ہو تو بہت سخت اور کلائی پر بالکل اوپر ہی ہوگی، فی منٹ رفتار ساٹھ 60 باسٹھ 62 تک ہوگی، جیسے جیسے اس میں قشری مادہ بڑھتا جائیگا، رفتار بھی بڑھتی جائے گی، اور مقام بھی کلائی کی ہڈی کی طرف جو قشری مقام ہے ہونے لگتا ہے، اس کی سب سے بڑی علامت بے خوابی، پیشاب کا سرخ زردی مائل ہونا اور جس طرف لیٹے وہی طرف سن ہو جاتا ہے۔

یہ دل کی مشینی تحریک ہے، اس میں مخاطی عوارضات بالکل تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں، اعصاب کے مشینی حصہ میں تسکین، جگر و غدد ناقلہ کے مشینی حصہ میں تخدیر ہوگی، اسی وجہ سے غدد ناقلہ سُن ہو کر اپنا فعل باطل کر دیتے ہیں، اس میں ستر 70 فی صد کاربن، بیس 20 فی صد آکسیجن، سات 7 فی صد نائٹروجن، تین 3 فی صد ہائیڈروجن ہوگی، اس نبض میں جتنی کاربن بڑھتی جائے گی، اُتنی ہی اوپر کو اٹھتی جائے گی، اس میں ریاحی علامات پائی جائیں گی۔

ظاہری علامات

چہرہ قدرے لمبوترا، نقوش کچھ کچھ تیکھے، رنگ زردی مائل سرخ، زبان شوخ سرخ آگے سے چپٹی، آنکھوں میں بھورے سرخی مائل ڈورے، آنکھیں بڑی بڑی پیشانی کشادہ جو فراخیء دل کی نشاندھی کرتی ہے، ماتھے پر سوچ کی لکیریں، یہ لوگ مجموعی طور پر دُبلے پتلے ہوتے ہیں، اور ہمیشہ دُبلے ہی رہتے ہیں، موٹے نہیں ہو سکتے، قد لمبا ہوتا ہے، ہڈی کے سخت ہوتے ہیں، ہاتھوں کی پشت کی رگیں موٹی، سرخی مائل اور تنی ہوئی ہوتی ہیں، ناخن لمبے اور سُرخ ہوتے ہیں، عضلاتی مخاطی کی نسبت ہاتھوں اور کلائیوں پر گوشت ذرا بہتر انداز میں ہوتا ہے، لیکن قشری عضلاتی سے کم ہوگا، اس مریض کی خاص علامات میں جس طرف لیٹے وہی طرف سن ہونا، پیشاب سرخ زردی مائل ہو گا، اگر پیشاب میں زردی بڑھتی جائے تو نبض اصل قشری مقام کی طرف مائل ہوگی، پیشاب کی زردی ردِ عمل ہے، اسے ہی بڑھا کر علاج کرنا چاہیئے لیکن قشری عضلاتی اغذیہ وادویہ کی بجائے قشری اعصابی اغذیہ وادویہ استعمال کریں۔

عادات

یہ لوگ بڑے ذھین اور دُھن کے پکے ہوتے ہیں، دماغ کے ٹھنڈے اور اکثر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرتے ہیں، دل کے سخت (ضدی) ہوتے ہیں، مُنہ پر بات کرنے والے ہوتے ہیں، ڈاکو ہوتے ہیں، اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں، دوستوں کو میدان میں چھوڑ کر نہیں بھاگتے، دشمن کو للکار کر سامنے سے وار کرتے ہیں، بہادر، وفادار اور شجاع ہوتے ہیں۔

تحریک کے عوارضات

سر کی عضلاتی بافت میں سوزش کے بعد ورم، نیند کی کمی، ہونٹ پھٹے ہوئے، نکسیر کا عارضہ عام، جس میں شوخ سرخ رنگ کا خون بغیر تکلیف بہے، مقدار میں زیادہ ہو، قبض شدید، کبھی کبھی اس کے ساتھ خون کے دھبے پائے جاتے ہیں، شریانوں کی سختی، ہارٹ اٹیک، گیس، کولیسٹرول (ٹرائی گلیسرائیڈ) کی زیادتی، منہ کا ذائقہ ترش، پسینے کی بو ترش، سرعت انزال، کرم منی نہایت کم، کثرت طمث، رحم میں سختی، بواسیر خونی، خون شوخ سرخ رنگ، بغیر تکلیف، مقدار زیادہ، خونی مروڑ، خشک خارش، جلد سے چھلکے اُترنا، انتشار کی زیادتی، احتلام بوجہ گیس، سل، نفث الدم، تبخیر معدہ سے آنکھوں کا اندر کو دھنس جانا، مسوڑھے پھٹنا، دانتوں سے خون آنا (پائیوریا)، ناف ٹلنا، جوڑوں کی خشکی علامت اس کی اٹھتے بیٹھتے کڑکڑاہٹ، وجع المفاصل بغیر سوزش و ورم۔

تحلیل کے عوارضات

طحال کا پھیل جانا (بوجہ کثرت صفراء) ساتھ ہلکا درد، غدد لمفاویہ کا سوزش زدہ ہونا، عروق طحال میں سدے۔

تسکین کے عوارضات

دماغ و اعصاب میں سکون، پٹھوں میں کھچاؤ دار درد، درد کمر حرکت سے کمی۔

تخدیر کے عوارضات

جگر کا ورم اور کینسر، مقام جگر سخت اور سرد، غدد ناقلہ میں تخدیر سے پسینہ بند، پسینہ بند ہونے کی وجہ سے خارش، پھوڑے پھنسیاں، عسرالبول وغیرہ۔

ہر پیتھی کو پڑھ کر علم حاصل کرو، علم کہیں سے بھی ملے علم ہے، جہاں سے جس سے ملے اس کے قدر کرو

3- قشری عضلاتی نبض (گرم خشک، حار یابس)

یہ نبض کثیر الوقوع ہے، کلائی پر عضلاتی اور اعصابی مقامات کے درمیان، چلنے میں تیز حجم میں باریک، مادے میں سرعت پائی جاتی ہے، اسکا میلان اصل قشری مقام سے اوپر کی طرف پایا جاتا ہے، فی منٹ رفتار ساٹھ 60 سے پچھتر 75 تک، قدرے تنی ہوئی، اس میں جتنا قشری مادہ زیادہ ہوگا، حجم میں اتنی ہی باریک ہوتی جائے گی، جتنی باریک ہوگی اُتنی ہی رفتار تیز ہوتی جائے گی، لمس بھی اتنا ہی گرم ہوتا جائیگا، اگر اسمیں عضلاتی مادہ بڑھتا جائے تو اس کا رُخ اوپر جلد کی طرف اور حجم میں چوڑائی آتی جائے گی، تناؤ بھی بڑھ جائیگا۔

اگر اس میں اعصابی مادہ شامل ہونے لگے، تو اس کا رُخ نیچے کلائی کی ہڈی (اعصابی مقام) کی طرف ہو جائیگا، حجم میں چوڑائی اور لچک پائی جائے گی، لمس کی گرمی کم ہو جائے گی، فی منٹ رفتار کم ہو جائے گی، اس میں جتنا اعصابی مادہ شامل ہوتا جائے گا مرضی قشری علامات میں کمی آتی جائے گی، اگر اس کو دبایا جائے تو دب جائیگی حتّٰی کہ حرکت بھی بند ہو جائیگی، اس وقت اسے قشری اعصابی کہیں گے۔

اصل قشری عضلاتی میں صفراء پیدا ہو کر خون میں رُک رہا ہوتا ہے، قلب و عضلات میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے، طحال میں سکون کی وجہ سے مخاطی عوارض ختم ہو جاتے ہیں، ہیں، اگر تحریک یہی رہے تو مسلسل تسکین طحال کی وجہ سے طحال پھول کر مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے، اعصاب میں تخدیر کی علامات پائی جائیں گی، اس نبض میں اکثر پہلی انگلی

کے مقام پر (بوجہ تخدیر) ٹھوکر نہیں لگتی، گیسز کے حساب سے آکسیجن ستر 70 فی صد، کاربن بیس 20 فی صد، ہائیڈروجن سات 7 فی صد اور نائٹروجن تین 3 فی صد ہوگی۔

ظاہری علامات

سر کے بال سیاہ براؤن جھلک لئے ہوئے، قدرے سخت اور اسی مناسبت سے موٹے اور گھنگریالے، جتنے زیادہ گھنگریالے اُتنے ہی باریک ہوں گے، اور اتنا ہی قشری مادہ زیادہ ہوگا، چہرہ قدرے گول (بیضوی) رنگ سُرخی مائل زرد، آنکھوں میں شوخ سرخ ڈورے، آنکھیں شوخ چمک دار شرارتی، ہردم ناچتی ہوئی، کبھی بھی ایک مقام پر نہیں ٹھہرتیں، زبان سرخ اور نوکدار اوپر اکثر زردی مائل سفید مادے کی تہہ جمی ہوئی، دانتوں پر ہلکی سی زردی کی تہہ، داڑھی اگر ہو تو سیاہ سر کے بالوں سے زیادہ گھنگریالے، بال اگر سفید ہو گئے ہوں تو زردی مائل سفید ہوں گے، چہرے کے نقوش تیکھے اور خوبصورت، جتنے خوبصورت اور تیکھے ہوں گے اتنا ہی قشری مادہ زیادہ ہوگا، جسم درمیانہ قد درمیانہ بلکہ کوتاہ قامتی کی طرف مائل، ناخن لمبے اوپر کو ابھرے ہوئے نہایت سُرخ اور خوبصورت، ہاتھوں اور انگلیوں پر گوشت مناسب ہوگا، اُنگلیاں لمبی اور خوبصورت، ہاتھ کی پشت کی رگیں اُبھری ہوئی لیکن عضلاتی سے کم، اور اس سے ان میں سختی بھی کم ہوگی، مرض کی شدت کی صورت میں اس مریض کی خاص علامات میں منہ کا ذائقہ کڑوا اور اوپر کے جبڑے سے کم وبیش نمکین رطوبت اخراج ہوگا، تمام افرازات زرد یا زردی مائل کم مقدار بار بار خارج ہوں گے۔

عادات

جوشیلا، بات بات پر گلے پڑنے والا، غصہ والا، جذباتی، باتیں کرتے ہوئے رفتار تیز، بات کرتے ہی بھول جانے والا، بے وفا، لڑاکا، قاتل۔

نوٹ: اس نبض میں سختی اس لئے ہے کہ اس کا تعلق پچھلے ریاحی عضو (دل) سے ہے، اس میں گیسز چونکہ کاربن اور آکسیجن ہیں اور جب یہ دونوں آپس میں ملتی ہیں تو شعلہ پیدا ہوتا ہے، اس لئے اس میں ہر وقت جلنے کا عمل جاری رہتا ہے، اس لئے زردی اور جلن اس کی خاص علامات ہیں، تمام افرازات مثلاً پسینہ، زکام اور بول وبراز بدبودار، جلن دار، بار بار مقدار میں کم ہوں گے۔

تحریک کے عوارضات

سر درد، دونوں کن پٹیوں کے مقام پر ساتھ ٹپکن، بوجہ سوزش (تنگی) شرائین قلب، شرائین قلب کی تنگی کی وجہ سے دل پر ٹیس، دماغ کی قشری بافت میں سوزش کی وجہ سے دورے پڑنا، ایگزیما پیلے رنگ کی پیپ کا خون آمیز اخراج، زکام گرم جلن دار مواد پتلا، کیرہ، ٹانسلز، ناک کے غدود بڑھ جانا، مری کی سوزش، جلن وورم، کانوں میں درد ورم ساتھ ہی زرد پیپ کا اخراج، پائیوریا بوجہ عدم صفائی اسنان، خناق، کھانسی (زرد بلغم والی) اخراج بمشکل، دمہ شعبی (برانکائی ٹس) دمہ قلبی (کارڈی اک استھیما) بے چینی، فم معدہ (معدہ کے منہ پر سوزش) معدہ وآنتوں کی سوزش وورم، السر، پیٹ میں مروڑ قسم کے درد، سوزش پتہ، پتہ میں دُکھن کا احساس، پتہ میں پتھریاں (پتھریوں

کی وجہ جاننے کیلیئے پڑھیں علاج الامراض حصہ دوم) قبض، گیس، جگر کا بوجہ سوزش بڑھ جانا، جگر پر چربی، ورم جگر، بول و براز بد بودار، سوزش گردہ ورم گردہ (نیف رائی ٹس) سنگرہنی پتلے پاخانے بار بار مواد کم، جریان، احتلام بوجہ رقت سرعت، ذکاوت حس، ضعف باہ، شہوت زیادہ لیکن بوقت جماع رابطہ ختم، مذی، ودی، پیشاب خونی (بوجہ سنگ گردہ)، پیچس خونی ساتھ آؤں، کھانے کے فوراً بعد حاجت مگر نامکمل، پیشاب جلن دار مقدار میں کم زرد اور بار بار، بواسیر خونی زردی مائل پتلے خون کا اخراج مقام مقعد سُرخ، نیز جلن اور دُکھن کا احساس، مقعد پر بائیں طرف تیکھے منہ والے بواسیری مسے، سوزش قاذفین اور ورم، غصہ کی زیادتی، گھبراہٹ (بوجہ سوزش قلب و اکلیلی شرائین)، خون کا دباؤ زیادہ، اٹھرا (بوجہ سوزش قاذفین و رحم) کمر درد، پستان ڈھیلے، سیلان الرحم، ہارمونز کی کمی بیشی سے بیضہ کی پیدائش کم، جلن کف وپاء، چنونے، متلی سے بڑھ کر تے صفراوی (مواد زرد یا سبزی مائل زرد، ذائقہ کڑوا) تے ہو جانے کے بعد طبیعت ہشاش بشاش، فواق (ہچکی)، منہ کا ذائقہ کڑوا، لبلبہ کی خرابی سے بلڈ شوگر، زکام جلن دار رنگ زرد جو جم کر سبز ہو جائے۔

تحلیل کے عوارضات

قلب کا پھیل جانا، خون کا دباؤ نیچے کا زیادہ اوپر کا کم، سانس پھولنا، عضلات میں درد خصوصاً پنڈلیوں میں، تحلیل کی وجہ سے دل کی کیواڑیاں بند، نبضہ مس، مقام قلب پر بوجھ اور گرمی کا احساس، عضو خاص ڈھیلا، کانچ نکلنا، نتوء الرحم، اعضاء شکنی، وغیرہ۔

تسکین کے عوارضات

طحال میں سردی سے سُدّہ، عُظم طحال (رطوبات کی وجہ سے پھولنا)، وجع الطحال، سُرخ جسیمے کم، خون کی کمی، لمفیٹک اوڈیما۔

تخدیر کے عوارضات

تخدیر اعصاب سے پٹھوں میں درد، نسیان، بال گرنا، بال قبل از وقت سفید ہونا، بالچر، انزال کے وقت بے لذّتی، بہرہ پن، چلتے چلتے نبضہ مس۔

ایک یادداشت

اگر کسی عضو کے کیمیاوی حصے میں تحریک ہو تو باقی کی کیفیات بھی باقی اعضاء کے کیمیاوی حصّہ میں بکثرت ہوں گی، یاد رہے کیمیاوی علامات دائمی ہوں گی، کیونکہ اس تحریک میں مادہء مرض پیدا ہو کر خون کے اندر وافر مقدار میں جمع ہوتا رہتا ہے، اس کا اخراج بالکل بند ہوتا ہے، اس کے متضاد اگر کسی عضو میں مشینی تحریک ہو تو بقیہ اعضاء کے بھی مشینی حصّہ میں تحلیل، تسکین اور تخدیر جیسی کیفیات زیادہ پائی جائیں گی، یہ عوارضات عارضی نوعیت کے ہوں گے۔

کیمیاوی تحریک کے عوارضات مزمن اور مشینی تحریک کے عوارضات حاد ہوں گے، مزمن علامات میں مرضی عضو کا مسہل دیں، اگلے عضو کی کیمیاوی تحریک بڑھا دیں، مرضی عضو سے پچھلے عضو کیلئے مفرحات سے کام لینے سے جلد صحت حاصل ہو جاتی ہے۔

4- قشری اعصابی نبض (حار رطب، گرم تر)

قشری عضلاتی نبض کے بعد یہ دوسری کثیر الوقوع نبض ہے، کلائی پر اس کا مقام اصل قشری مقام سے ذرا نیچے ہے، کیوں کہ اس کا تعلق اپنے سے اگلے رطب عضو سے ہو رہا ہوتا ہے، اس نبض کو ایک دفعہ دبا کر چھوڑ دیں دوبارہ اگر اسے دبائیں تو یہ نیچے (کلائی) کی طرف دبتی چلی جاتی ہے، اس کی ٹھوکر بالکل معمولی محسوس ہوتی ہے، کیونکہ اعصابی مادے کی شرکت کی وجہ سے اس میں نرمی پائی جاتی ہے، یہ اکثر پہلی دو انگلیوں پر ہی چلتی ہے، دوسری انگلی پر زیادہ ٹھوکر لگاتی ہے، اور پہلی انگلی پر قدرے کم، پہلی انگلی پر جتنی کم ٹھوکر ہوگی اعصابی مادہ اتنا ہی کم ہوگا اور قشری مادہ زیادہ ہوگا، یہ نبض اصل قشری نبض سے حجم میں ذرا سی چوڑی، چلنے میں سُست اور فی منٹ رفتار قشری عضلاتی کی نسبت کم ہوگی، اس نبض میں صفراء پیدا ہو کر ضرورت کے مطابق جسم میں تغذیہ کے طور خرچ ہو کر باقی خارج ہوتا رہتا ہے، اس لئے قشری امراض کا زور ٹوٹ جاتا ہے، عضلاتی اور مخاطی امراض سرے سے ختم ہو جاتے ہیں، یہ جگر کی مشینی تحریک اور دماغ کی مقوی ہے، ایسے لوگوں کا دماغ بہت اعلیٰ ہوتا ہے۔

قشری اعصابی تحریک کے حامل لوگ جلد باز، تیز طرار اور دل کے کمزور ہوتے ہیں۔

ظاہری علامات

سر کے بال سیاہی مائل بھورے، باریک ملائم اور سیدھے، آنکھوں میں گلابی ڈورے اوران میں ایک قسم کی نرمی پائی جاتی ہے، زبان کے کنارے نہایت گلابی، لیکن سطح پر ہلکی سفید تہہ، زبان کی نوک گول لیکن آگے سے ذرا تیکھی، چہرے کا رنگ سُرخی مائل سفید، کبھی کبھار سانولا، بال اگر سفید ہوچکے ہوں تو چاندی کی طرح سفید ملائم اور چمک دار، داڑھی جوانی میں بھوری سیاہی مائل نرم، لچکدار، لیکن بڑھاپے میں نہایت سفید براق چمکدار اور ملائم ہوگی، قشری اعصابی مردوں کے بالوں میں گھنگریالا پن نہیں ہوتا لیکن عورتوں میں کسی قدر ہوتا ہے، جسم فربہہ، ناخن نرم گلابی لمبائی میں کم، چھلکے کی طرح نرم، انگلیوں اور ہاتھوں پر بھر پور گوشت، بڑی مشکل سے ہاتھوں کی پشت پر رگیں نہایت باریک صورت میں ملتی ہیں، جلد کے اوپر ابھری ہوئی نہیں ہوتیں، بلکہ نیلے رنگ کی لکیروں کا عکس سا دکھائی دیتا ہے، کلائیاں گول گول گوشت سے بھری ہوئی مَلی مچھلی کی طرح، چہرے کے نقوش گو تیکھے لیکن ان میں ایک خاص قسم کی ملاحت پائی جاتی ہے، یہ چہرے گول ہوتے ہیں، بوڑھا ہونے پر پلپلے ہوجاتے ہیں، دانت جلد نکل جاتے ہیں، نظر جلد کمزور ہوجاتی ہے، نہایت حساس ہوتے ہیں، قوت مدافعت بالکل نہیں ہوتی، بیماریاں جلد وارد ہوتی ہیں، ضُعف عضلات کی وجہ سے ایسے مریضوں کے امراض نہایت ضدی ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق پچھلے عضو (دل) کی بجائے اپنے سے اگلے رطب عضو دماغ سے ہوتا ہے، اس لئے ان میں حرارت غریزی کی کمی ہوتی ہے، اس لئے قوت مدبرۂ بدن نہ ہونے کے برابر ہوتی

ہے، جسم نرم و ملائم اور لچک دار ہوتا ہے، اس مریض میں آکسیجن ستر 70 فیصد، ہائیڈروجن بیس 20 فیصد، نائٹروجن سات 7 فیصد اور کاربن تین 3 فیصد ہوگی، خاص علامات میں منہ کا ذائقہ چرپرا ہوگا، اس کی فی منٹ رفتار ساٹھ 60 تا پینسٹھ 65 ہو گی۔

عادات

یہ مریض نہایت باتونی ہوتا ہے، بات کرتے وقت ایسے کرے گا، جیسے سامع اُس کی بات نہ سُن رہا ہو، یعنی کچھ خاص طریقوں سے سامع کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، کبھی خاص فقرے استعمال کرتا ہے جیسے (سن رہے ہونا) وہ یہ سمجھتا ہے جیسے آپ اس کی باتوں پر توجہ نہ دے رہے ہوں، بیماری اتنی نہیں ہوتی جتنا واویلا مچاتا ہے، جب تک اس کو دوا سے فائدہ ہوتا رہے، تب تک تو ٹھیک ہے، لیکن جب کبھی بدپرہیزی کی وجہ سے بیماری ذرا پیچھے کو رُخ کرے تو آتے ہی شور مچانے لگتا ہے، کہ حکیم صاحب مہینہ ہو گیا دوا کھاتے ہوئے مگر مجھے ذرا بھی فائدہ نہیں ہوا اور اکثر علاج چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، اگر اس کی باتوں میں آکر اُدھار کر بیٹھے تو پیسے بھی گئے گاہک بھی گیا، اس میں قوت فیصلہ بالکل نہیں ہوتی، بات کر کے پھر جاتا ہے، جھوٹے وعدے کیئے بغیر زندگی کو نامکمل تصور کرتا ہے، ہیرا پھیری کرنا فرض اولین خیال کرتا ہے، چور ہوتا ہے۔

نوٹ۔ جسم میں سے جو بھی اخراج ہوگا زردی مائل سفید ہوگا، اس میں تمام نرمیاں اس لئے پائی جاتی ہیں، کہ اس کا تعلق اپنے سے اگلے رطب عضو دماغ سے ہوتا ہے، قشری عضلاتی کی نسبت اس میں جلنے کا عمل کم ہوتا ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے

ابھی ابھی چولہا بجھا دیا ہو۔

تحریک کے عوارضات

رنگ چہرہ سفید، پچس زردی مائل سفید، زکام سفید، بغیر تکلیف، دماغ کی قشری جھلیوں کی سوزش، کانوں کی سوزش ساتھ درد، ورم اور زردی مائل پیپ کا اخراج، سوزش و خارش چشم، ککرے، درد شقیقہ دائیں طرف، دانت پیلے، ہوائی نالیوں کی سوزش سے دمہ بلغمی (بلغم سفید رنگ بکثرت اخراج)، گھبراہٹ سانس پھولنا، جلن و ورم مری، سوزش فم معدہ وامعاء، السر معدہ، سوزش گردہ، ورم گردہ، سوزش و ورم رحم و قاذفین، حیض مقدار میں کم درد کے ساتھ، جلن کے ساتھ استحاضہ، سوزش حالبین کی وجہ سے تقطیر البول، جنگاسوں (کنج ران) میں سوزش و ورم، خارش، بدن کی چپ چپاہٹ، زرد گاڑھے جلندار مواد کا اخراج، خصیوں پر خارش، خصیوں پر سے بھوسی اترنا، ناخنوں کا بیٹھ جانا، پاؤں کی انگلیوں کی درمیانی جگہ کا پک جانا، پاؤں کے انگوٹھوں کے کوروں کا پک جانا، اور زرد رنگ کی خون آمیز پیپ کا اخراج، جسم پر تیکھے منہ والی جلن دار پھنسیاں، چھپاکی، سوزاک جلن اور پیپ کا اخراج، عورتوں میں پستانوں کا کینسر، پستانوں کا لٹک جانا، کمر درد (بوجہ سیلان الرحم) ضعف اشتہا، کمئی بول، یورک ایسڈ کا اخراج، نقرس، عرق النساء، اختناق الرحم (باؤ گولہ) کثرت اشتہا جنسی خاص طور پر سانولی عورتوں میں، بواسیر زرد پیپ والی، بھگندر وغیرہ، اس مریض کی خاص علامات ہر وقت درد کمر کی شکایت ہے۔

تحلیل کے عوارضات

ضعف قلب، خون کا دباؤ کم، جسم کے عضلات میں درد خاص کر ٹانگوں کے نچلے حصوں میں جسے دبوانے سے آرام آئے، جوڑوں میں درد اور آماس، کارڈی اک اوڈیما (تہبج) شوگر خالص، کثرت بول بوجہ ضعف گردہ ومثانہ، پاؤں کے تلووں اور ایڑیوں میں درد، ضعف بصر اور شانوں پر بوجھ کا احساس، جریان، لیکوریا شدید بدبودار اخراج.

تسکین کے عوارضات

سکون غدد جاذبہ کی وجہ سے جسم پر اندرون جلد گلٹیاں جن کو دبانے سے معمولی درد کا احساس (یہ درد اوپر کی بافتوں میں تناؤ کی وجہ سے ہے) طحال کا پھول جانا، مقام طحال سرد، سکون طحال کی وجہ سے عروق طحال میں سُدے، گردے اور مثانے میں ریگ (ریت) کار کنا اور کبھی خارج ہوتے رہنا۔

تخدیر کے عوارضات

قبل از وقت بالوں کا گرنا اور سفید ہو جانا، ضعف بصر، موتیا کی علامات، اُونچا سنائی دینا، دانت گرنا، گردے مثانے اور پتہ کی پتھریاں بوجہ تخدیر۔

آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرو یہ آپ کیلئے دنیا میں بھی کام آئے گا اور قبر میں بھی کام آئے گا۔

ایک یادداشت

قشری نبض کا فیصلہ کرنے کے لئے جب کلائی پر انگلیاں رکھیں تو پہلے مقام دیکھیں، پھر مادے کی گرمی اور تیزی طراری محسوس کریں، اس کے بعد اسے ذرا سا دبا کر چھوڑ دیں پھر آہستہ آہستہ دباؤ ڈالیں، اگر پہلے سے واضح ٹھوکر لگائے تو نبض قشری عضلاتی ہوگی، اگر دبانے سے دب جائے اور ٹھوکر نہ لگائے یا کم ٹھوکر لگائے تو قشری اعصابی ہوگی، نبض کو ایک دفعہ دبا کر چھوڑ دینا اور پھر آہستہ سے دباؤ بڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ جب ہم دباتے ہیں تو شریان میں دباؤ سے خون پیچھے ہی رک جاتا ہے، جب ہم اس شریان سے دباؤ ہٹاتے ہیں تو خون قوت اور تیزی سے دوبارہ شریان میں داخل ہوتا ہے، بس یہی وقت ہے مقام مرض ڈھونڈنے کا، فوراً جہاں جہاں شدید ہو یا خفیف ہو مقامات کو ذھن نشین کر لیں، اور مرض تشخیص کر لیں۔

تنبیہ: قشری اعصابی مریض جب چل کر آئے تو فوراً ہی نبض دیکھ لیں کیوں کہ چل کر آنے کی وجہ سے خون کی گردش تیز ہوتی ہے اور مقام مرض کا فوراً پتہ چل جاتا ہے، اگر مریض چند منٹ بیٹھ جائے تو خون کی کمی کی وجہ سے نبض میں مرض کا اظہار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس مریض میں پہلے ہی خون کی کمی ہوتی ہے۔

اگر یہ وقت کھو بیٹھے تو پھر صرف آپ اپنے تجربے کی بنا پر ہی مریض کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

5-اعصابی قشری نبض (تر گرم، رطب حار)

یہ نبض نادرالوقوع ہے، لیکن کہیں کہیں ملتی ضرور ہے اس لئے اسے بھی یاد کریں، کلائی پر اس کا مقام عضلاتی کے بالمقابل تہہ میں، یعنی کلائی کی ہڈی کے ساتھ لگ کر چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے، یہ اکثر پہلی انگلی پر ہی خفیف سی چلتی ہے، یہ نبض قشری اعصابی سے چلنے میں ذراست ہوگی، کیوں کہ یہ عضلاتی کے بالکل خلاف ہے، عضلاتی نبض میں ریاح بھری ہوئی ہے اور اس میں رطوبت بھری ہوئی ہوتی ہے، عضلاتی نبض دباؤ دینے سے سخت ٹھوکر لگاتی ہے، اور یہ دباؤ دینے سے بند ہوجاتی ہے، یہ ذرا سا بھی دباؤ برداشت نہیں کرسکتی یہ دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے، اس میں رطوبات پیدا ہوکر خون میں جمع ہورہی ہوتی ہیں، خون میں سفید خلیات (WBC) بڑھ جاتے ہیں، اس میں صفراء انتہائی خفیف مقدار میں ہوتا ہے، مزید پیدائش رک جاتی ہے، اس لئے اس میں عضلاتی اور مخاطی امراض سرے سے ختم ہوجاتے ہیں، قشری امراض میں کمی واقع ہو جاتی ہے، بلکہ یہ سمجھیں کہ ختم ہی ہو جاتے ہیں، گیسز کے حساب سے ستر 70 فی صد ہائیڈروجن، بیس 20 فی صد آکسیجن، سات 7 فی صد کاربن اور نائیٹروجن تین 3 فی صد ہوگی، فی منٹ رفتار چالیس 40 سے پچاس 50 تک ہوگی۔

ظاہری علامات

سر کے بال پتلے ملائم ریشم کی طرح، بھورے، چہرہ گول رنگ سفید، جسم گول مٹول اور فربہ، قد اکثر پانچ فٹ سے تجاوز نہیں کرتا، آنکھیں، دانت اور ہونٹ سفید، زبان ہلکی گلابی سفیدی مائل، ناخن بالکل نرم و نازک چھلکے جیسے ہلکے گلابی، ہاتھ کی پشت کی رگیں بالکل نظر نہیں آتیں، تو ند بڑھ جاتی ہے، جہاں بیٹھے وہیں سو گیا، اس مریض کی سب سے بڑی علامت کثرت نیند، کثرت بول برنگ سفید، کمر اور ٹانگوں کا درد ہے۔

عادات

یہ مریض لاپرواہ ہوتا ہے، اپنے ہی حال میں مست مست رہتا ہے، نہایت نرم خو، غصہ کے نام سے ناواقف، کم گو، کاہل، نکما، بدلہ نہ لینے والا، چور، بے وفا، وعدے کا جھوٹا۔

تحریک کے عوارضات

رطوبات کی زیادتی سے چکر آنا، دورے پڑنا، نیند کی زیادتی، نسیان، زکام جو پانی کی طرح بغیر تکلیف بہے، کانوں کا بغیر درد بہنا، منہ کا ذائقہ پھیکا، کمر درد مستقل، جسم میں ہلکے کھچاؤ دار درد، دمہ بلغمی، بلغم سفید، رال بہنا، فشار الدم میں کمی۔

تحلیل کے عوارضات

ضعف جگر، بُھس (خون کی کمی)، جگر کا بوجہ تحلیل بڑھ جانا، کمئی صفراء، دیدان امعاء (کیچوے) آتشکی پھنسیاں، مقام جگر گرم۔

تسکین کے عوارضات

دل کا پھول جانا، دل کی قوت کمزور، دل ڈوبنا، بول بستری، آتشک زوروں پر جریان منی، سیلان الرحم، عسر طمث، کمئی انتشار، اسہال، زیادتی پیشاب، قوت ماسکہ کمزور۔

تخذیر کے عوارضات

مقام طحال سرد، صلابت طحال بوجہ تخذیر، یرقان اسود کی ابتداء تخذیر کی وجہ سے عروق طحال میں سدہ۔

نگاہ کی حفاظت کرنے سے انسان اکثر جنسی امراض سے بچا رہتا ہے، نگاہ جھکا کر چلنے والا بہت سی برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اگر سنت نبوی ﷺ سمجھ کر نگاہیں جھکا کر چلو ثواب بھی ملے گا۔

6-اعصابی مخاطی نبض (تر سرد، رطب بارد)

یہ عسیر الوقوع نبض ہے جو کبھی مرض کے ردعمل کے طور پر اور کبھی مرض کی صورت میں سامنے آتی ہے، یہ نبض مقام کے لحاظ سے تو اعصابی مقام پر (تہہ میں ہڈی کے ساتھ) ہی ہوگی، لیکن اس کی تڑپ بڑی خفیف سی ہوتی ہے، جو صرف پہلی انگلی پر ہی معمولی سی محسوس ہوتی ہے، اعصابی قشری کی نسبت مزید سُست، لمس سرد، فی منٹ رفتار بھی ذرا کم، یعنی یہ چالیس 40 سے پچاس 50 نبضہ فی منٹ تک چلتی ہے، اس لئے کہ اس کی بلغم سردی کی وجہ سے لیس دار ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کا تعلق اگلے سرد عضو سے ہو رہا ہوتا ہے، یہ دماغ کی مشینی تحریک ہے، اس میں رطوبات پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خارج بھی ہونے لگتی ہیں، یہ نبض اعصابی قشری کی نسبت چوڑی ہوگی، کیوں کہ اس کا مواد گاڑھا ہوتا ہے، اس کو دبانے سے اس کی تڑپ بالکل ہی بند ہو جاتی ہے، دوبارہ کئی سیکنڈ بعد معمولی سی معلوم ہوتی ہے، اس میں عضلاتی اور قشری علامات کا خاتمہ ہو چکا ہوتا ہے، گیسز کے حساب سے ستر 70 فی صد ہائیڈروجن، بیس 20 فی صد نائیٹروجن، پانچ 5 فی صد کاربن اور پانچ 5 فی صد آکسیجن ہوگی، اسی تناسب سے مادے ہوں گے۔

دین سیکھ کر اس پر عمل کرو دنیا خود تمہارے پیچھے پیچھے بھاگتی چلی آئیگی۔

عادات وظاہری علامات

اس کا رنگ مٹی کی طرح پھیکا ہوتا ہے، کاہل تو ہوتا ہی ہے، لیکن جب کام پر لگ جاتا ہے تو اسے ختم کئے بنا چین نہیں لیتا، کم گو ہوتا ہے، شور پسند نہیں کرتا، کسی سے بات کرنے میں پہل نہیں کرتا، اگر اسے ایک دفعہ چھیڑ دیا جائے اور موضوع اس کے پسند کا ہو تو گھنٹوں بے تکان بولتا رہتا ہے، کنجوسی اس کی خاص علامت ہے، خوف اس کے ماتھے پر لکھا ہوتا ہے، ذرا ذرا سی بات سے خوفزدہ ہو جاتا ہے، صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوتا ہے، دوسروں کی باتوں کو خاموشی اور توجہ سے سنتا ہے خود خاموش رہتا ہے، قوت فیصلہ کی طرف سے غریب ہوتا ہے، اس لئے پل پل فیصلے بدلتا ہے، دوسروں کی ہاں میں ہاں ملانا اپنا فرض خیال کرتا ہے، کافی موٹو ہوتا ہے، نقوش گو ذرا تیکھے لیکن ان میں ایک قسم کا بھدا پن پایا جاتا ہے۔

تحریک کے عوارضات

نسیان، ناک سے پانی جیسی نیلگوں قدرے گاڑھی رطوبات کا بلا تکلیف اخراج، کان بہنا، زبان پر سفید تہہ، رال بہنا، ضعف ہضم، اسہال، کثرت بول، عورتوں میں دودھ زیادہ، کمر درد ہمہ وقت رہتا ہے۔

تحلیل کے عوارضات

کمئ خون وصفراء، پنڈلیوں میں اینٹھن والے درد، ہاتھ پاؤں کے پورے نیلے،

ناخن نیلگوں سفید، ہونٹ نیلے، دمہ بلغمی، لیس دار بلغم، ملیریا کی ابتداء۔

تسکین کے عوارضات

دل ڈوبنا، ہیضہ، موتیا بند، قے پانی جیسی بے رنگ منہ بھر کر، منہ کا ذائقہ پھیکا، خون کا دباؤ کم، شہوت نہایت کم، کمر درد، ٹانگیں درد، حیض بند۔

تخدیر کے عوارضات

تخدیر کی وجہ سے عروق طحال میں سُدہ، سختی طحال، طحال کا کینسر، قوت جاذبہ کمزور، ہیم کی شرح فی صد کم، مقام طحال سرد۔

7- مخاطی اعصابی نبض (بارد رطب، سرد تر)

اس نبض کا حامل مریض نہایت ہی کم دیکھنے کو ملتا ہے، میرے مشاہدات میں آیا ہے کہ جسے مخاطی مادہ سمجھا جاتا ہے وہ دراصل کولیسٹرول کی بدترین گاڑھی (ٹرائی گلیسرائیڈ) شکل ہے جو خون کی نالیوں میں تہہ بنالیتی ہے اور یوں خون کو گذرنے میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کلائی پر یہ نبض قشری مقام سے ذرا نیچے ہوتی ہے، اس مادے میں بہت غلظت پائی جاتی ہے، لمس سرد، رفتار انتہائی سُست، چلنے میں سانپ کی طرح لہریا بنا کر چلتی ہے، حجم میں قشری اور اعصابی دونوں سے چوڑی لیکن عضلاتی سے کم ہوگی، اس نبض میں اول قشری امراض کے ردعمل کے طور پر طبعی مخاطی مادہ، دوم کثرت سے گوشت اور مرغن اغذیہ کے استعمال سے طبعی کولیسٹرول اور کبھی چکنائی والی اغذیہ

بکثرت کھانے سے عمل کے طور پر اور کبھی قشری مرض کے ردعمل کے طور پر پیدا ہو کر جمع ہو رہا ہوتا ہے، چکنائیاں کھانے سے جو غیر طبعی کولیسٹرول پیدا ہوتا ہے اسے ہی اصل مخاطی مادہ سمجھ لیا گیا ہے، کولیسٹرول کی تفصیل دیکھیں ہٹیلے امراض حصہ دوم صفحہ نمبر (307 تا 312) غیر طبعی کولیسٹرول کا باب، اصل مخاطی مادہ پیدا ہونے سے اعصابی علامات کم ہو جاتی ہیں، قشری اور عضلاتی علامات سرے سے ختم ہو چکی ہوتی ہیں، اس کا مادہ گاڑھا لیس دار اور سفید ہوتا ہے، نبض چلتے وقت دریا کی لہروں کی طرح لہر دار پر سکون ہوتی ہے، گیسز کے حساب سے نائیٹروجن ستر 70 فی صد، ہائیڈروجن بیس 20 فی صد، آکسیجن پانچ 5 فی صد اور کاربن بھی پانچ 5 فی صد ہو گی۔

ظاہری علامات وعادات

اگر ایک لمبے عرصہ تک یہ مریض انہی مادوں میں پھنسا رہے تو اس مریض کا رنگ سیاہی مائل سفید ہو گا، بال سوئیوں کی طرح سیدھے، لچکدار اور باریک اگر سفید ہو گئے ہوں تو چاندی کی طرح سفید، ہونٹ اور انگلیوں کے پورے سُرخی مائل سفید اور نیلے، دانت سفید اور ایک قطار میں جمے ہوئے، چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے، یہ مریض جہاں بیٹھ جائے اُٹھنے کا نام نہیں لیتا، کاہل، نکما، منصوبے باز ہوتا ہے، عملی زندگی میں اکثر ناکام رہتا ہے، محفل میں خاموش بیٹھا رہتا ہے، چڑچڑا، ضدی، ہٹ دھرم، خاموش رہتا ہے اور مرضی اپنی کرتا ہے، مذہبی امور پر خوب بحث کرتا ہے، جب کسی بات پر اڑ جائے تو اڑا ہی رہتا ہے، خواب میں سیاہ رنگ کے بھوت، پریت اور چڑیلیں دیکھتا ہے، اس کی خاص علامات میں بلڈ پریشر نہایت کم، سستی، کاہلی، منہ کا ذائقہ پھیکا رہتا ہے۔

تحریک کے عوارضات

اول دل کا عارضہ بوجہ کولیسٹرول (ٹرائی گلیسرائیڈ)، گرم اغذیہ کھانے سے بلڈ پریشر قوی اور ٹھنڈی اغذیہ کھانے سے بلڈ پریشر ضعیف رہتا ہے، جسم پر بغیر درد گلٹیاں، ہیضہ، ملیریا، یرقان اسود، دمہ خالص، کدو کیڑے۔

تحلیل کے عوارضات

تحلیل دماغ سے نسیان، بہرہ پن، نزلہ بند، آنکھوں سے پانی بہنا بوجہ ضعف دماغ، آنکھوں میں سفید رنگ کی کیچ آنا، ضعف ہضم، وجع المفاصل، جگر کے کینسر کا ابتدائی درجہ۔

تسکین کے عوارضات

خون کی کمی بوجہ تسکین جگر، خون کا گاڑھا ہو کر پر اپیدا ہونا، ملیریا بوجہ تسکین جگر، دل ڈوبنا بوجہ ٹرائی گلیسرائیڈز کا بڑھنا، خون کا دباؤ نہایت کم۔

تخذیر کے عوارضات

ٹانگوں میں شدید قسم کے تناؤ دار درد، دل کا حملہ بوجہ غلظت خون، دانت مضبوط قوت جاذبہ تیز، قبض، حیض بند، قوت باہ کم، کرم منی زیادہ، عسر طمث۔

8- مخاطی عضلاتی نبض (سرد خشک، بارد یابس)

عسیرالوقوع نبضوں میں سے یہ بھی ایک نبض ہے، کبھی یہ عمل اور کبھی ردعمل کے طور پر چلتی ہے، یہ نبض قشری مقام پر ہوگی، یعنی عضلاتی اور اعصابی مقامات کے درمیان، لیکن اس کا میلان اوپر عضلاتی مقام کی جانب ہوگا، اس کا تعلق عضلات سے پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس کا مادہ گاڑھا گچ جیسا سبز رنگ ہوگا، اس میں اعصابی اور قشری علامات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اس کی فی منٹ رفتار مخاطی اعصابی کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، یعنی پچاس ۵۰ سے پچپن ۵۵ تک ہوگی، اس نبض کو ایک دفعہ دبا کر چھوڑ دیں، دوبارہ دباؤ ڈالیں تو پہلے سے زیادہ زوردار ٹھوکر مارتی ہے، لمس سرد تو ہوگا مگر مخاطی اعصابی سے کم، یہ نبض مخاطی اعصابی سے چوڑی ہوگی، اس کا لہریا بوجہ ریاح سخت ہوگا، گیسز کے حساب سے اس میں ستر 70 فی صد نائیٹروجن، بیس 20 فی صد کاربن، پانچ 5 فی صد ہائیڈروجن، پانچ 5 فی صد آکسیجن ہوگی، جسم کے تمام مخارج سے گاڑھا سبز رنگ کا مواد بمشکل خارج ہوگا۔

ظاہری علامات

مریض کا رنگ سیاہی مائل، جلد کھردری، سر کے بال سیدھے، موٹے، سیاہ اور اوپر کو کھڑے ہوئے، دوسرے لوگوں کی نسبت سیاہی دیر تک قائم رہتی ہے، داڑھی کے بال موٹے، سیاہ اور سیدھے ہوں گے، چہرے اور جسم کی مجموعی ساخت بے ڈول،

نقوش بھدے، کلائیاں چوڑی اور موٹی، آنکھیں سفید سیاہی مائل ایک جگہ ٹھہری ہوئی، ناک اکثر پھولی ہوئی، زبان کی سطح پر سفید تہہ اور پھٹی ہوئی اس کی خاص علامت ہے، سینہ چوڑا بالوں سے بھرا ہوا ہاتھ بڑے بڑے انگلیاں لمبی اور موٹی، ناخن سخت کھردرے لمبے رخ لکیریں، ہاتھ کی پشت کی رگیں واضح طور پر اوپر کو اُبھری ہوئی سخت اور سیاہی مائل۔

عادات

یہ مریض اپنے ہی خیالوں میں کھویا رہتا ہے، کسی پرائے معاملے میں دخل اندازی نہیں کرتا، طبعاً نیک دل اور سخی ہوتا ہے، تنہائی پسند ہوتا ہے، میلوں ٹھیلوں سے نفرت کرتا ہے، زیادہ لوگوں میں اپنے آپ کو گھرا ہوا محسوس کرتا ہے، تو بھاگ جانے کی راہیں تلاش کرتا ہے، کسی سے لڑائی جھگڑے کو پسند نہیں کرتا کنی کترا کر نکل جاتا ہے، اگر اس کا رُخ روحانیت کی طرف ہو جائے تو کچھ بن جاتا ہے۔

تحریک کے عوارضات

دمہ خالص، ملیریا کا آخری درجہ، احساس کی کمی، ضعف بصر، نزلہ بند گاڑھا، مواد سبز رنگ، جسم پر خنازیری گلٹیاں، موہکے گوبھی کے پھول سے مشابہہ، رسولیاں، گلٹیاں بغیر درد۔

تحلیل کے عوارضات

ضعف دماغ سے نسیان، پٹھے درد، احساس کی کمی، ضعف بصر، نزلہ بند سبز رنگ کی بلغم،

لکنت، بالوں کا سفید ہو جانا، درد شقیقہ بوجہ ضعف ہضم، عورتوں میں بندش حیض، رحم کی رسولیاں (فائبرائیڈ) بواسیر بادی کا ابتدائی درجہ۔

تسکین کے عوارضات

ضعف ہضم واشتہا، مقام جگر سرد اور سخت، جگر کا کینسر، کمئ صفراء، خون کا دباؤ کم، پتہ گردہ ومثانہ میں پتھریاں، حقیقی ہارٹ اٹیک، انور سما، دل کی کیواڑیاں بند بوجہ گاڑھے قسم کا کولیسٹرول، کرم منی مردہ، عورتوں میں سختی رحم، رسولی رحم بغیر درد، مقام رحم پر ایک خاص قسم کے دباؤ کا احساس، کمر درد بوجہ تسکین گردہ، تعفن گردہ، گردوں کا گل جانا۔

تحذیر کے عوارضات

خون کا دباؤ کم، جسم سرد، تحجر مفاصل، خشک خارش بغیر رطوبت وجلن، بواسیر بادی۔

بے شمار امراض وعلامات ایسی ہیں جن کا سابقہ طبی تاریخ میں نام ونشان تک نہیں ملتا، کبھی کسی نے غور کیا؟ اسکی وجہ اول دین سے دوری ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ کی نافرمانی، سنت نبی ﷺ کو چھوڑ دینا، دوم بے وقت کھانا، پیٹ بھر کر کھانا، مرغن غذائیں جدید غذائیں، پیزہ، شوارما، بیکری کی اشیاء، پانی کی جگہ کولے پیپسیوں کا بکثرت استعمال، سوم سب سے بڑی وجہ ہر پھل اور سبزی پر کیمیکلز کی بھرمار ہے، کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے؟ اگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو پھلوں کی دوکان پر جا کر مشاہدہ کیجئے پھلوں کی پیٹیوں میں سفید رنگ کا کیمکل پڑیوں میں لپیٹ کر رکھا ہوتا ہے کہ پھل جلد پک جائے، سبزی والے سے پوچھو کدو، کالی توری، پالک، گوبھی، اور بھنڈی پر ڈائریکٹ سپرے کی جاتی ہے کہ ان کی چمک دمک قائم رہے، اس کی تازگی نظر آتی رہے، اور ہم اسے ایسے ہی پکا لیتے ہیں، یہی بیماری کی ابتداء ہے، ہر سبزی کے دو پانی ابال کر گرادو پھر اسے پکاؤ اس سے ذائقہ میں تو فرق آجاتا ہے لیکن بیماری کم ہو جائیگی۔۔۔

عورت!

عورت کی نبض جب بھی دیکھیں، کچھ باتوں کا خیال رکھیں کہ!

اول عورت کی نبض نہ دیکھیں، علامات لے کر اس کا علاج کریں، اگر آپ حکیم ہیں تو آپ کو نبض کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی علامات ہی کافی ہیں۔

دوم جو عورت نبض دکھانا چاہے صرف اس کی نبض ہی دیکھنا چاہیئے نہ کہ ہاتھ تو اس کی کلائی پر ہو لیکن اس کے چہرے کو گھورنے لگیں، یہ شرعاً ممنوع ہے کیونکہ وہ بھی کسی کی بہن اور بیٹی ہے۔

سوم اگر بفرض محال نبض دیکھے بغیر تشخیص مکمل نہیں ہوتی تو نبض دیکھتے وقت یہ خیال رکھیں کہ اگر مریضہ آپ کی عمر کی ہے تو بہن تصور کریں، چھوٹی عمر کی ہو تو بیٹی تصور کریں، اگر آپ سے بڑی عمر کی ہے تو ماں تصور کریں۔

خیالات کی پاکیزگی اور نگاہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں، کر کے دیکھ لیں آپ کا تقویٰ بڑھ جائے گا۔

ایک شخص نے مجھے خط لکھا کئی اور بے ہودہ الزامات کے ساتھ ایک یہ بھی تھا کہ جب تم عورتوں کی نبض دیکھتے ہو تو کس بے حیائی سے ان کو گھور رہے ہوتے ہو، میں نے اس شخص کی شکل تو نہیں دیکھی اسے چاہیئے کہ مطب پر آئے اور مشاہدہ کرے کہ اگر میں کسی بہن بیٹی کی نبض دیکھوں تو میں نے کبھی بھی اس کے چہرے کو دیکھنے کا گناہ نہیں کیا ہے، نبض اس کی دیکھتا ہوں جو نبض دکھائے بغیر مطمئن نہیں ہوتی، کسی پر بہتان لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دل کا علاج

جو بھی امراض ہوں گے وہ ہمیں تڑپتی رگ (نبض) کے ذریعے معلوم ہوں گے اور اس رگ کا براہ راست دل سے تعلق ہے لہٰذا ہمیں علاج بھی دل کا کرنا ہوگا۔

1-اگر قلب میں مرض تحریک سے ہو تو جسم میں ریاحی علامات کا اظہار ہوگا، علاج کیلئے قشری تحریک پیدا کریں، قشری عضلاتی دوا دو حصے اور قشری اعصابی دوا ایک حصہ ملا کر دیں، قلب میں تحریک عضلاتی مخاطی اور عضلاتی قشری مادے سے ہوگی۔

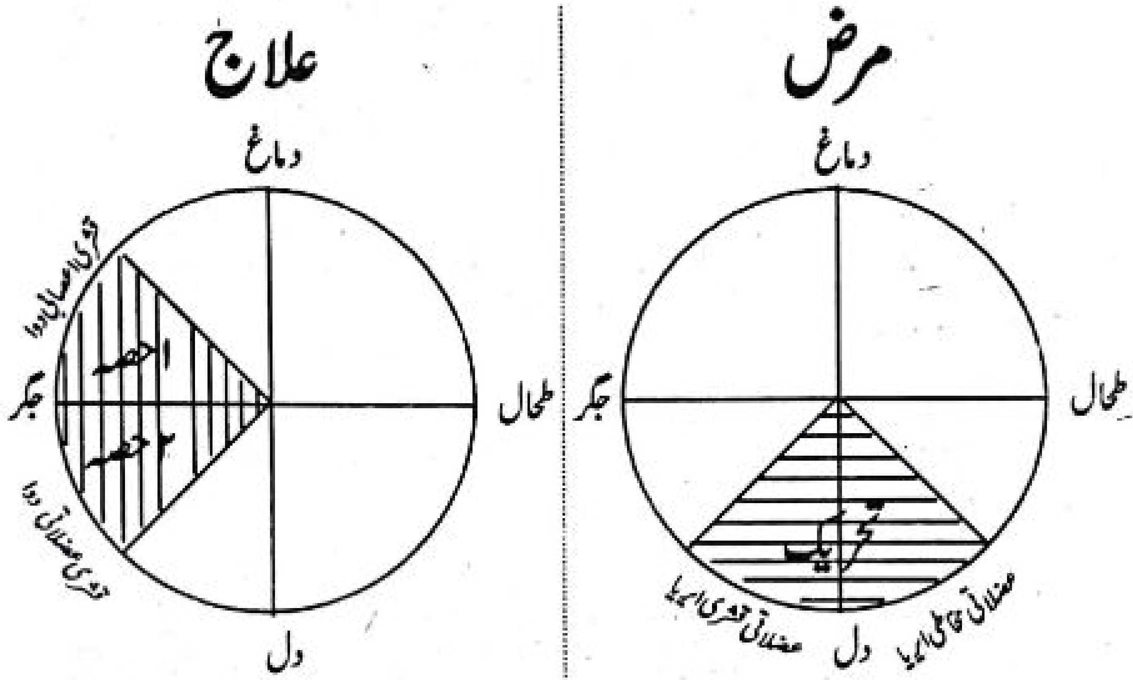
2-اگر قلب میں تحلیل سے مرض ہو تو جسم میں صفراوی علامات کا اظہار ہوگا، علاج کیلئے مخاطی اور عضلاتی دواؤں سے کریں مخاطی اعصابی اور مخاطی عضلاتی ادویہ دو حصے، عضلاتی مخاطی دوا ایک حصہ ملا کر دیں، قلب میں تحلیل ہمیشہ قشری عضلاتی اور قشری اعصابی مادے سے ہوتی ہے۔

3-اگر قلب میں تسکین سے مرض ہو تو جسم میں بلغمی علامات کا اظہار ہوگا، علاج کیلئے عضلاتی ادویہ استعمال کریں، عضلاتی مخاطی دوا دو حصہ اور عضلاتی قشری ایک حصہ ملا کر دیں، قلب میں تسکین ہمیشہ اعصابی قشری اور اعصابی مخاطی مادے سے ہوگی۔

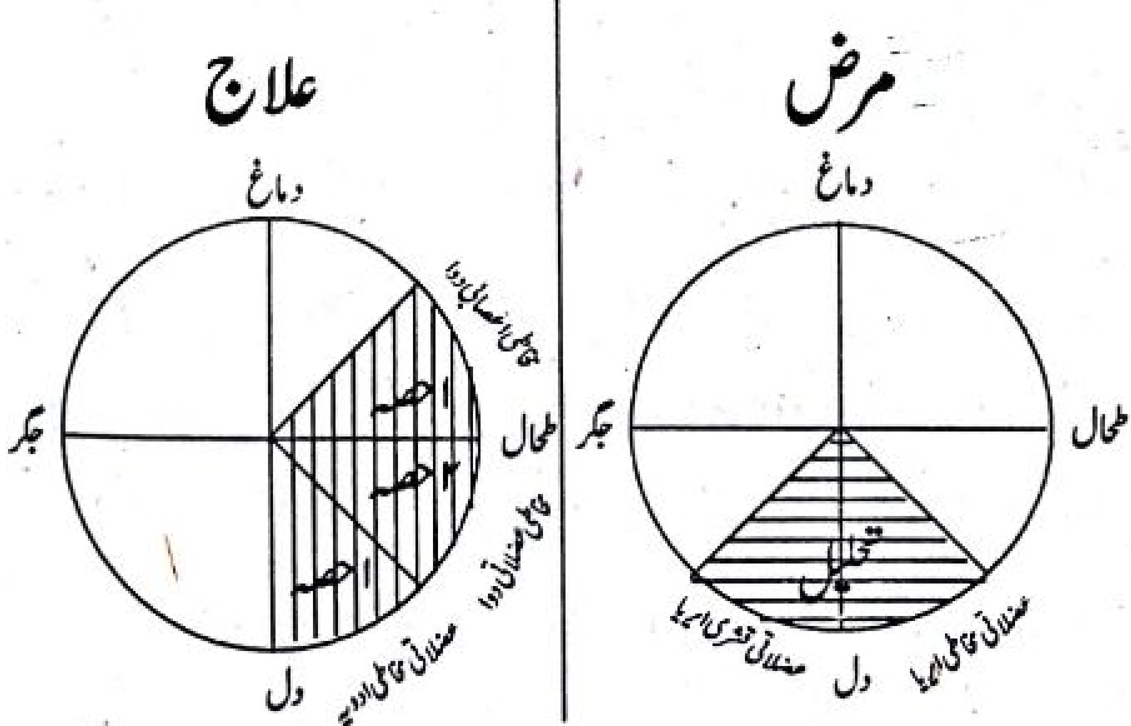
4-اگر قلب میں تخدیر سے مرض ہو تو سوداوی علامات کا اظہار ہوگا علاج کیلئے عضلاتی اور قشری ادویہ استعمال کریں، عضلاتی مخاطی دوا ایک حصہ اور عضلاتی قشری و قشری عضلاتی ادویہ دو، دو حصے ملا کر دیں، قلب میں تخدیر ہمیشہ مخاطی اعصابی اور مخاطی عضلاتی مادے سے ہوگی۔

خاکوں کو غور سے پڑھیں اور باقی کیفیات کا علاج انہی اصولوں کو مدنظر رکھ کر کریں۔

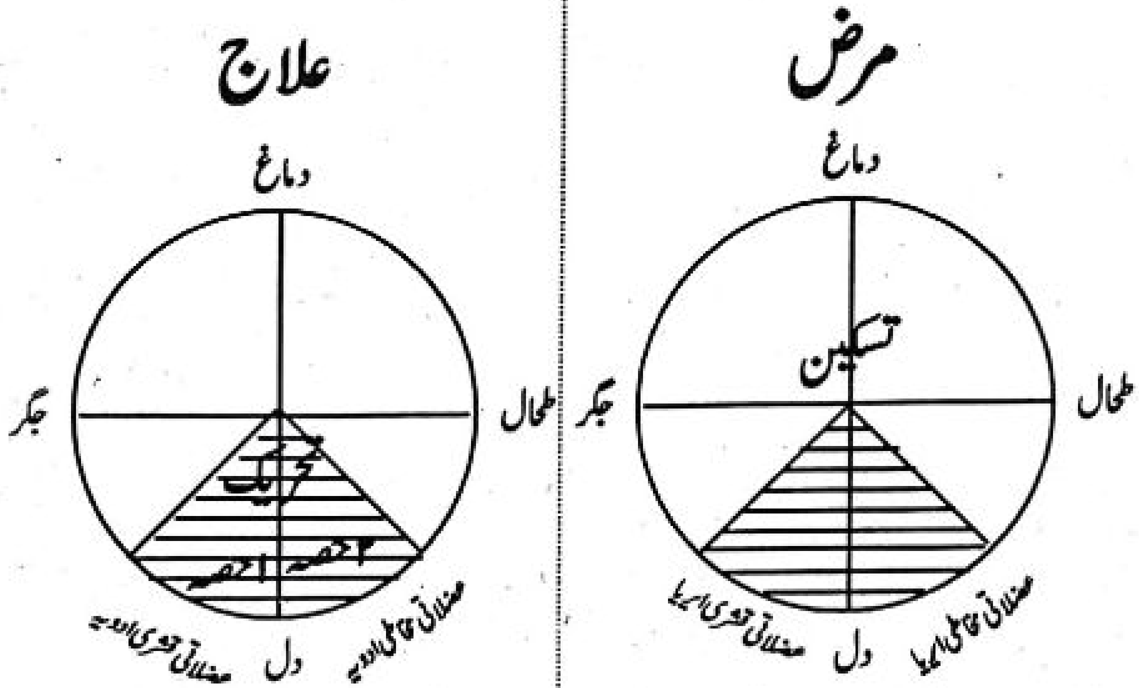
عضلاتی تحریک کا علاج



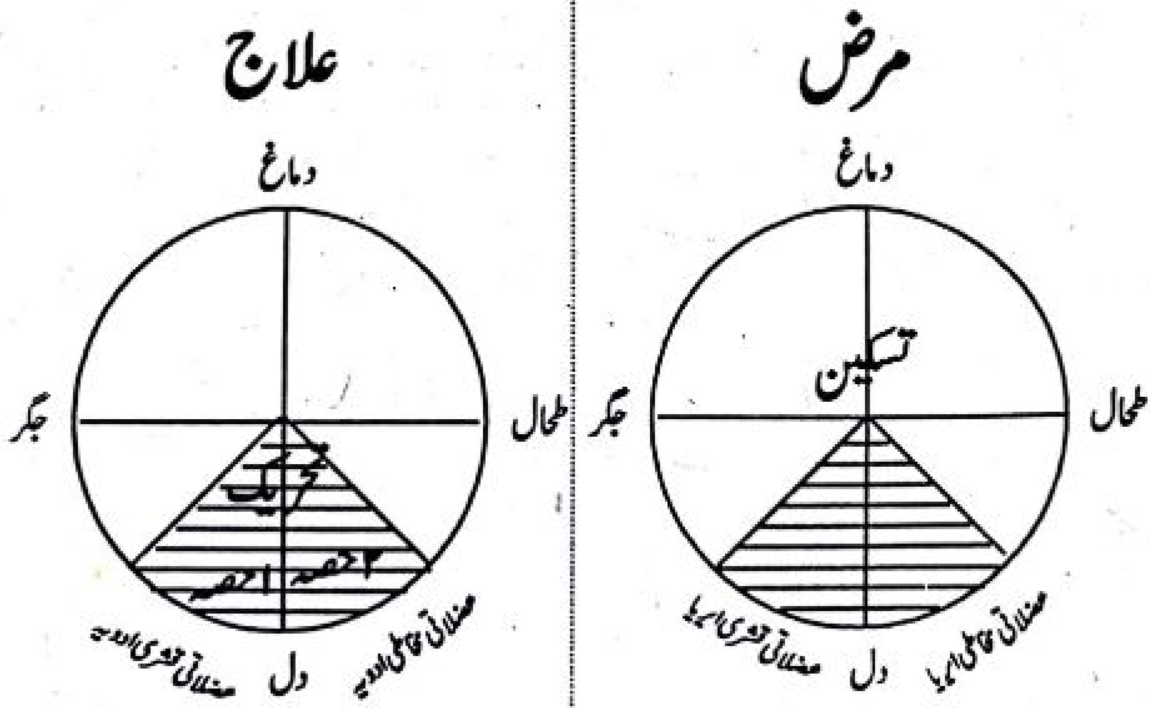
عضلاتی تحلیل کا علاج



عضلاتی تسکین کا علاج



عضلاتی تخدیر کا علاج



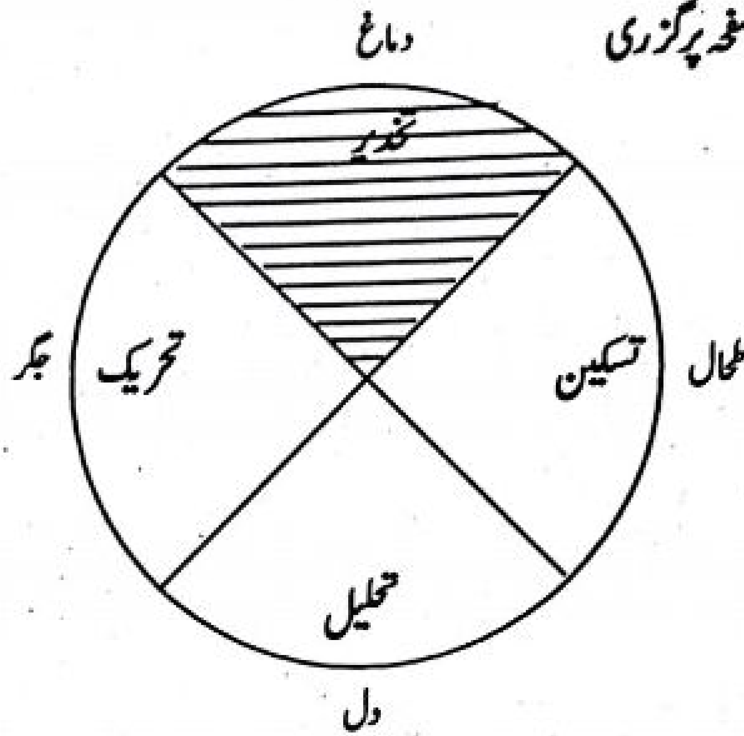
آسان طریقہ علاج

1-مثال کے طور پر قشری تحریک ہے اور ہم نے دماغ کا علاج کرنا ہے، تو سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ نسیجی دوران خون کے مطابق دماغ کی کیا کیفیت ہے ،خاکہ دیکھیں ،خاکہ کے مطابق دماغ میں تحذیر ہے، جہاں تحذیر ہو وہاں خون بہت کم مقدار میں پہنچتا ہے، لہٰذا وہ عضو سُن ہو جاتا ہے، اب ہم دماغ و اعصاب کے فعل کو بیدار کرنے کیلئے چار اور پانچ نمبر ادویہ دیں گے چار نمبر (قشری اعصابی ،گرم تر) دوا ایک حصہ، پانچ نمبر (اعصابی قشری، تر گرم) دوا دو حصے ملا کر دیں گے، قشری اعصابی دوا دماغ کی مقوی ہے اور اعصابی قشری دوا دماغ کی محرک دوا ہے، یوں ہم نے خون کا رخ جو پہلے جگر کی طرف زیادہ تھا، دماغ و اعصاب کی طرف موڑ دیا، یہ علاج بالآمالہ کہلائے گا، یعنی تحریک والے عضو سے خون کا رخ تحذیر والے عضو کی طرف کر دینا، اس طرح دماغ و اعصاب کا فعل تیز ہونے سے خون میں بلغم (تری) کی مقدار بڑھ کر (جو پہلے مرض کے باعث کم تھی) مرض کا خاتمہ ہوگا۔

خاکہ کی مثالیں اگلے صفحہ پر دیکھئے

خاکہ مثال نمبر ایک۔

1- تحریر پچھلے صفحہ پر گزری

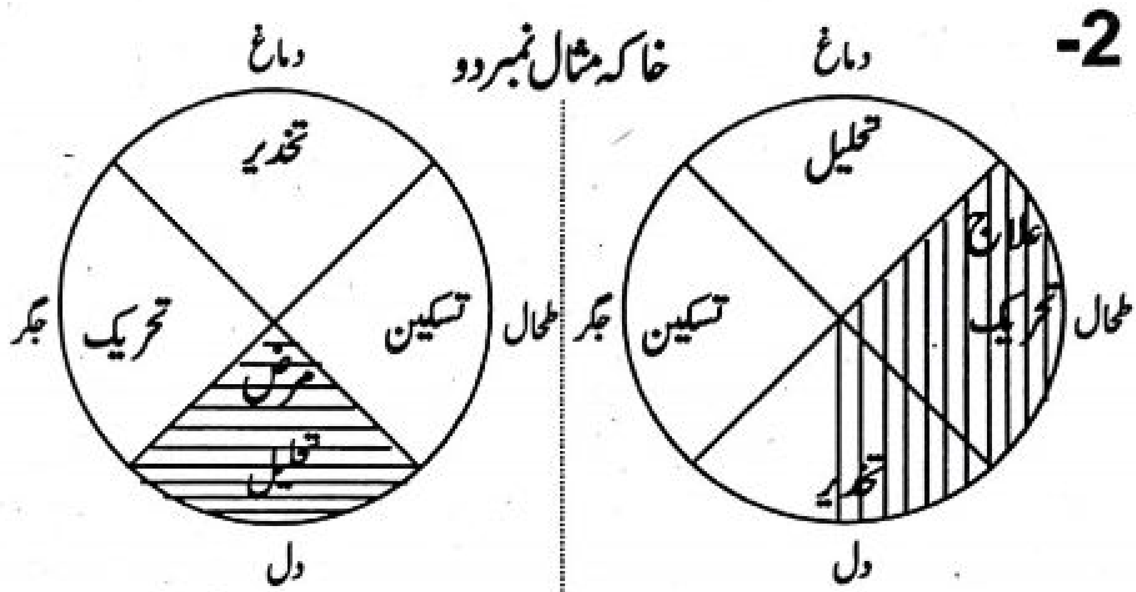


2- دوسری مثال میں بھی تحریک قشری ہی ہے، مرض عضلات میں ہے تو ہم نسیجی دوران خون کا رخ اگلے عضو کی طرف کرنے کی بجائے پچھلے عضو طحال اور عضلات کی طرف موڑ دیں گے، یعنی عضلات میں تحلیل ہے اور ہم نے اس کا علاج کرنا ہے، اصل میں عضلات کے اندر گرمی ہے، جو قشری تحریک کی وجہ سے ہے تو ہم اس کا علاج ایسے کریں گے کہ طحال میں تحریک پیدا کر دیں گے، ساتھ ہی عضلات کے کیمیاوی حصہ میں تحریک پیدا کریں گے۔

علاج بالضد کے اصول کے مطابق جگر میں سکون پیدا ہو کر صفراء کی مقدار انتہائی کم ہو جائیگی، دوسری طرف نسیجی دوران خون کے مطابق عضلات میں تخدیر پیدا ہو جائیگی، اس تخدیر کو توڑنے کیلئے عضلاتی دوا بھی دی گئی ہے، یہ علاج بالجذب کہلائے گا، یہ مکمل علاج تحریک اور تخدیر سے ہوا، یعنی علاج بالضد کے ساتھ علاج بالجذب بھی کیا، اس

میں سات، آٹھ اور ایک نمبر دوائیں دیں گے، سات نمبر مخاطی اعصابی دوا دینے سے جگر میں سکون پیدا ہو گیا جو باعث مرض تھا، آٹھ نمبر مخاطی عضلاتی دوا دینے سے دل کو قوت مل گئی، ایک نمبر عضلاتی مخاطی دوا دینے سے دل نے اپنا فعل تیز کر دیا، اور جسم میں قوت و توانائی پیدا کر کے حرارت غریزی (روح حیوانی) بڑھا دی، یوں تحلیل کی علامات کا علاج بالضد اور بالجذب کے ذریعہ عمل میں آیا، جس سے جسم صحت مند ہو گیا.

-2 خاکہ مثال نمبر دو

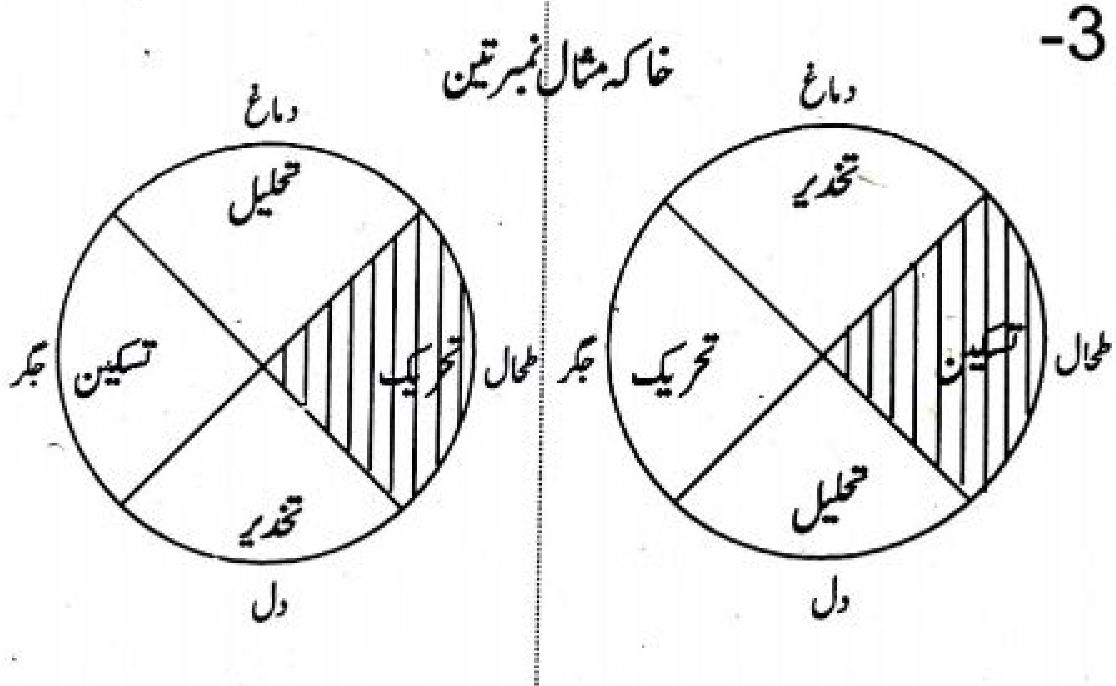


3- تحریک قشری ہی ہے اور ہمیں سکون طحال کا علاج کرنا ہے، سکون طحال کی وجہ سے جسم پر جا بجا بغیر درد گلٹیاں (لمفیٹک اوڈیما) پیدا ہو گئی ہیں، تو ہم طحال میں تحریک پیدا کریں گے، یہ علاج بالضد کہلائے گا، اس میں ہم سات نمبر مخاطی اعصابی دوا ایک حصہ اور آٹھ نمبر مخاطی عضلاتی دوا دو حصے دیں گے، سات نمبر دوا دینے سے جگر میں سکون پیدا ہو گیا جس کی تیزی (تحریک) باعث مرض تھا، آٹھ نمبر دوا دینے سے طحال میں تحریک شروع ہو جائیگی، غدد جاذبہ کے سکون کی وجہ سے بغیر درد گلٹیاں تھیں، سات اور آٹھ نمبر دوا دینے سے طحال میں تحریک اور ادنیٰ درجہ کی تحلیل شروع ہو گئی، جس سے جسم

صحت مند ہو جائے گا۔

3-

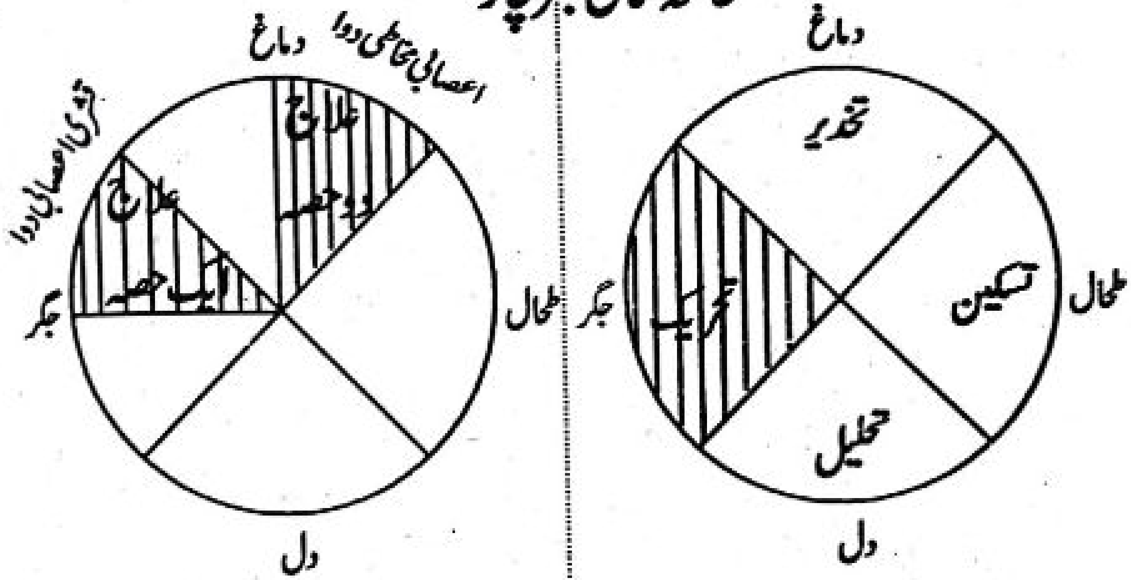
خاکہ مثال نمبر تین



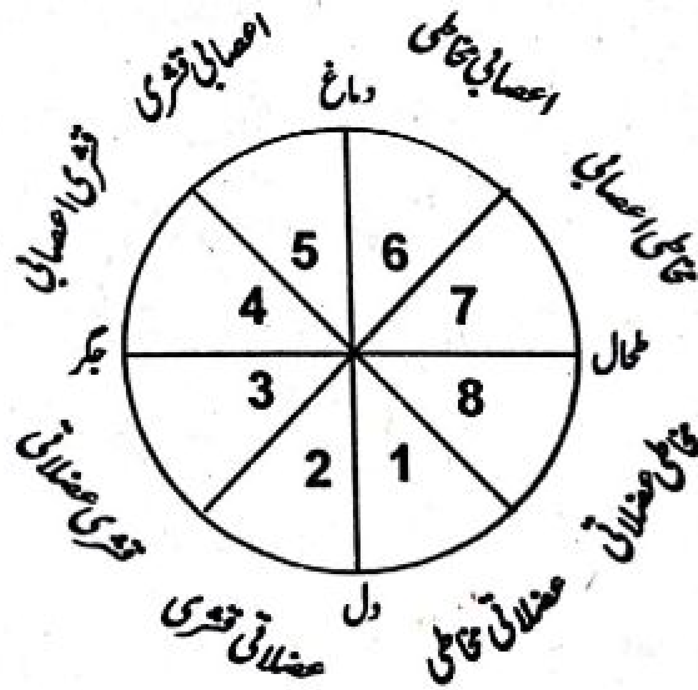
4- تحریک قشری ہی ہے، اس میں جگر خود بیمار ہو گیا ہے، اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اس کا علاج کیسے کریں، خاکہ دیکھیں، جب نبض قشری تحریک ظاہر کرے گی تو جگر میں عضلاتی مخاطی اور عضلاتی قشری مادہ ہوگا، جو تیزاب ہے، ہمیں دل نے بتایا تھا کہ خون میں صفراء بڑھ کر جگر پر سوزش پیدا کر رہا ہے، جگر میں کیا ہے؟ (تیزاب، خشکی، تحریک) تحریک کی وجہ سے جگر نے اپنا فعل تیز کر کے خون میں صفراء بڑھا کر جگر پر ہی سوزش پیدا کر دی، اس میں ہم چار نمبر قشری اعصابی دوا دیں گے تو جگر کے مشینی حصہ سے تیزاب خارج ہونے لگے گا، ساتھ ہی ہم چھ نمبر دوا اعصابی مخاطی دیں گے، اس سے ایک طرف جگر کے کیمیاوی حصہ میں تسکین پیدا ہو جائیگی دوسری طرف اس سکون کی وجہ سے جگر کو دوران خون کے ذریعہ سے جو رسد ملتی تھی وہ صفراء کی بجائے بلغم (الکلی) ہوگی، یہ الکلی خون میں شامل ہو کر تیزاب اور صفراء کی تمام علامات کا خاتمہ کر دے گی، اگر اس عمل کو تیز کرنا مقصود ہو تو قشری اعصابی مسہل دیں، جگر کی سوزش سے جو

امراض لاحق ہوئے تھے فی الفور ختم ہو جائیں گے۔

-4



تحریکات اور نمبروں کو سمجھنے کیلئے خاکہ



ادویہ کی تعریف

1- مقوی دوا: جتنی بھی مشینی تحریک کی دوائیں ہیں نسیجی دوران خون کے مطابق اپنے سے اگلے عضو کی مقوی دوائیں ہوں گی، جیسے قشری اعصابی دماغ کی مقوی ہے ،اوراسی طرح اعصابی مخاطی طحال کی، مخاطی عضلاتی دل کی، عضلاتی قشری جگر کی مقوی دوائیں ہیں۔

2- محرک دوا: جتنی بھی کیمیاوی تحریک کی دوائیں ہیں، وہ اپنے عضو کی محرک ہوں گی، جیسے عضلاتی مخاطی دل کی محرک دوا ہے اور قشری عضلاتی جگر کی محرک دوا ہے، اعصابی قشری دماغ کی، مخاطی اعصابی طحال کی مقوی دوائیں ہیں۔

3- محلّل دوا: کیمیاوی تحریک کی دوا اپنے سے پچھلے عضو کی محلل دوا ہوگی، جیسے قشری عضلاتی دوا دل کی محلل ہوگی ، اعصابی قشری جگر کی، مخاطی اعصابی دماغ کی، عضلاتی مخاطی طحال کی محلل دوائیں ہیں۔

4- مسکّن دوا: ایک عضو کی کیمیاوی تحریک کی دوا اپنے بالمقابل عضو کی مسکن دوا ہوگی، جیسے اعصابی قشری دل کی مسکن دوا ہے، مخاطی اعصابی جگر کی، عضلاتی مخاطی دماغ کی، قشری عضلاتی طحال کی مسکّن دوائیں ہیں۔

5- مخدّر دوا: ایک عضو کی کیمیاوی تحریک کی دوا اپنے سے اگلے عضو کی مخدر دوا

ہوگی، جیسے قشری عضلاتی دوا دماغ کی مخدر ہے، اعصابی قشری طحال کی، مخاطی اعصابی دل کی، عضلاتی مخاطی جگر کی مخذ ر دوائیں ہیں۔

تشخیص و تجویز: نبض کی مدد سے عمل اور ردعمل معلوم کریں، یہ سمجھنے کی کوشش کریں آیا کہ عمل قوی ہے یا ردعمل بھاری پڑ رہا ہے، اگر عمل قوی ہے تو مادہ ء مرض کا مسہل دے کر علاج بالآمالہ کریں، اگر ردعمل بھاری پڑ رہا ہے تو اس کی مدد کرتے ہوئے اسی کو بڑھاتے چلے جائیں حتّٰی کہ صحت حاصل ہو جائے، اگر مقام پر ضعف پایا جائے تو علاج بالجذب کریں، اگر مرض حاد ہو تو علاج بالضد کر کے مقصد حاصل کریں۔

ایک سے زیادہ اعضاء میں مرض

مثال کے طور پر اگر قشری عضلاتی تحریک ہو تو سب سے پہلے پیشاب پیلا آنے لگتا ہے، پھر اس میں جلن پیدا ہو جاتی ہے، اس کے بعد اس میں سے بو آنے لگتی ہے، یہ ورم گردہ کا ابتدائی درجہ ہے اس کے بعد اس کے ساتھ پیپ آنے لگتی ہے، اگر ورم اسی طرح رہے تو پیشاب کم آنے لگتا ہے اور صفراء خون میں رک کر یرقان پیدا کر دیتا ہے، اگر اب بھی علاج کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو یہی صفراء دل کی طرف اپنا کام دکھاتا ہے، گھبراہٹ رہنے لگتی ہے دمہ قلبی ہو جاتا ہے، بایاں بازو سُن رہنے لگتا ہے، مقام قلب پر چند سیکنڈ کے لئے ایک ٹیس سی اُٹھتی ہے، خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے، اسی ہاتھ کی آخری تین اُنگلیوں میں درد رہنے لگتا ہے، یہاں تک تو تحریک کی علامت تھیں۔

اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو تحلیل کے عوارضات شروع ہو جاتے ہیں مثلاً ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں، جسم میں ٹوٹ پھوٹ رہنے لگتی ہے، کسی کام کو دل نہیں چاہتا، پنڈلیوں میں درد رہنے لگتا ہے، دل بڑھ جاتا ہے، اوپر کا بلڈ پریشر کم اور نیچے کا بلڈ پریشر زیادہ رہتا ہے، پاؤں پر ورم (کارڈی اک اوڈیما Cardiac Oedema) آجاتا ہے۔

اس سے اگلے مرحلے پر تسکین کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں، طحال بڑھ جاتی ہے، خون کی کمی ہو جاتی ہے، اور کئی لوگوں کو جسم پر جا بجا موہکے، رسولیاں اور گلٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس کے بعد تخذیر کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں، کندھے درد کرنے لگتے ہیں، پٹھے سُن ہو جاتے ہیں، عصب راجع کا درد شروع ہو جاتا ہے، نسیان ہو جاتا ہے، آنکھوں کی بصارت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے، اونچا سنائی دینے لگتا ہے، بال گرنے لگتے ہیں، نزلہ دائمی ہو جاتا ہے۔

جب ایسا مسئلہ پیدا ہو جائے تو گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں، جس تحریک (قشری عضلاتی، حار یابس) سے مرض شروع ہوا تھا، وہ دوا چھوڑ دیں، اس سے اگلی اعصابی دوا ایک حصہ، اس سے اگلی (مخاطی) دوا دو حصے، اس سے اگلی (عضلاتی) دوا ایک حصہ ملا کر تین ماشہ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد تازہ پانی سے دیں، انشاء اللہ تعالیٰ ﷻ بہت جلد بہترین نتائج برآمد ہوں گے، کئی بار ایسے کیس آئے اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار کیا۔

ایسے حالات میں تھیوری پر ہی نہ اڑے رہیں، بلکہ یہ دیکھیں کہ مریض کیسے جلد صحت یاب ہو سکتا ہے، تذکرہ اوپر طریقہ علاج سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، کیوں کہ ہم مرض کے سبب کو پکڑ کر اس کا علاج کرتے ہیں، ان سب علامات کا سبب قشری تحریک تھا، تو ہم نے سبب چھوڑ کر باقی سب ادویہ اکٹھی دے دیں، یہ بھی غیر اصولی علاج نہیں ہے، کیوں کہ پہلے ہم تحریک کا علاج تحلیل اور تسکین سے کرتے تھے، اب اگر ساتھ تخذیر کی دوا شامل کر دیں گے تو کوئی حرج نہیں، یہ طریقہ ان اصحاب کیلئے لکھا ہے جن کو نظریہ کی سمجھ نہیں آتی۔

کچھ لوگ تخذیر کے نام سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں، اور اس دوا کو استعمال نہیں کرتے اگر آپ دل میں تخذیر پیدا کر رہے ہیں تو غور فرمائیں کہ وہاں پہلے ہی تحریک اور تسکین

کی دوائیں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں، تخدیر پیدا کرنے سے صرف یہ ہوگا کہ درد کا احساس جاتا رہے گا اور مریض جلد صحت مند ہو جائیگا۔

کچھ دوست کہتے ہیں کہ اگر ہم نے تخدیر کی دوا استعمال کی تو دل اپنا کام چھوڑ دے گا اور بندہ مر جائیگا، اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف تخدیر قلب سے ہی بندہ مرتا ہے تو یہ ان کی بھول ہے، وہ میرے ایک سوال کا جواب دیں کیا جب تحریک سے ہارٹ اٹیک ہوتا ہے اور تحلیل سے دل بڑھ جاتا ہے، تسکین سے دل پھول کر اپنے افعال سُست کر دیتا ہے اور فشار الدم ضیعف کا عارضہ لاحق ہو کر مریض آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے، اُس وقت اُنہیں موت یاد نہیں ہوتی، موت تو ہر حالت میں آنی ہے پھر خوف کس بات کا، تخدیر سے نہ گھبرائیں، سچائی کو حق جان کر علاج کریں، جب ڈاکٹر کسی عضو کو سُن کرتے ہیں تو کیا وہ تخدیر نہیں ہے، اور سُن لیں ایلوپیتھی طریقہ علاج میں جگر کے سرطان کا مسئلہ بہت عرصہ سے زیر بحث تھا اور وہ اب تک ناکام ہیں، سرطان تو چھوڑو ایک طرف اُن سے تو سوزش جگر کا علاج نہیں ہو سکا، انہوں نے اسے ہیپاٹائی ٹس، اے، بی، سی اور ای بنا کر اسے وائرس کے کھاتے میں ڈال کر اپنے نام نہاد فرض سے سبکدوش ہو گئے ہیں، تو عزیزان من تمہارے پاس تو اُن کے ہیپاٹائی ٹس (سوزش جگر) کا علاج موجود ہے، بلکہ حکماء حضرات کئی ہزار سال سے جگر کے تمام امراض کا کامیاب علاج کر رہے ہیں، تم ہیپاٹائی ٹس کا علاج کر کے ثابت کر دو کہ نظریہ مفرد اعضاء اربعہ میں موت کے علاوہ ہر علامت کا علاج موجود ہے اور یہ طریقہ علاج قدرت کے وضع کردہ اصولوں کے عین مطابق ہے۔

ایلوپیتھی جدید تحقیقات کے مطابق وہ جگر کے سرطان کا علاج تو دریافت نہیں کر سکے

لیکن انہوں نے اپنی دانست کے مطابق ایک بڑا تیر چلایا ہے، انہوں نے یہ کیا ہے کہ تمام تر توجہ سے ایک تجربہ کیا ہے کہ جتنے عرصے تک جگر کے سرطان کا علاج دریافت نہیں ہوتا جگر کے اس متاثرہ حصے کو (Freez، سُن) کر دیا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ جب تک علاج دریافت نہیں ہوتا اس حصے کو بار بار انجکشن سے سُن کرتے رہیں گے، تو کیا یہ اُس متاثرہ حصہ جگر میں تخدیر پیدا نہیں کی گئی؟ کیا اس سے مریض مرجاتے ہیں، قطعاً نہیں، اس طریقہ علاج کو وہ بہتر خیال کرتے ہیں تو وہ جانیں، یہ تو ایک مثال پیش کی گئی ہے۔

تو دوستو تخدیر سے گھبرا کر غلط علاج کرنے سے گریز کریں، کس مُنہ سے اللہ تعالیٰ ﷻ کے حضور پیش ہوں گے طب جیسے مقدس پیشے کو بدنام مت کرو، پیسہ ہی تو سب کچھ نہیں ہے سچ کا ساتھ دو اور قدرتی وفطری (نظریہ مفرد اعضاء اربعہ) طریقہ علاج اپناؤ اور ملک وملت کی خدمت کرو۔

ایک یادداشت

اگر کسی ایک مفرد عضو کا علاج کرنا ہو تو اُسے قوت اور حرکت دیں، اور جو مادہ فساد پیدا کر رہا ہو اُسے تحلیل ضرور کریں، یعنی تحریک والے عضو کی مشینی تحریک اور اگلے عضو کی کیمیاوی اور مشینی تحریک کی تینوں دوائیں دیں، اس سے بہت جلد اور اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں، کر کے تو دیکھئے پھر آپ کو نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی افادیت اور تیز رفتاری کا اندازہ ہو جائے گا، یونانی طب اُس دور کی بات تھی جب کھانے کی اشیاء نہایت خالص ملتی تھیں، ہم مکھن اور شکر سے روٹی کھایا کرتے تھے، لیکن اب مکھن ہی نہیں ۔

ایک سربستہ راز

اللہ تعالیٰ ﷻ نے انسان کو پیدا کیا اپنی پہچان کرانے کے لئے اور اپنی قدرت سے اپنے نور میں سے حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا اور پہچان کرانے کا سبب بنا کر بھیجا، اور آپ ﷺ کو سب جہانوں کا سردار بنا دیا۔

جسم انسانی اللہ تعالیٰ ﷻ کی اعلیٰ قدرت کا شاہکار ہے، طب او رنظریہ مفرد اعضاء کے حوالے سے جسم انسانی کی دو ہی حالتیں ہیں، یعنی قالب تو ایک ہے لیکن اسی کے اندر دین ہے اور اسی کے اندر دنیا ہے، اس (انسان) کی محبت جس طرف زیادہ ہو وہی حالت اختیار کر جاتا ہے۔

علاج کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ پر اس حیرت انگیز راز کا انکشاف کر دیا جاتا،



پچھلے صفحہ پر خاکہ ترتیب دیا گیا ہے، اسے غور سے دیکھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں۔
عضلاتی قشری سے لے کر اعصابی قشری تک دنیا ہے، غور کریں اس نصف کرہ میں کم و بیش ہر جگہ حرارت پائی جاتی ہے، حرارت شر و فساد ہے، شیطان لعین پر غور کریں کہ اس نے کیا کیا کہ جب اسے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ زمین پر اپنا نائب (حضرت سیدنا آدم علیہ السلام) مقرر کرنے والا ہے تو اس نے اتنی عبادت کی کہ شاید اللہ تعالیٰ ﷻ عبادت کی زیادتی کی وجہ سے خوش ہو کر اسے ہی نائب مقرر کر دے گا، اللہ تعالیٰ ﷻ نے اسے فرشتوں کا سردار بنا رکھا تھا، اور اس سے خوش ہو کر اسے بتا دیا کہ میں سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے والا ہوں، اور وہی دنیا پر میری نیابت کرے گا، جب اس نے یہ سُنا تو اس نے اس فیصلے کے خلاف آواز اٹھائی، لیکن مالک کل کو کسی (اُس کی مخلوق) کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی اُس نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، اور یہ (شیطان) کھل کر سامنے آ گیا، اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میری اس تخلیق کو سجدہ کرو، سب سجدے میں گر گئے لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ اے اللہ تو نے ہی تو کہا تھا کہ میرے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرنا تو میں اسے (حضرت سیدنا آدم علیہ السلام) جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا سجدہ کیوں کروں، یعنی اُس نے اللہ تعالیٰ ﷻ کے احکام سے روگردانی کی اللہ تعالیٰ ﷻ نے شیطان کو آگ سے تخلیق فرمایا تھا اس لئے وہیں سے شیطانیت کا سلسلہ چل نکلا، لہٰذا آگ (حرارت) سے شیطان کی شیطانیت زندہ ہوتی ہے، خاکہ پر غور کریں آگ کا عمل دخل عضلاتی قشری سے اعصابی قشری تک ہے، یہ دنیا ہے، اعصابی مخاطی تک روحانیت ہے، اس نصف کرّے میں کم و بیش ہر جگہ سردی پائی جاتی ہے اور سردی کا تعلق مٹی سے ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ نے شیطان کو

آگ سے بنایا اور انسان کو مٹی سے، آگ شر و فساد ہے، ارض امن ہے کیونکہ اس میں ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدفن ہے۔

انسان کی اصل بنیاد مٹی ہے (مخاطی مادہ) مادہ منویہ کیا ہے؟ مخاطی اعصابی مادہ! یہی زمین میں بیج بویا جاتا ہے، مخاطی مادہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے حکم سے ماں کے رحم کے اندر پھینکا گیا، تو اس وقت یہ لاتعداد چھوٹے چھوٹے کرموں پر مبنی تھا، ان میں سے ایک کو منتخب کرلیا گیا، اور یوں انسان تخلیق کے مراحل سے گذرنے لگا۔

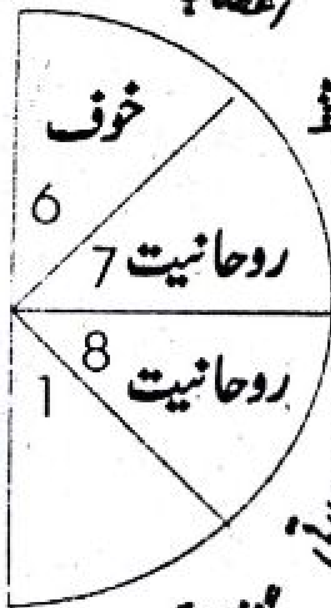
نسیجی دوران خون کے مطابق جب یہ مخاطی عضلاتی مقام پر آتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے، (زندہ تو یہ کرموں کی شکل میں بھی تھا) یہ روح اس کو انسانی شکل عطا کر کے دنیا پر لانے کیلئے پھونکی گئی، یعنی کرم کی زندگی میں اللہ تعالےٰ ﷻ نے اپنی قدرت سے تبدیلیاں فرمادیں، تو یہ ماں کے پیٹ میں واضح حرکت کرنے لگا، دنیا میں آنے کے لئے دن بدن ترقی کے مدارج طے کرتا ہوا جب یہ عضلاتی مخاطی مقام پر پہنچتا ہے تو اسے آگے ایک اور ہی جہان (دنیا) کا عکس محسوس ہونے لگتا ہے، تو یہ اس عکس کی حقیقت کو پانے کیلئے بے قرار ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ کی قدرت سے جب یہ دنیا میں آنکھ کھولتا ہے، تو یہ عضلاتی قشری عمل و کیفیت کے ذریعے دُنیا پر آتا ہے، کیسے؟ غور کریں مخاطی اعصابی مقام پر ایک قطرہ منی تھا، اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس میں تبدیلیاں فرما کر حرکت پیدا فرمادی تو اس کا تعلق عضلاتی مادے کے ساتھ جڑ چکا تھا، یعنی مخاطی عضلاتی مقام تک سفر طے کر چکا تھا، حرکت اور واضح ہوئی تو عضلاتی مخاطی تک کا سفر طے ہو چکا تھا، عضلاتی مخاطی مقام پر حرکات میں اضافہ ہوا تو حرکات سے حرارت پیدا ہوگئی، جیسے ہی حرارت پیدا ہوئی یہ عضلاتی قشری عمل کے ذریعے سے دنیا

پر آ گیا، جب یہ ایک مخصوص مدت کے بعد ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو ذریعہ عضلاتی قشری تحریک ہوتی ہے، پیچوٹری کا انجکشن کیا ہے (عضلاتی قشری) پلسا ٹیلا کیا ہے (عضلاتی قشری) اور ہم حکیم لوگ بھی اس وقت عضلاتی قشری ادویہ سے ہی زچگی کے مراحل طے کراتے ہیں، جن سے عضلات کی حرکات تیز ہو کر یہ دنیا میں آ جاتا ہے، حرکت سے ہمیشہ حرارت ہی پیدا ہوتی ہے، لہٰذا جب یہ عضلاتی قشری کے ذریعے دنیا پر آیا تو اس نے اپنے نئے سفر کی ابتداء حرارت سے کی کیونکہ صفراء دراصل عضلات کی حرکت سے ہی بننے لگ جاتا ہے صرف اس کا اظہار جگر کے ذریعے عمل پذیر ہوتا ہے۔ جب یہ بچہ ہوتا ہے تو اسے دنیا کی کوئی سمجھ نہیں ہوتی، اور اس وقت اس میں خفیف سی حرارت پائی جاتی ہے، تب یہ اعصابی قشری ہوتا ہے، جیسے ہی یہ زندگی کے ماہ و سال گذارتا جاتا ہے قشری اعصابی سے ہوتا ہوا قشری عضلاتی تک پہنچ جاتا ہے، یہاں یہ جوان ہو چکا ہے، آگ اس میں بہت ہوتی ہے، یہی وہ مقام ہے جہاں وہ بندے کو بندہ نہیں سمجھتا، جتنی بھی شرارتیں ہیں اسی مقام پر ہیں، چوری، ڈکیتی، قتل، دھوکے بازی، زناء، شر و فساد سب اسی جگہ پر ہیں، یہی دنیا ہے، یہاں شیطانیت (آگ) اس کے اندر پورے جوبن پر ہوتی ہے، جب یہ نسیجی دوران خون کے مطابق الٹا چکر کاٹتا ہوا تیس سے چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس میں آگ (شیطانیت) کچھ فی صد کم ہو چکی ہوتی ہے، اب اس کے باغیانہ خیالات ختم ہو کر کوئی بہتر فیصلہ کرنے کی حد میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں، یہاں یہ قشری عضلاتی سے الٹے رخ عضلاتی قشری مقام کی طرف سفر شروع کرتا ہے، یہ ادھیڑ عمری کا زمانہ ہے، جیسے جیسے یہ بوڑھا ہوتا جاتا ہے، حرارت اس میں کم ہوتی چلی جاتی ہے، جب حرارت اس میں سے ختم ہو جاتی ہے

تب یہ عضلاتی مخاطی سے ہوتا ہوا مخاطی اعصابی مقام کی طرف سفر کر رہا ہوتا ہے، لیکن جتنی دیر اس کا رابطہ حرارت (دنیا) سے رہتا ہے، اس سفر میں اس کے لئے بہت الجھنیں ہیں جتنی دیر حرارت قائم رہتی ہے دنیا کے کاموں میں دلچسپی لیتا ہے، لیکن جب حرارت ختم ہو جاتی ہے اور مخاطی مادے (بنیاد) سے اس کا تعلق پھر جڑ جاتا ہے تو یہ گوشہ نشین ہو جاتا ہے، اللہ اللہ کرتا ہے اور ہر وقت اپنی موت کو یاد کرتا ہے، آخر کار قویٰ جواب دے جاتے ہیں، اور مخاطی اعصابی تک کا سفر طے کر کے پھر مٹی میں مٹی ہو جاتا ہے۔

اطباء متقدمین نے زندگی کے چار ادوار طے کئے ہیں، مزاج کے اعتبار سے بچہ اعصابی قشری، نوجوان قشری اعصابی، جوان قشری عضلاتی اور بوڑھا عضلاتی مخاطی ہوتا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ



اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں، اگر انسان کا رخ اعصابی مخاطی مقام کی طرف ہو جائے تو اس جگہ حرارت برائے نام ہی رہ جاتی ہے، یہیں سے خوف کی منزل شروع ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کی تمام قوتیں جواب دے جاتی ہیں، غور کریں کہ اعصابی مخاطی کی خاص علامت خوف ہے، اور یہ مریض اکثر موت سے خوفزدہ رہتا ہے معمولی بات پر چونک جاتا ہے، اس سے

آگے مخاطی اعصابی اور بھی خوف کا مقام ہے، جہاں پر خوف پیدا ہو جائے وہیں سے روحانیت شروع ہو جاتی ہے، اس کے اندر سے حرارت (شیطانیت) بالکل ختم ہو جاتی ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے لو لگا چکا ہوتا ہے، اسے کسی بات کی پرواہ نہیں ہوتی اور دنیاوی امور ترک کر دیتا ہے، یہی مقام فنا فی اللہ کا ہے، یہیں مٹی میں مٹی ہو جاتا ہے، یہی اس کی شروع تھی یہی آخری منزل ہے، پیدا ہونے سے پہلے جب یہ ایک مخاطی قطرہ تھا تو گناہوں سے پاک تھا، دنیا میں آیا، شر و فساد میں حصّہ لیا، جب قویٰ جواب دے گئے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف رجوع کیا جو دل سے توبہ کر گئے اُن کی آخرت سنور گئی، یہ وہ تھے جو نسیجی دوران خون میں بہتے ہوئے اعصابی مخاطی مقام کی طرف سے مخاطی مقام (موت) کی طرف آئے۔

اور جو مرتے دم تک مغرور رہے وہ نسیجی دوران خون کے مخالف سفر کرتے ہوئے اعصابی مخاطی سے قشری عضلاتی کی طرف سے الٹ (اللہ تعالیٰ ﷻ کے نافرمان) سفر کرتے ہوئے عضلاتی مخاطی سے مخاطی مقام (موت) کی طرف آئے۔

اب نظریہ کی رو سے دیکھیں کہ جب مخاطی تحریک ہوتی ہے تو دل میں تخدیر (سُن ہونا) ہوتی ہے، جب دل ہی سُن ہو جائے تو زندگی کے کیا معنی، خون نام کو بھی نہیں رہے گا، یا غلیظ ہو جائے گا، یاد رکھیں خون ہی سب کچھ ہے، اسی کے ذریعہ حرارت غریزی (روح حیوانی) پورے جسم میں دورہ کرتی ہے، تمام ارواح کو زندہ رکھتی ہے، اور ہر مفرد عضو کو خون کے ذریعے خوراک تقسیم کی جاتی ہے۔

جب تک مخاطی اعصابی تحریک رہتی ہے خون کے سرخ جسیمے بہت ہی کم مقدار میں پائے جاتے ہیں، اور جب مخاطی سے رابطہ ٹوٹ کر عضلاتی سے جڑتا ہے سُرخ جسیمے

وافر مقدار میں پیدا ہونے لگتے ہیں، دوستو ذرا توجہ فرمائیں کہ یہیں سے تو زندگی کی ابتداء ہوئی تھی ورنہ اس سے پہلے تو یہ صرف ایک گاڑھا سفید رنگ کا مخاطی قطرہ تھا، اس سے پہلے تو زندگی کا نام ونشان تک نہ تھا۔

اسی بارے میں قرآن کریم کے انتیسویں پارے میں سورہ الدھر کی پہلی آیت مبارک اوراس کا ترجمہ ملاحظ فرمائیں۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝١

ترجمہ: کیانہیں گزرا ایسا زمانہ انسان پر کہ جس میں اس کا نام ونشان ہی نہ تھا

یہ علاج کیلئے ایک بہت بڑی حقیقت سے پردہ اٹھادیا گیا ہے کہ بیماری صرف حرارت کی زیادتی سے ہے، لیکن جسم میں جو سردی کا عنصر ہے وہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے آگ کی اصلاح کیلئے پیدا فرمایا ہے، اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا، کہ یہ سردی تو جسم کی آگ کو اعتدال پر رکھنے کیلئے ہے، یہ بیماری کیسے ہوسکتی ہے، ہاں سردی (مخاطی مادہ) بیماری صرف اس صورت میں ہوگی جب یہ اعتدال سے بڑھ جائے۔

ایک دلیل

ملیریا سردی کا بخار مانا جاتا ہے، اس میں مخاطی تحریک ہوتی ہے، اور جگر (آگ) میں سکون ہوتا ہے، تحریک کا لفظ حرکت سے نکلا ہے، اور حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے، اگر دنیا میں رہنے کے حساب سے یہ (مخاطی ردعمل حرارت) اصل تحریک ہوتی تو حرارت پیدا (ضرورت کے مطابق) ہو کر خود بخود ملیریا اُتر جاتا کیوں نہیں اُترا؟ غور کریں، ایسے ہی اور بھی امراض ہیں جنہیں سردی کے امراض تسلیم کرلیا گیا ہے،

حالانکہ اُن کی سردی عارضی ہوتی ہے۔

اسی طرح ملیریا کی سردی اصل نہیں ہوتی بلکہ آگ (قشری شدید) کا ردعمل ہوتی ہے، جو اعتدال سے بڑھ جاتی ہے، اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، مثلاً سرد ماحول میں رہنا، یا لیس دار اغذیہ کا کثرت استعمال وغیرہ، تو بات ہو رہی تھی سردی کی جو غیر طبعی طور پر جسم میں پیدا ہو کر ملیریا کا باعث بنی اور یہ اصل نہیں تھی کیونکہ اگر یہ اصل ہوتی تو ملیریا بخار صرف ایک خوراک عضلاتی قشری دوا سے نہ اُتر جاتا!

یہ ملیریا بخار آگ کی تپش کو کم کرنے کیلئے پیدا ہوا تھا، لیکن جسم میں اتنی قوت نہ تھی کہ اسے پھر سے لوٹا کر اس کا رخ آگ (جگر) کی طرف کر کے جسم کو صحت مند بنا دیتا، اسی لئے یہاں طبیب کی ضرورت پڑ گئی۔

ردعمل جب عمل سے بڑھ جائے تو وہ قوتوں کو صلب کر لیتا ہے، ملیریا میں اگر ردعمل بڑھ جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے، اگر عمل بڑھا دیا جائے تو زندگی ہی زندگی ہے۔

ردعمل موت بھی ہے زندگی بھی، جیسے ٹائیفائیڈ بخار میں اگر ردعمل کے طور پر مخاطی مادہ پیدا ہو رہا ہے تو زندگی ہے، کیونکہ اس کا علاج ہی آنتوں پر گاڑھی لیسدار رطوبت پیدا کرنا ہے، جسے اگر آنتوں پر گرا کر روک دیا جائے تو وہاں سے ورم دور ہو کر یقیناً صحت ہو جاتی ہے۔

علاج کیلئے اگر مرض عمل کا ہو تو دوا ردعمل کی دے دیں، اگر مرض ردعمل پیدا کر رہا ہو تو رد عمل کی مدد کریں، یہ سب اسی صورت ممکن ہے جب آپ مرض کی پیتھالوجی سے واقف ہوں، پیتھالوجی کی کتب خوب پڑھا کریں اور اسلاف کی کتب کا بغور مطالعہ کیا کریں، جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بار بار بغور مطالعہ کریں یا کسی بڑے کی مدد

حاصل کریں۔

ایک نقطہ

ملیریا بخار اصل میں جگر کے سکون کا مرض ہے، جب ایک عضو اپنا فعل حد سے زیادہ ادا کرتا ہے، تو ایک خاص مقام پر اس میں ضعف (تحلیل) واقع ہو جاتا ہے، حامل نظریہ مفرد اعضاء کا ہر حکیم یہ جانتا ہے کہ تحلیل کیا ہے اور یہ کیسے واقع ہوتی ہے۔

جب تحلیل اپنی انتہا کو پہنچتی ہے تو اس عضو میں خود بخود تسکین کا عمل شروع ہو جاتا ہے، یہی قانون قدرت ہے، اور یہی صحت و مرض کا فلسفہ ہے۔

تحلیل سے تو جسم میں ضعف تھا ہی لیکن تسکین سے اور کمزوری لاحق ہو گئی، یعنی جسم میں آگ کا عمل نہایت کم ہو گیا، اور یہی وقت ہے جب ملیریا حملہ آور ہوتا ہے، یہاں آپ عضلاتی قشری (خشک گرم) شدید کی تین خوراکیں دے دیں تو پہلی خوراک ہی حرارت پیدا کر دیتی ہے، اور باقی کی دو پڑیاں لرزہ کو دور کر دیتی ہیں، اس طرح جگر کا سکون ختم ہوا، اور اُس نے پھر اپنے افعال (حرارت پیدا کرنا) انجام دینے شروع کر دیئے، اور ملیریا بخار اپنے اختتام کو پہنچا، اس کے علاوہ بھی ایک عام اصول ہے کہ ہر چیز اپنے اصل کی طرف زیادہ اور جلد متوجہ ہوتی ہے، آپ نے جب مقوی جگر دوا دی تو اُس نے پھر سے اپنے فرائض سنبھال لئے اور جسم کو آگ کی نعمت سے مالا مال کر دیا۔

صرف ایک منٹ کیلئے آپ تصور کرلیں کہ میں نے جو کچھ لکھا سب غلط ہے، لیکن ایک بات پر غور کریں کہ آپ گرمی کے مریض کو ٹھنڈی دوائیں استعمال کروا کر تھک جاتے

ہیں، لیکن اُس کی گرمی دور نہیں ہوتی، جیسے ہی دوا کھانا ترک کی پھر سے علامات ظاہر ہوگئیں، اس لئے کہ دنیا میں رہتے ہوئے ہماری اصل گرمی ہے، سردی اس کا ردعمل ہے اس لئے گرمی (عمل) حاوی رہتا ہے، اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے، کہ آپ مریض کو تین ہفتے ٹھنڈی دوائیں استعمال کراتے ہیں تو صرف ایک دن تجربے کیلئے گرم دوا دے دیں تو تحریک فوراً قشری ہو جائے گی، کیوں کہ جو دبی ہوئی حرارت تھی پھر بھڑک اٹھی، اس لئے کہ دنیا میں رہتے ہوئے گرمی ہی اس کی اصل ہے، اور وہ فوراً اپنے اصل کی طرف پلٹ جاتی ہے، اگر دنیا میں رہتے ہوئے سردی اصل ہوتی تو ٹھنڈی دواؤں کا بیس روزہ استعمال صرف ایک دن کی دوا سے باطل نہ ہو جاتا! پس ثابت ہوا کہ اس دور میں پچانوے فی صد امراض گرمی کے ہیں، سردی اگر ہوگی تو صرف ردعمل کے طور پر ہوگی، علاج کرتے ہوئے تحریک تھیوری، اناٹومی، فزیالوجی، اور خاص طور پر پتھالوجی کو ضرور ذھن میں رکھیں۔

ایک اور نقطہ

اطباء متقدمین فرماتے تھے کہ علاج کرتے وقت مریض کا رہن سہن، اردگرد کا ماحول، پیشہ اور اُس کے دوست احباب پر گہری نظر رکھیں، اس بات کو ذھن میں رکھتے ہوئے یہ سوچیں کہ ہم ایک دن میں چھ گندم کی روٹیاں کھاتے ہیں اور اس کے ساتھ جو سالن استعمال کرتے ہیں اس میں سُرخ مرچ، نمک، گرم مصالحے، ادرک، لہسن، پیاز، ٹماٹر وغیرہ شامل ہیں، کیا یہ سب چیزیں سردی پیدا کرتی ہیں، دن میں ہم چائے اور سگریٹ کا کتنی دفعہ استعمال کرتے ہیں، کیا وہ بھی سردی پیدا کرتی ہیں، اگر یہ تمام چیزیں سردی

ہی پیدا کرتی ہیں تو السر، بواسیر، بلڈ پریشر، یرقان، سوزاک، سرعت، رقت، عسر طمث، سیلان الرحم، وغیرہ کیوں ہیں؟

اس کے علاوہ نفسیاتی عوامل بھی جیسے غم، فکر، سوچ جگر کو ہی فعال کرتے ہیں، اس جدید دور میں ہم جو کچھ بھی پھل اور سبزیاں وغیرہ کھاتے ہیں، انہیں بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کھادیں اور کیمیکلز لگا کر ان کو جلد پکا دیا جاتا ہے، اس لئے ان کیمیکلز کے اثرات بھی اشیائے خوردونوش پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں، پھلوں کو جلد پکانے کیلئے ویلڈنگ کا مصالحہ لگایا جاتا ہے، جو کہ نہایت قشری عضلاتی (گرم خشک) ہے، وُہ صرف ایک ہی رات میں پھلوں کو پکا دیتا ہے، یہی پھل السر اور ورم معدہ کا مریض کھائے گا تو کیا اس کا ورم ٹھیک ہوگا یا اور بگڑ جائیگا، اس دور حاضر کی مصنوعی پکی ہوئی غذاؤں کو بھی ذھن میں رکھیں کہ یہ خون پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے۔

مثال کے طور پر آپ گنے کا رس یہ جان کر پیتے ہیں کہ پیاس دور ہوگی، گرمی دور ہوگی، پیشاب کھل کر لائے گا، لیکن آپ الٹا زکام اور بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آخر کیوں؟ اس لئے کہ گنا سارا دن دھوپ میں پڑا رہاؤہ تو خود بیمار تھا، آپ کی گرمی اور پیاس کیسے دور کرتا اس دور میں تو پانی بھی خالص نہیں ملتا، اس میں بھی جراثیم کُش دوا پوٹاشیم پر مینگنیٹ ملا دی جاتی ہے، خواہ اُس کا مزاج کچھ بھی کیوں نہ ہو، اس کے علاوہ کیلے کو لے لیں اُسے بھی مصالحہ لگا کر پکایا جاتا ہے، مصالحہ قشری عضلاتی ہو تو کیلا اعصابی کیسے رہ سکتا ہے، گیہوں کے ساتھ گھن بھی کھانا پڑے گا، بھاگو کہاں تک بھاگتے ہو۔

یہی وجہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی، شوگر، جریان، دل وجگر کے امراض میں مبتلا پایا جاتا ہے، ان سب عوامل پر غور کریں کہ ان میں کہیں سردی کا ذکر ملتا ہے، یا یہ سب چیزیں

سردی پیدا کرتی ہیں، اگر یہ سب عوامل سردی پیدا کرتے ہیں تو آپ سچے میں جھوٹا، جہاں لگے ہو لگے رہو، میرا کیا نقصان ہے، یہ آپ کی قسمت ہے جو آپ نے خود رقم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ﷻ کی دی ہوئی نعمتوں کا ہر حال میں شکر ادا کرتے رہو

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی مایہ ناز کتب

1- حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ.....اس کتاب میں نظریہ کی تھیوری دی گئی ہے۔

2- کلید مطب.....................اس کتاب میں علم نبض پر سیر حاصل بحث ہے۔

3- ہٹیلے امراض (حصہ اول).........اس کتاب میں غدود بڑھ کر پیشاب بند جانا، السر معدہ اور بواسیر پر مکمل بحث اور ان کا علاج کیا گیا ہے۔

4- کلینیکل میتھڈز...............اس کتاب میں کامیاب مطب کے کلیئے درج ہیں۔

5- مجربات شاکر...............اس کتاب میں کئی سو مجربات مطب درج ہیں۔

6- علاج الامراض (دو جلدیں) اس کتاب میں تقریباً تین سو ساٹھ امراض پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

7- علاج بالغذا اور آسان چٹکلے...اس کتاب میں "مجھے کیا کھانا چاہیئے" پر بحث ہے اور امراض کے لئے آسان چٹکلے درج کئے گئے ہیں۔

8- ہٹیلے امراض ۔جلد دوم اس میں آنتوں اور شوگر پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

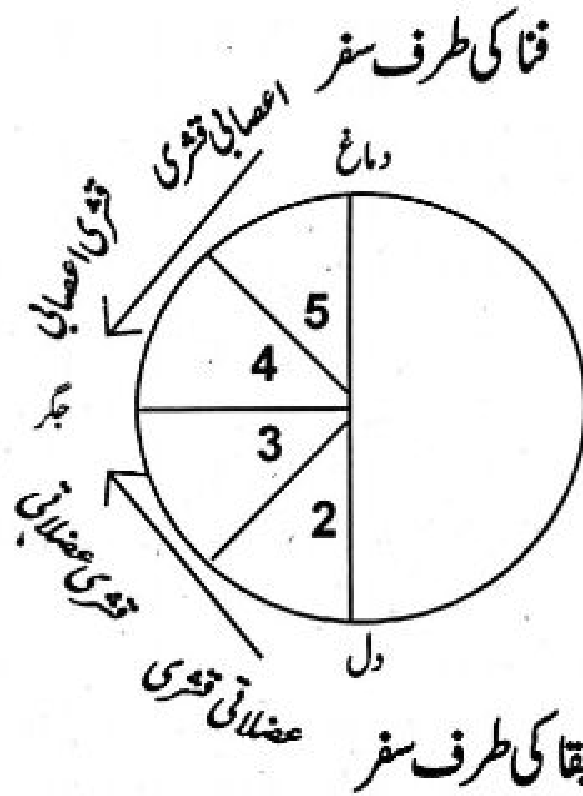
9- کنز العقاقیر: تقریباً نو سو جڑی بوٹیوں پر مزاج وافعال پر نظریہ سے پر مغز بحث

مصنف: حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

فنا اور بقاء کی جنگ

اللہ تعالیٰ ﷻ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا فرمایا ہے، جیسے زمین و آسمان، آدم و حوا، گرمی سردی، تری خشکی، غمی خوشی، زندگی و موت، دن رات، اندھیرا اجالا اسی طرح فنا و بقا جوڑا جوڑا ہیں۔

فنا کی طرف سفر



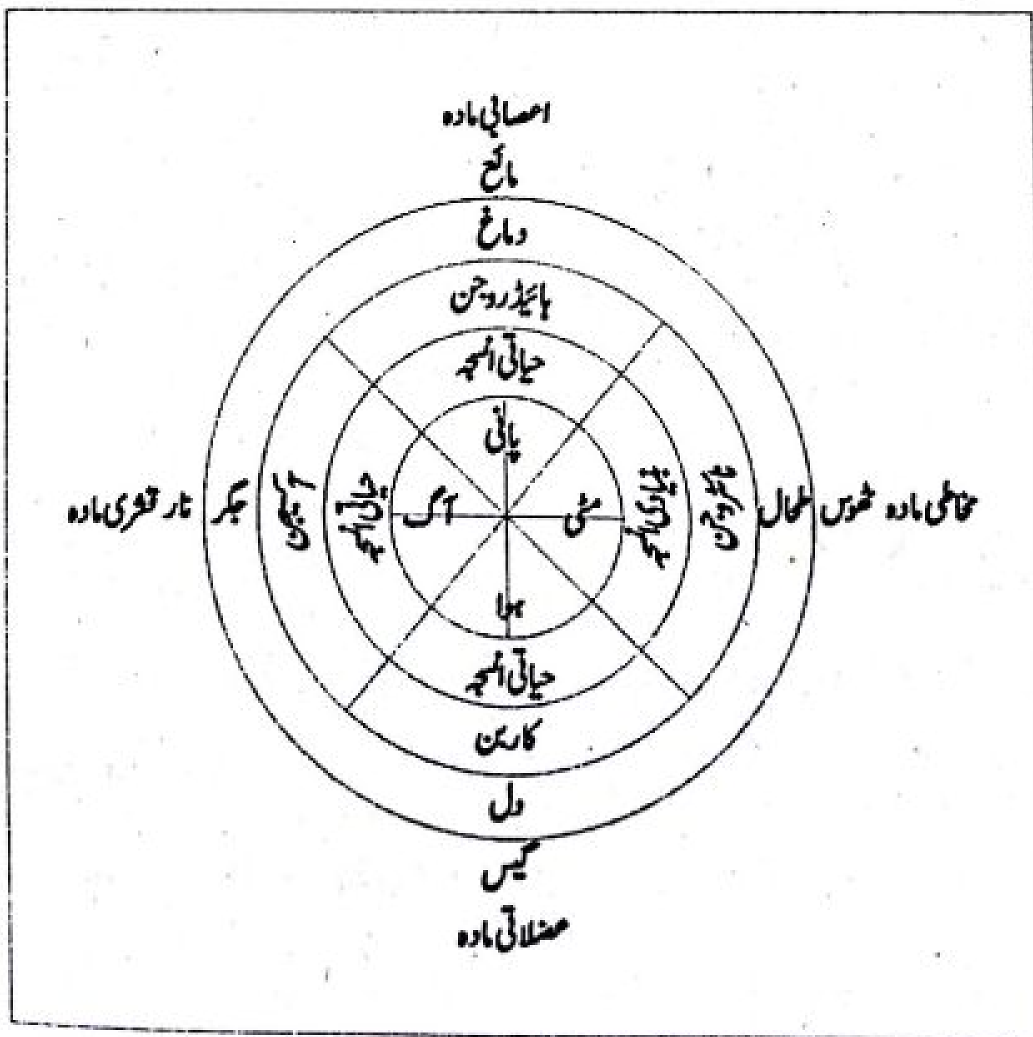
بقا کی طرف سفر

جو لوگ سمجھنا چاہیں اُن کیلئے اشارہ ہے، کہ نسیجی دوران خون کے مخالف چلیں گے تو بقاء ہے، اگر اس کی روانی میں بہہ گئے تو فنا ہو جائیں گے، یعنی اگر دل کی طرف رابطہ رہیگا تو بقاء ہے اور اگر دماغ کی طرف سے ہوتے ہوئے طحال کی طرف چلے گئے تو فنا ہے، ایک خود کار قوت (اللہ تعالیٰ ﷻ) ہے، جو اس سارے کارخانے کو چلاتی ہے، جن لوگوں کا قشری مقام سے اعصابی کی طرف میلان ہوتا ہے، وہ بیماریوں کیلئے بڑی

زرخیز زمیں ثابت ہوتے ہیں، جن لوگوں کا میلان قشری سے عضلاتی کی طرف ہوتا ہے وہ بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بہادر ثابت ہوتے ہیں، بس اسی طرف بقاء (زندگی) ہے۔

مادہ ایک ہی ہے

اصل میں مادہ ایک ہی ہے، مخاطی مادہ بنیاد ہے، اسی سے انسان پیدا ہوا، جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنی قدرت سے اس میں روح پھونک دی تو یہ اس کی ارتقائی حالت ہے، یہاں یہ عضلاتی مادے (گیس) کی شکل میں ہوتا ہے، پھر اس میں حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے، تو یہ قشری مادے (نار) میں تبدیل ہو جاتا ہے، یہ عضلاتی مادے کی



ارتقائی حالت ہے، قشری مادہ پھر ایک خودکار قوت کے تحت ارتقائی منازل طے کرتا ہوا اعصابی مادے (مائع) میں تبدیل ہو جاتا ہے، ثابت ہوا مادہ ایک ہی ہے، گیس، نار، مائع اور ٹھوس اس کی چار ارتقائی حالتیں ہیں۔

اس کے علاوہ جب نائیٹروجن، کاربن پر فعل وانفعال ہوتی ہے تو شعلہ بھڑک اُٹھتا ہے، اور جب آکسیجن ہائیڈروجن کے ساتھ فعل وانفعال ہوتی ہے تو پانی پیدا ہو جاتا ہے، اور جب ہائیڈروجن، نائیٹروجن پر عمل کرتی ہے تو وہی پانی (مخاطی مادہ، مادہ منویہ) گاڑھی شکل اختیار کر جاتا ہے، گویا مخاطی مادہ سے بنے تھے، وہیں مٹی میں مٹی ہو گئے، یہ تھا چندروزہ مصنوعی زندگی کا قصہ جو تمام ہوا۔

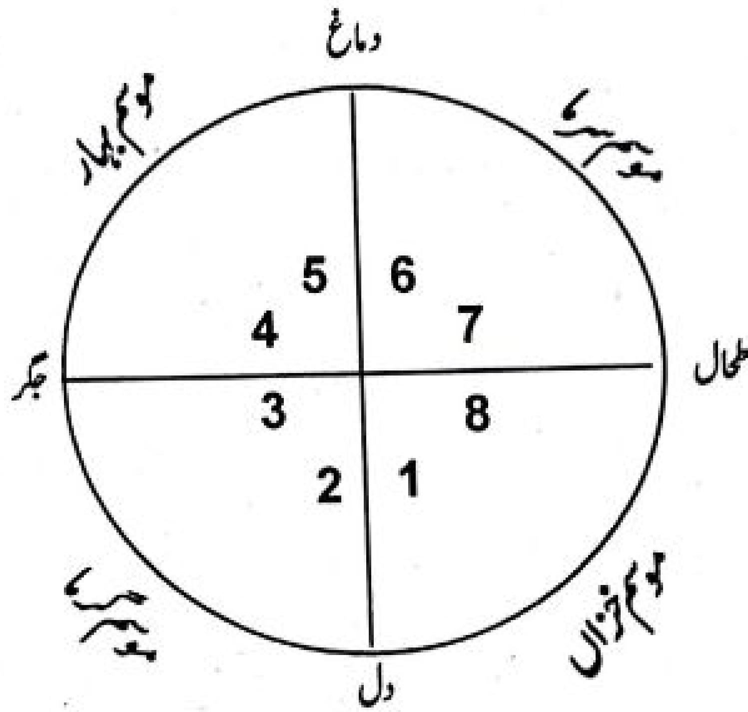
یادداشت: اس کرۂ ارض میں رہنے والی ہر چیز انہیں چار عناصر (ہوا، آگ، پانی اور مٹی) کے مناسب تناسب سے بنی ہے اور اسی مناسب تناسب کے مطابق اس کی نوع ہے، ہر نوع انہی چار عناصر کی کمی بیشی سے متاثر ہو کر صحت و مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔

گیسز ارکان اور مادے

نائیٹروجن+کاربن	گیس	مادہ ہوائیہ
کاربن+آکسیجن	آگ	مادہ ناریہ
آکسیجن+ہائیڈروجن	پانی	مادہ مائیہ
ہائیڈروجن+نائیٹروجن	مٹی	مادہ ارضیہ

موسموں کا بیان

جیسے جسم انسانی میں چار اخلاط اور چار مزاج پائے جاتے ہیں، اسی طرح اس کرہ ارض میں بھی چار موسم (خشکی، گرمی، تری، سردی) پائے جاتے ہیں۔



موسم خزاں کے بعد موسم سرما آتا ہے، موسم سرما کے بعد موسم بہار، موسم بہار کے بعد موسم گرما اور گرما کے بعد پھر موسم خزاں آجاتا ہے، اسی طرح سال کا چکر چار موسموں پر چلتا رہتا ہے۔

جب اس کرہ ارض کے چار موسم اور اُن کے مزاج بھی چار ہیں تو اُس میں رہنے والی مخلوق ان سے یقیناً متاثر ہوتی ہے، اور صحت و مرض جیسی علامات واقع ہوتی ہیں، جب موسم چار ہیں تو ان کے مزاج چار سے کم یا زیادہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو دوست نظریہ ثلاثہ کے پیرو ہیں، وہ سال کے موسم بھی تین ثابت کریں، ہماری اور اُن کی بحث

خود بخود ختم ہو جائے گی، یہ میرا چیلنج اور وعدہ ہے، کہ اگر ثلاثہ والے تین موسم اور تین مزاج ثابت کر دیں تو میں اپنی لکھی ہوئی تمام کتب مارکیٹ سے اٹھا کر دریائے راوی کے حوالے کر دوں گا۔

لہٰذا موسم چار، اخلاط چار اور مزاج بھی چار ہی ہیں، اس سے کوئی روگردانی نہیں کر سکتا۔

چاروں موسم پھر ایک دوسرے پر فعل وانفعال کر کے آٹھ موسموں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر موسم گرما اپنے آخری ایام میں ہوتا ہے تو اپنے سے اگلے آنے والے موسم خزاں کے ساتھ فعل وانفعال ہوتا ہے تو ان میں ایک متوسط کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اس متوسط کیفیت سے گزر کر ہی کلی طور پر موسم خزاں کہلائے گا، یا موسم خزاں اس وقت ہوگا جب اس میں سے گرمی کی شدت ٹوٹ جائے گی اسی طرح باقی تین موسم بھی ایک دوسرے کے ساتھ منفعل ہو کر مزید چار متوسط کیفیات کے حامل بن جاتے ہیں۔

اسی طرح دن اور رات بھی چار مزاج رکھتے ہیں۔

1- صبح چھ بجے سے دوپہر بارہ بجے تک اعصابی قشری ہے۔

2- دوپہر بارہ بجے سے شام چھ بجے تک اعصابی مخاطی ہے۔

3- شام چھ بجے سے رات بارہ بجے تک قشری اعصابی ہے۔

4- رات بارہ بجے سے صبح چھ بجے تک قشری عضلاتی ہے۔

یہ سب عمل اور ردعمل، فعل وانفعال ہیں جب ان کو سمجھ گئے تو حکمت آنے لگے گی، کوشش کرنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ بہترین عطا کرنے والے ہیں۔

بولتی نبضیں

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ نبض دیکھ کر کیسے پتہ چلے گا کہ جسم کے کس حصے میں کون سا مرض پیدا ہو گیا ہے۔

نبض دیکھ کر سب سے پہلے مقام مرض تلاش کریں پھر مادے کو بغور دیکھیں کہ آیا یہ مرض عضلاتی مادے کی پیداوار ہے، یا قشری، اعصابی مادہ اسکا سبب ہے یا مخاطی، پھر ہی صحیح تشخیص ہو سکے گی، اگر تشخیص صحیح ہو جائے تو پھر تجویز مشکل نہیں ہوگی، مادے کی شناخت کے بارے میں اس سے پہلے صفحات پر مفرد اور مرکب دونوں قسم کی نبضوں کا بیان بڑی تفصیل سے کر دیا گیا ہے، اگر آپ کو وہ سب یاد ہے تو نبض دیکھ کر مرض معلوم کر لینا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا، کوشش کریں ایک نہ ایک دن ضرور کامیاب ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان میں۔

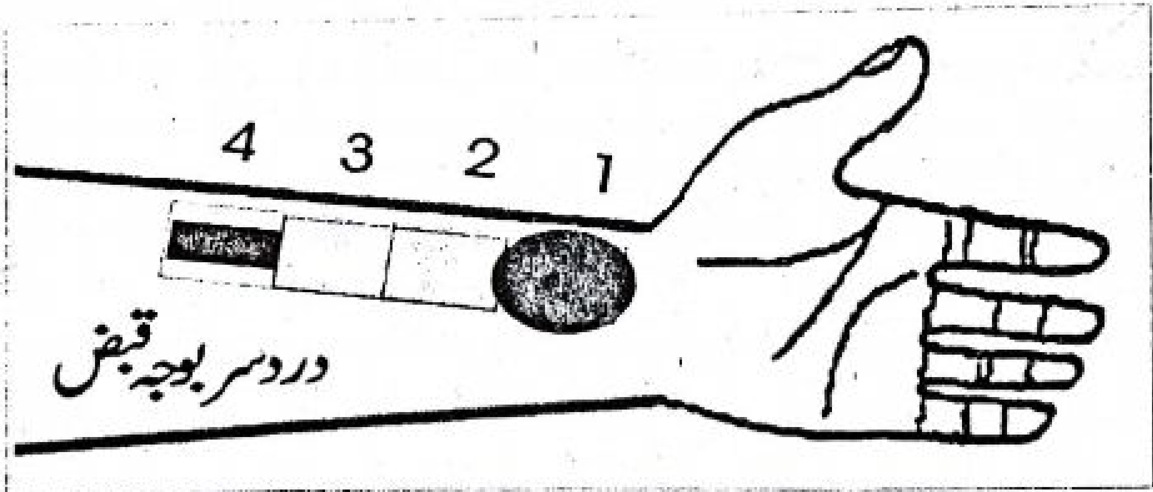
محنت کریں کامیابی آپ سے کچھ دور نہیں۔

نبض کے حوالے سے آپ کی چار انگلیاں کسی بڑی لیبارٹری سے بہت آگے ہیں کیونکہ لیبارٹری میں مشین خراب ہو کر غلط نتیجہ دے سکتی ہے لیکن آپ کی چار انگلیاں کبھی غلط نشاندھی نہیں کرتیں اس لئے علم نبض کو پوری دل جمعی سے سیکھیں۔

دردسر

دردسر کے سلسلے میں، جو کچھ بھی لکھا جا رہا ہے، اگر دائیں طرف دردسر ہوگا تو دائیں کلائی پر نبض اس کا اظہار کرے گی اور اگر بائیں طرف دردسر ہو تو بائیں کلائی پر نبض اس کا اظہار کرے گی۔

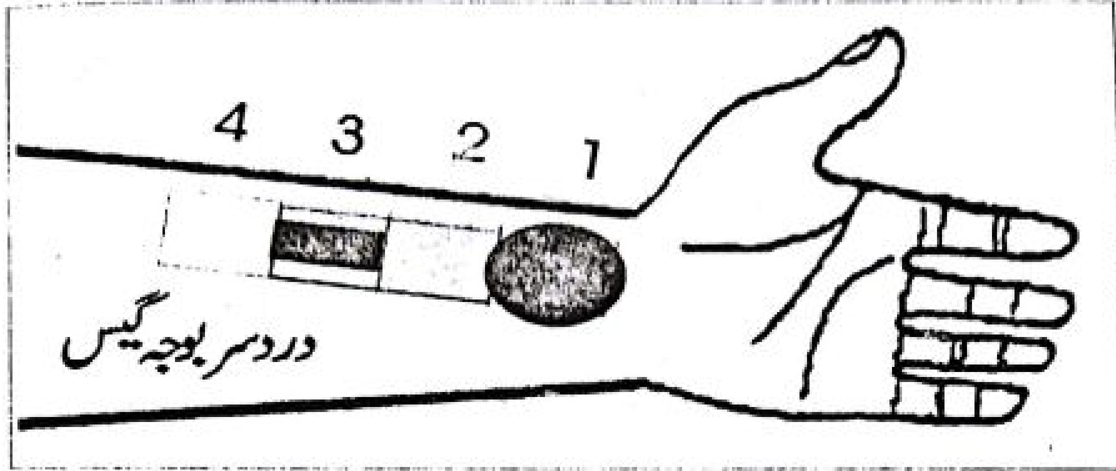
1- دردسر اگر قبض کی وجہ سے ہو تو نبض پہلی انگلی پر پھیل کر چلے گی، یعنی جو اس کا مادہ ہے اُس سے حجم میں پہلی انگلی پر نبض چوڑی ہوگی، اور چوتھی انگلی پر شدید ہوگی، اس



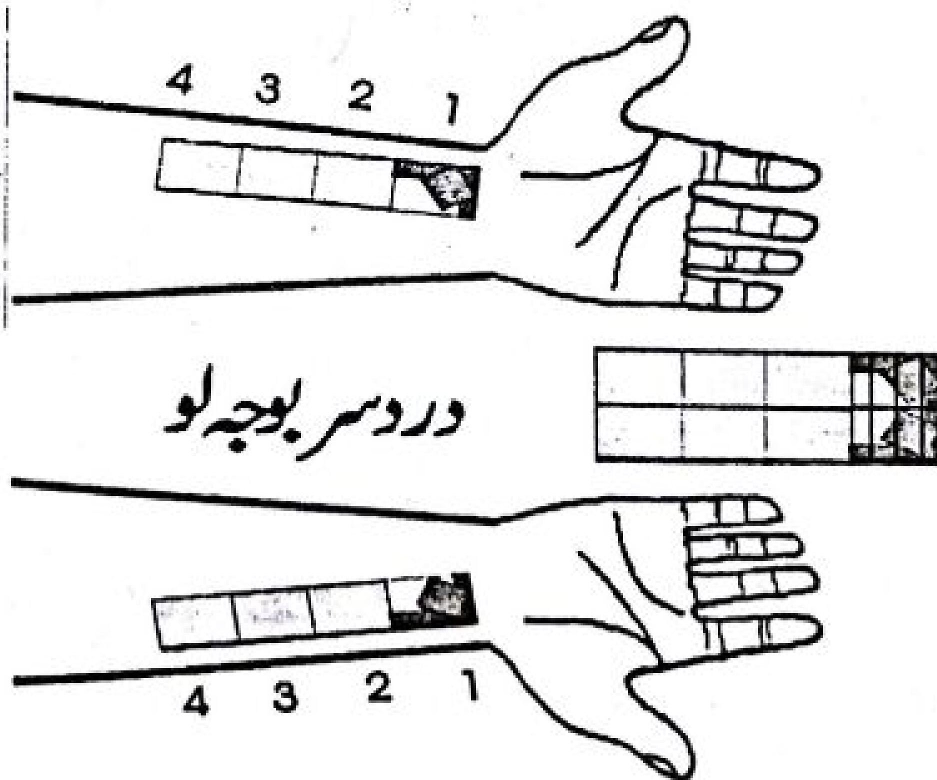
مقام پر نبض کی رفتار باقی کی نسبت تیز ہوگی، پہلی انگلی پر اس وجہ سے پھیل گئی ہے کہ قبض کی وجہ سے آنتوں کے مجاری (راستے) بند ہیں، اور مواد آنتوں میں رک کر تعفن پیدا کر رہا ہے، اس تعفن کی گیس بذریعہ خون سر کی طرف زیادہ دباؤ ڈال رہی ہے، یعنی سر میں جتنا بھی خون گردش کر رہا ہے، اس میں گیس کی زیادتی ہے، پہلی انگلی پر نبض ایسے محسوس ہوگی جیسے کسی غبارے پر ہاتھ رکھ دیا گیا ہو، اگر دائیں طرف کلائی پر ان علامات کا اظہار ہو اور بائیں طرف نہ ہو تو کل قبض رہی ہے، آج نہیں ہے، علاج کیلئے "علاج

الامراض اور علاج بالغذا'' سے مدد حاصل کریں کیونکہ یہ صرف نبض کی کتاب ہے، اگر اس میں علاج پر بحث کرنے بیٹھ گئے تو حجم بہت بڑھ جائے گا۔

2- دردسر اگر گیس کی وجہ سے ہو تو پہلی انگلی پر نبض پھیل کر چلے گی، اور تیسری انگلی بائیں طرف (مقام معدہ) پر شدید ہوگی، اگر دونوں کلائیوں پر ایسی ہی علامات ملیں تو مرض



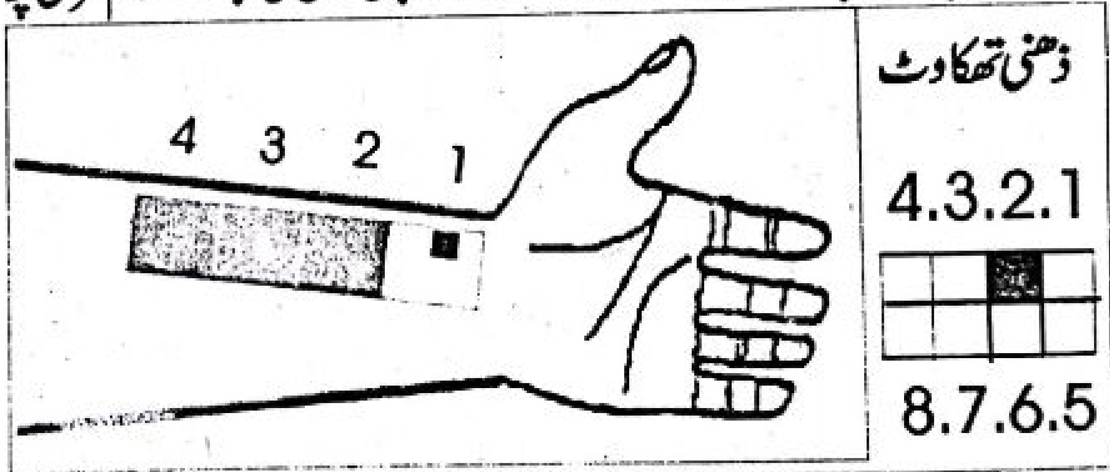
مزمن ہے، اگر صرف بائیں طرف ہی علامات کا اظہار ہو تو آج ہی کوئی ثقیل (دیر ہضم) چیز کھائی ہے جو ہضم نہ ہو سکنے کی وجہ سے گیس پیدا ہو کر دردسری ہے۔



3-دردسر اگر لو لگنے کی وجہ سے ہوا ہو تو دونوں کلائیوں پر پہلی انگلی کے مقام پر نبض قشری شدید ہو گی، اور فی منٹ رفتار بھی تیز ہو گی، باقی تین انگلیوں پر فی منٹ رفتار نارمل ہو گی۔

پچھلے صفحہ پر خاکہ غور سے دیکھیں ہم نے ایک انگلی کے مزید آٹھ حصے کر کے نبض کو طولائی رُخ کاٹ کر سمجھانے کی کوشش کی ہے، سر کے مقام پر نبض میں اندر کی جانب دونوں طرف پہلے پہلے پوائنٹ پر اور 5,6,7,8 پر نبض قشری شدید ہو گی، 2,3,4 پر نبض خالی ہو گی۔

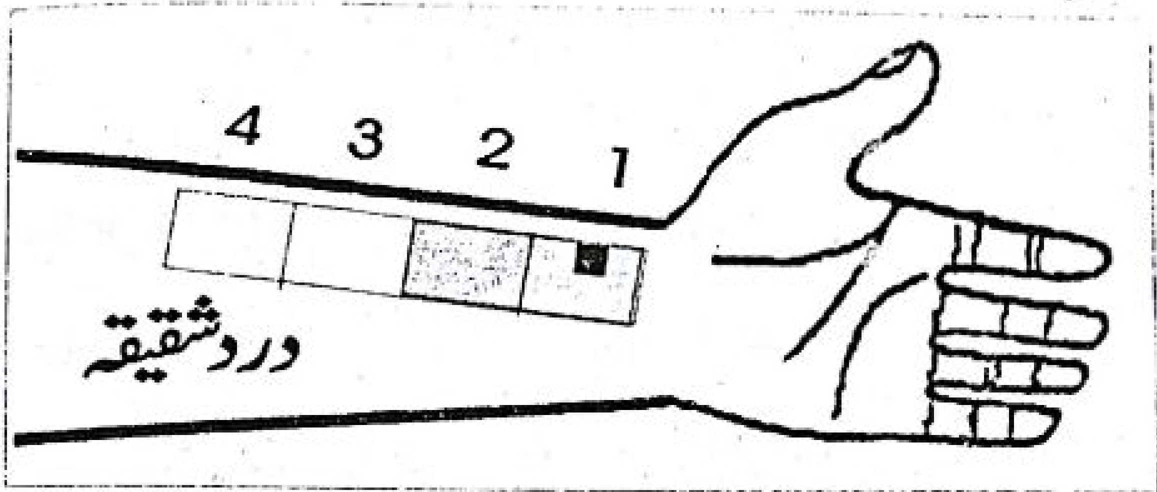
4-دردسر اگر ذہنی تھکاوٹ، کام کی زیادتی، پریشانی یا مسلسل سوچنے سے ہو تو پہلی انگلی کے دردسر پوائنٹ پر دانہ مسور کے برابر اشارہ ملے گا۔ باقی نبض کی نسبت مقام مرض پر



فی منٹ رفتار تیز ہو گی، اور ٹھوکر بھی کسی قدر سخت ہو گی، یہ علامت ایک کلائی پر بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کلائیوں پر بھی، جس کلائی پر اشارہ ملے اُسی طرف دردسر ہو گا۔

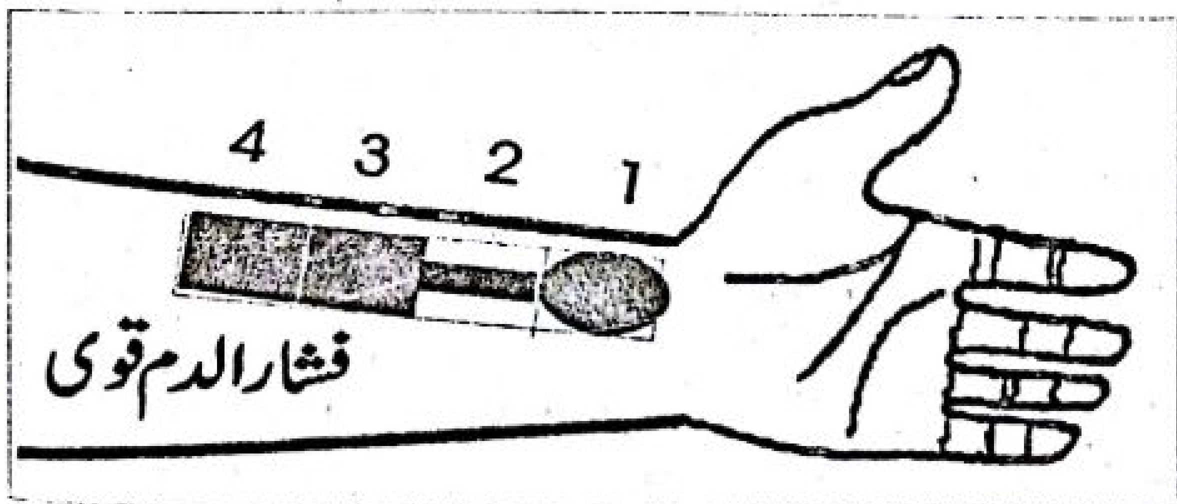
5- آدھے دردسر کو درد شقیقہ بھی کہتے ہیں، دائیں یا بائیں طرف پہلی انگلی کے مقام پر دیکھیں اگلے صفحہ پر جو خاکہ میں دکھایا گیا ہے، دوسرے پوائنٹ نبض شدید قرع دیتی ہے دوسری انگلی پر خفیف سی دھڑکتی ہے باقی تیسری اور چوتھی

انگلی پر خالی ہوتی ہے، فی منٹ رفتار کم ہوگی۔



دردشقیقہ معدے کے ضعف کی علامت ہے کوئی ایسی ثقیل غذا کھالی جاتی ہے جسے معدہ ہضم نہیں کر پاتا تو گیس پیدا ہو کر دردشقیقہ میں مبتلا کر دیتی ہے، معدہ کو قوت دینے والی غذائیں اور دوائیں اس مرض سے صحت کی طرف لوٹا دیتی ہیں۔

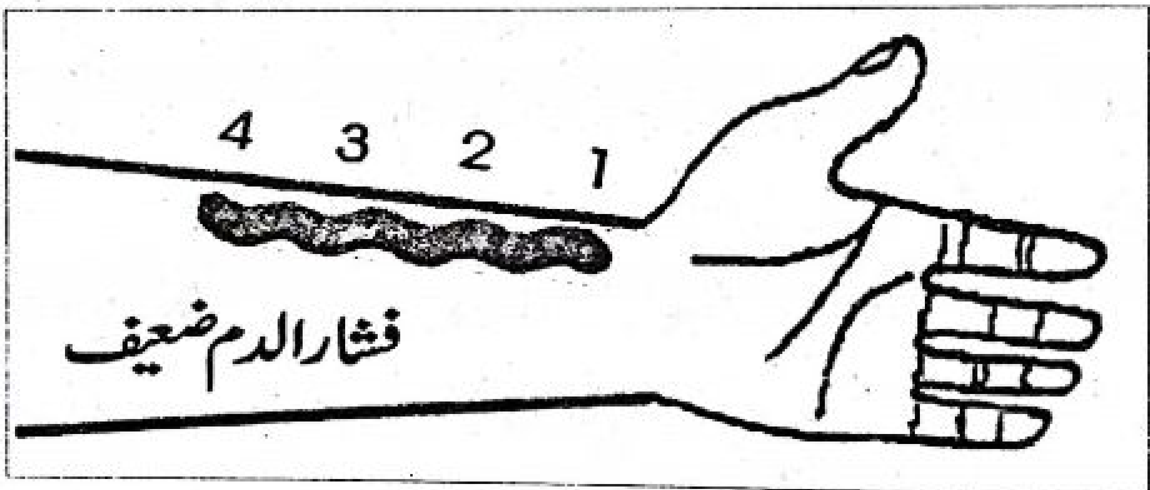
6-دردسر اگر خون کے دباؤ بڑھنے کی وجہ سے ہو تو بائیں طرف پہلی انگلی پر نبض پھیل کر چلے گی، دوسری انگلی پر شدید ہوگی، باقی کی دو انگلیوں پر نارمل ہوگی، فی منٹ رفتار بھی



تیز ہوگی، یہ دردسر دونوں کنپٹیوں کے مقام پر ہوتا ہے، چہرہ اور کانوں کی لوئیں گرم اور

سرخ ہو جاتی ہیں، دل گھبراتا ہے، سانس پھولتی ہے، اگر اس مزمن مرض کے ساتھ سینے میں درد بھی رہنے لگے تو دل کی اکلیلی شریانوں کی سوزش کی وجہ سے شریانیں بچک کر علامات پیدا کر رہی ہیں، مریض شور پسند نہیں کرتا، اس مریض کو عارضی طور پر درد دور کرنے کی دوا کے ساتھ تاکید کریں کہ کولیسٹرول ٹیسٹ کروائے اور انجیو گرافی کروائے آپ اس رپورٹ کو پڑھ کر مکمل علاج کریں۔

7- دردِ سر اگر خون کے دباؤ کی کمی سے ہو تو پہلی انگلی (سر کا مقام) پر تو کسی قسم کا اشارہ نہیں ملتا، صرف نبض اور علامات سے ہی اس کا پتہ چلتا ہے، اس دردِ سر میں نبض اعصابی مخاطی، مخاطی اعصابی اور مخاطی عضلاتی ہوتی ہے، اگر مخاطی عضلاتی ہو تو دردِ سر کے پچھلی



طرف مقام حرام مغز (گدی کی ہڈی) پر ہوگا، بہت بوجھ محسوس ہوگا، جیسے منوں وزنی شے سر پر لا در کھی ہو، ہمہ وقت چکر آ سکتے ہیں، اس صورت میں **Lipid Profile** ٹیسٹ کروانا چاہیئے اور اس میں خاص طور پر ٹرائی گلیسرائیڈ پر توجہ دیں، کولیسٹرول کی یہ صورت بڑھی ہوئی ہونے کی صورت میں صرف قشری اعصابی دوائیں اور غذائیں تجویز کریں اور تمام قسم کی چکنائیاں بھی بند کر دیں کیونکہ خون میں بُرے قسم کا کولیسٹرول بڑھ کر قوام گاڑھا ہو چکا ہے، اگر نبض مخاطی اعصابی ہو تو سر کے اگلے حصے

میں درد ہوتی ہے، کانوں میں نبض کے ساتھ باہم ٹک ٹک کی آواز آتی ہے، جب درد ذرا کم ہوتی ہے تو نیند آنے لگتی ہے، اس میں کلائی کا لمس سرد ہوتا ہے، نبض کی فی منٹ رفتار چالیس سے پینتالیس تک ضعیف چلتی ہے، اگر نبض اعصابی مخاطی ہو تو یہاں دو قسم کی علامات ملتی ہیں، کبھی بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور کبھی کم ہو کر دردسر کا باعث بنتا ہے، اسے ٹرائی گلیسرائیڈ سے تشخیص کریں اس مرض کی پوری تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

ٹرائی گلیسرائیڈ کیا ہے؟ (Triglyceride) یہ کولیسٹرول کی ہی ایک قسم ہے، جو Fats والی غذاؤں کے استعمال اور سیر نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے، جو رگوں کے اندر لیئر بنا لیتا ہے اور جم کر سخت ہو جاتا ہے اگر کبھی کسی غذا یا دوا کے ہیر پھیر سے خون میں تھکہ (Clot) بن جائے اور وہ چلتا ہوا دماغ کی رگوں میں پھنس جائے تب دل اسے وہاں سے نکالنے کیلئے زور کی ٹھوکر لگاتا ہے جب وہ نہیں نکلتا تو وہاں سے رگ پھٹ جاتی ہے اور Brain Haemorrhage ہو کر اول فالج ہو جاتا ہے یا آناً فاناً موت واقع ہو جاتی ہے، اگر یہی تھکہ دل کی رگوں میں رک جائے تو دل کی زور دار ٹھوکر سے ہارٹ اٹیک ہو کر زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

جب شوگر کا مریض بسیار خور ہو اور میٹھی غذاؤں سے پرہیز بھی نہ کرے تو شوگر لیول ہر وقت بڑھا رہتا ہے اور یہ بڑھا ہوا گلوکوز، گلائی کوجن کی شکل میں جگر کے اندر سٹور رہتا ہے لیکن اس کی باری ہی نہیں آتی کہ یہ جسم میں دوبارہ خرچ ہو جائے کیونکہ خون کے اندر ہمہ وقت شوگر بڑھی رہتی ہے تو یہ گلائی کوجن چربی (ٹرائی گلیسرائیڈ) میں تبدیل ہو کر تذکرہ اولیٰ علامات پیدا کر دیتا ہے۔

غیر طبعی کولیسٹرول (ٹرائی گلیسرائیڈ) کی زیادتی کی عمومی علامات:

خون سرخی مائل سیاہ، قوام گاڑھا، شرائین میں سے بمشکل خارج ہو، نبض کی رفتار کبھی سست کبھی تیز مگر مخاطی مادے کی ہمہ وقت شراکت، ماتھا گرم، زبان سفید یا گلابی، پیاس کی کمی، منی کی کمی، صغر الخصیہ ، استر خاء عضو مخصوص، قوت باہ نہایت کم، کف و پاء سن اور ہر وقت ٹھنڈے، بعض اوقات اتنے ٹھنڈے کہ ان میں اینٹھن دار درد ہو، کڑل، ضعف بصر، ضعف سمع، ہمہ وقت سستی لیکن جب اٹھ کھڑے ہوں تو تمام علامات میں کمی، قبض، گیس جیسے پیٹ میں گولے گھوم رہے ہوں، کھانے کے بعد کسل مندی اور طبیعت بوجھل، شروع مرض میں بلڈ پریشر زیادہ کیونکہ خون گاڑھا ہو کر اس سے شرائین میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور دل کو اضافی زور لگانا پڑتا ہے اس لئے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے، لیکن نبض کی ضربات ایک منٹ کے حساب سے نارمل کی نسبت زیادہ، جب کولیسٹرول شدید بڑھ جائے تو بلڈ پریشر کم، نبض کی رفتار نارمل سے نہایت کم رہنے لگتی ہے لیکن جب کبھی اس کے خلاف دیکھیں کہ نبض کی رفتار بھی زیادہ اور قوام رقیق ہے تو یہ رد عمل کی طرف ایک اچھا قدم ہوتا ہے خواہ کسی غذا سے ایسا ہوا ہو اور یقیناً یہ غذا کی وجہ سے ہی ہوتا ہے، دائیں یا بائیں بازو میں درد جسے دبانے سے بھی آرام نہ آئے، دم کشی، گرم غذا یا دوا کھانے سے نبضہ مس، جسم کا کانپنا وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔

مزید علامات: سالہا سال کی تحقیق و تدقیق کے نتیجے میں بغیر لیبارٹری ٹیسٹ کے کچھ علامات سامنے آئی ہیں جس سے ٹرائی گلیسرائیڈ کی موجودگی تشخیص ہوتی ہے،

ترتیب وار بیان کرتا ہوں، شروع مرض میں ہاتھ پاؤں میں جلن، ماتھا اور سر گرم رہتا ہے، سر کو ڈھکنا مشکل ہو جاتا ہے اگر ڈھک دیا جائے تو دل کو گھبراہٹ ہوتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، معدہ ضعیف اور منہ سے بو آنے لگتی ہے، چہرہ سرخ رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جسم کا سارا خون چہرے کی طرف امڈ آیا ہو، خصوصاً شام کے وقت یا رش والی جگہوں پر، ذرا ذرا سی بات پر غصہ آتا ہے، کسی تنگ کمرے یا وین وغیرہ میں بیٹھے ہوں تو اول دل کو بے چینی اور پھر گھبراہٹ رہنے لگتی ہے، بلڈ پریشر بڑھنے لگتا ہے، سانس پھولنے لگتی ہے، جلد کا رنگ بگڑ جاتا ہے، اگر انگلی سے دبایا جائے تو اس جگہ کا رنگ کافی دیر تک زرد رہتا ہے، اس سے بڑھ کر اگر انگلیوں کے پوروں کو اندر کی طرف سے دبایا جائے تو اس جگہ پر گڑھا پڑ جاتا ہے جو دیر سے بھرتا ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ خون گاڑھا ہو گیا ہے، خون کا قوام اور رنگ بگڑ جاتا ہے، جس روز کوئی ٹھنڈی یا بادی غذا کھا لی جائے تو ہاتھوں اور پاؤں کی ظاہری رگیں پھول جاتی ہیں، ناخنوں کے اوپر لمبے رخ لکیریں پڑ جاتی ہیں، گویا معاملہ طول پکڑ گیا ہے، ٹیسٹ کرانے پر پتہ چلتا ہے کہ ٹرائی گلیسرائیڈ خون میں بڑھ چکا ہے، اس وقت اگر کوئی چوٹ لگنے کے نتیجہ میں خون نکلنے لگے یا کسی وجہ سے خود خون نکالا جائے تو اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ نکلتا ہے، دل سے دور کے اعضاء (ہاتھ اور پاؤں) ٹھنڈے رہنے لگتے ہیں، ایڑیاں پھٹ جاتی ہیں، جسم پر کہیں نہ کہیں چنبل یا خارش کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں، موسم سرما میں ہاتھ پاؤں اتنے ٹھنڈے رہنے لگتے ہیں کہ ان میں اینٹھن دار درد ہونے لگتا ہے جو برداشت نہیں ہوتا، جسم ٹھنڈا رہتا ہے، جو گرم لحاف وغیرہ اوڑھنے سے دو تین گھنٹے تک بھی گرم نہیں ہوتا اور اس تکلیف کی وجہ سے نیند نہیں آتی، یہ علامت

اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ موسم گرما میں بھی اگر کسی ٹھنڈی یا نمناک جگہ پر کچھ دیر بیٹھنا پڑ جائے تو ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، اگر بارش ہو جائے تب بھی یہی کیفیت بن جاتی ہے، اگر کوئی کٹ وغیرہ لگ جائے تو اس میں سے کافی دیر تک خون نہیں نکلتا، اگر نکل بھی آئے تو نہایت گاڑھا اور بمشکل نکلتا ہے، یہ نہایت ردی حالت ہے کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے، اس وقت نبض مخاطی اعصابی نہایت ضعیف چل رہی ہوتی ہے، بلڈ پریشر کم رہتا ہے، اگر ایسے وقت نبض میں عضلاتی مادہ آ جائے تو بلڈ پریشر بڑھ کر کسی بھی وقت کہیں سے بھی ہیمرج ہو سکتا ہے اور زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا۔

دردسر کی عام اقسام وعلامات

1- دردسر قشری عضلاتی ہو تو دونوں کن پٹیوں میں زوردار ٹھوکریں لگتی ہیں جن کا احساس ایسے ہوتا ہے، جیسے نبض یہیں پر فٹ ہو گئی ہو، احساسات سے دھڑکن محسوس ہوتی ہے، ساتھ ساتھ دل کو گھبراہٹ ہوتی ہے، اگر درد کی شدت زیادہ ہو تو متلی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، کئی مریضوں میں صبح کے وقت منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

2- دردسر عضلاتی قشری ہو تو سامنے پیشانی پر ہو گا، مریض رکوع کی حالت میں جھکے تو ایسے معلوم ہوتا ہے، جیسے سر پر سے منوں وزنی بوجھ گر پڑنے کو بے قرار ہو، لیکن دردسر کی جلد کے ساتھ چپک کر رہ گیا ہو، درد کی شدت سے بال بھی درد کرنے لگتے ہیں۔

3- دردسر قشری اعصابی ہو تو یہ بچانوے فی صد شقیقہ کی صورت میں ہوتا ہے، اور یہ اکثر دائیں طرف ہو گا۔

4-دردسر مخاطی ہو تو سر کے پچھلی جانب حرام مغز کے مقام پر ہوتا ہے، اس کے ساتھ کندھوں اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی کھنچاؤ دار درد ہوگی، دردسر ہونے کے باوجود نیند کے جھونکے آتے ہیں، یہ دردسر فشار الدم ضعیف کی علامت ہے اور اس میں کولیسٹرول (Lipid Profile) ضرور ٹیسٹ کروانا چاہیئے۔

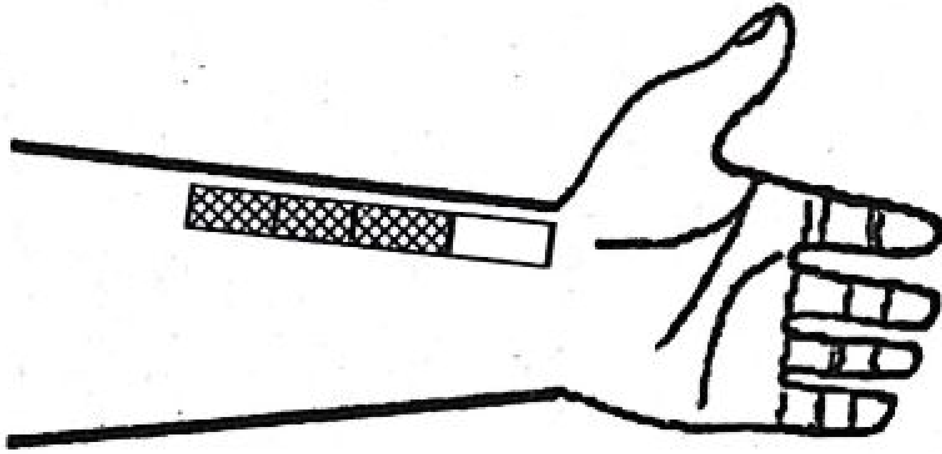
اگر اس نبض میں دردسر کے ساتھ قے اور دست شروع ہو جائیں تو ہیضہ تشخیص کر کے عضلاتی قشری دوا اور قہوہ جات سے دیں، مریض کو سردی سے بچائیں، کھانے میں صرف مسور کی دال تیز مرچ مصالحہ ڈال کر پتلی پکا کر چمچ سے پلائیں، سرخ مرچ، ادرک اور شہد کا استعمال کرائیں، علامات ٹھیک ہو جانے پر اپنے معالج سے مقوی معدہ دوائیں کھائیں اور غذا کا چارٹ بھی عضلاتی قشری اور قشری اعصابی رکھیں۔

5-دردسر اعصابی ہو تو سارے سر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے، پیشانی پر درد زیادہ ہوتی ہے، یہ اکثر ضعف ہضم کی وجہ سے ہوتا ہے، اس میں خون کا دباؤ کم ہوتا ہے، پیشاب زیادہ آتا ہے جس میں نقاہت محسوس ہوتی ہے، پنڈلیاں درد کرتی ہیں۔

8-چکر آنا

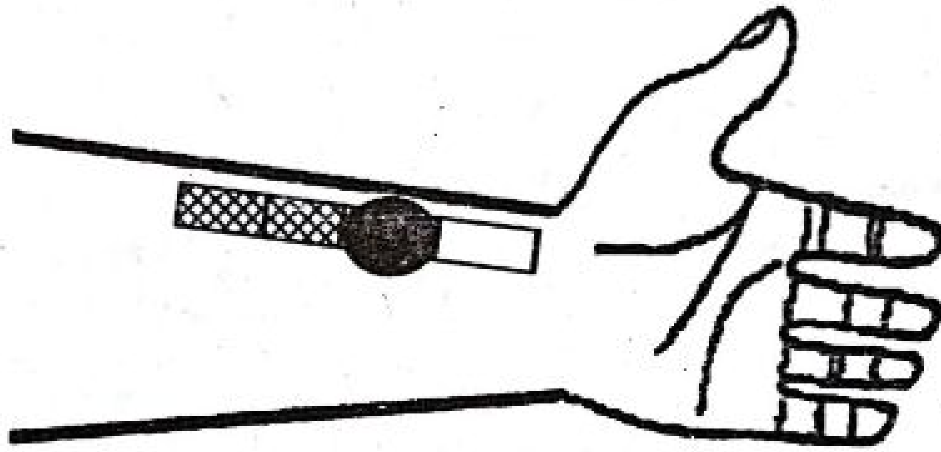
1- نبض قشری عضلاتی ہوگی، ایک نمبر انگلی پر خالی ہوگی، باقی کی تین انگلیوں پر حجم میں نہایت باریک چلنے میں کافی تیز، فی منٹ رفتار ستر 70 تا اسی 80 کلائی کا لمس گرم، رنگ چہرہ زرد، مریض جب بیٹھا ہوا کسی کام کیلئے اٹھتا ہے تو آنکھوں کے آگے یکدم اندھیرا آجاتا ہے اور چکر اتنا شدید آتا ہے کہ دفعتاً بیٹھ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے، اگلے

خاکہ نمبرا



اوپر دیکھیں خاکہ نمبر ایک

خاکہ
نمبر 2

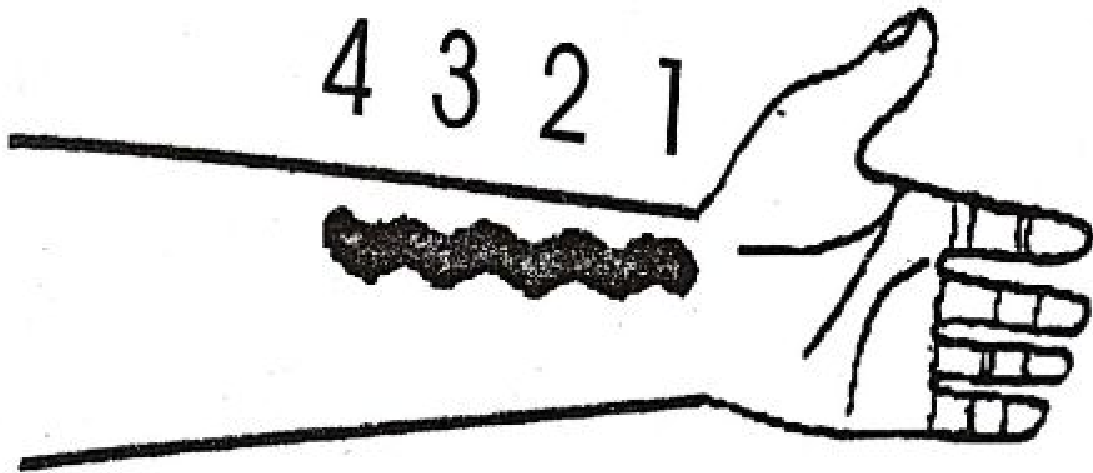


اوپر دیکھئے خاکہ نمبر 2

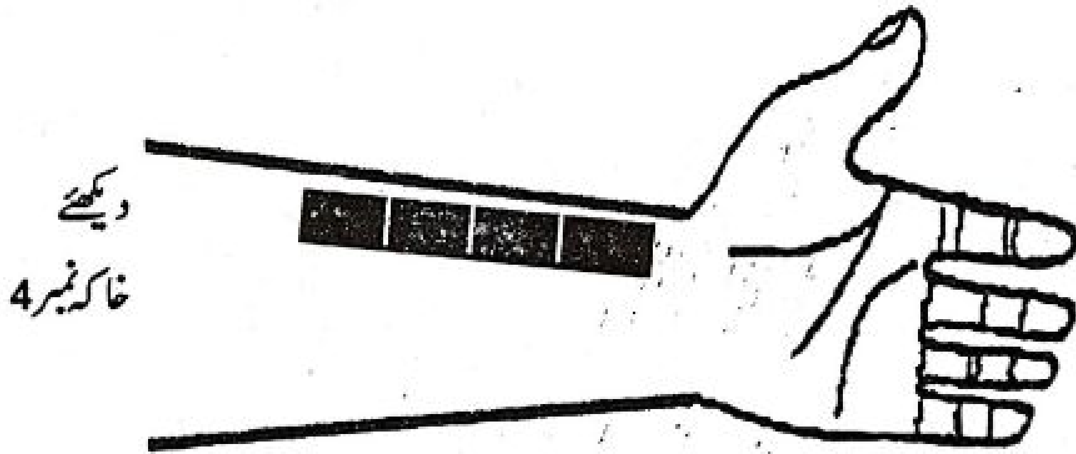
2۔ نبض قشری عضلاتی ہوگی، دوسری انگلی پر بائیں طرف غبارے کی طرح پھیل کر چلے گی، یہ چکر تحلیل عضلات کی وجہ سے ہیں، ان کے ساتھ ٹانگوں میں درد ہوتا ہے اور شروع مرض میں مریض کو ٹھنڈے پسینے آتے رہتے ہیں، کچھ وقت اسی طرح گذر جانے کے بعد پسینے آنا بند ہو جاتے ہیں۔

اگلے صفحہ پر دیکھئے خاکہ نمبر3

3۔ مخاطی نبض میں ہر وقت چکر آتے رہتے ہیں، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، ہر وقت یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، حتٰی کہ چارپائی پر لیٹنے سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا، ایسے لگتا ہے



گویا چار پائی گھوم رہی ہو، مریض شدید نقاہت محسوس کرتا ہے، ٹانگوں میں درد، سارے جسم کے پٹھے کھنچے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، خون کا دباؤ بھی کم ہو جاتا ہے۔



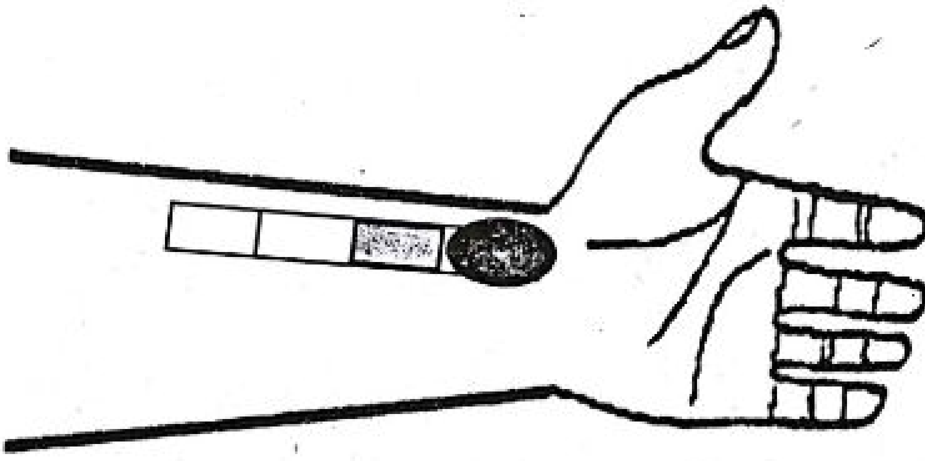
دیکھئے خاکہ نمبر4

4- عضلاتی نبض میں مریض کو چکر آتے ہیں کبھی (بوجہ کثرت ریاح) جھٹکے لگتے ہیں، رات کو نیند نہیں آتی، جو کروٹ لیتا ہے وہی طرف سُن ہو جاتی ہے، دیکھئے خاکہ نمبر 4

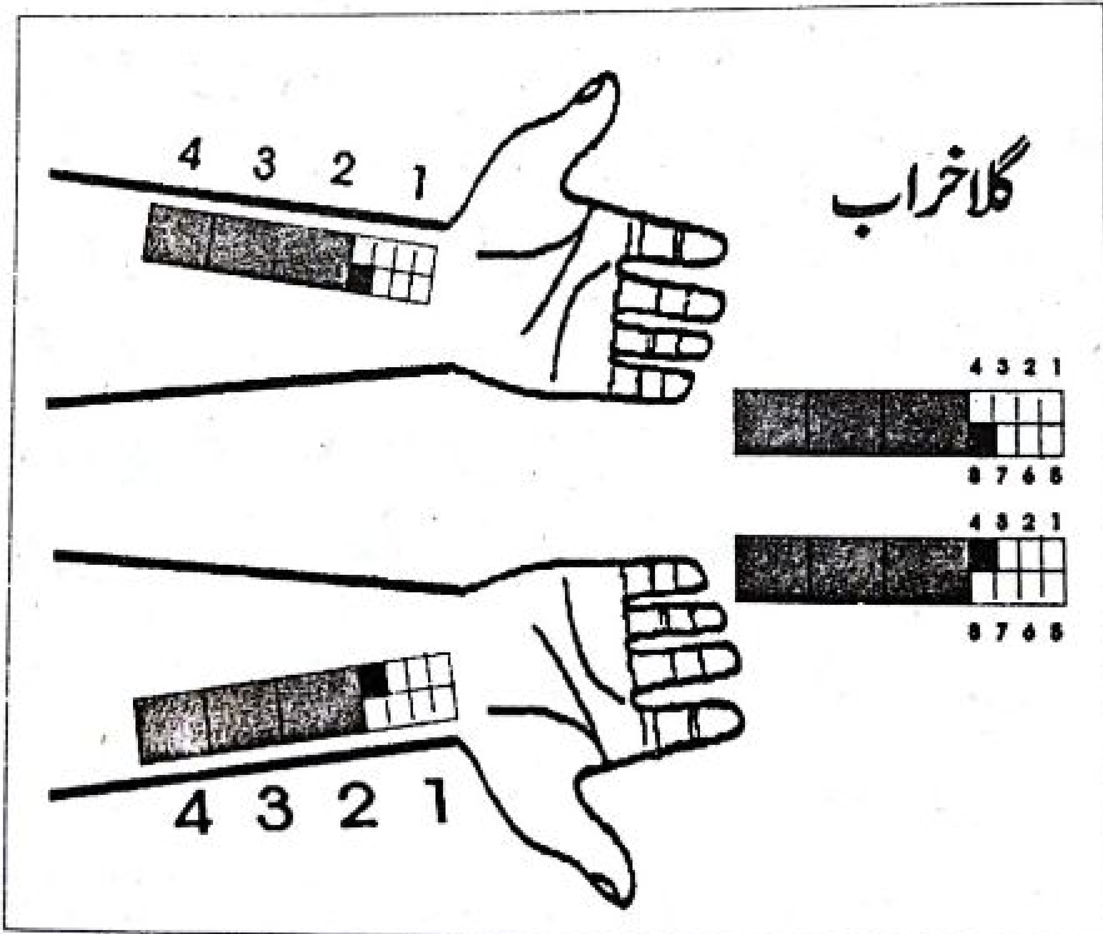
5- اعصابی نبض صرف پہلی انگلی پر پھیل کر چلتی ہے، آخری تین انگلیوں پر نبض خاموش ہوتی ہے، خون کا دباؤ نہایت کم ہو جاتا ہے، آرام کی حالت میں چکر بڑھ جاتے ہیں، چلنے پھرنے سے کم ہو جاتے ہیں، اگلے صفحہ پر دیکھیں خاکہ نمبر 5

جب ایک سیکنڈ گذر جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے واپس نہیں لا سکتی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ ہے کہ وقت واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عصر ادا کی (مشہور واقعہ ہے) اب ہمارے لئے یہ ہے کہ جو وقت گذر جائے واپس نہیں آتا، اس لئے ہر ہر لمحہ کی قدر کرو، نا معلوم اگلے ہی لمحے کیا ہونے والا ہے۔

خاکہ
نمبر 5



کبھی کبھار بھوکا رہنے سے بھی چکر آنے لگتے ہیں، اس میں مریض کے بیان سے ہی پتہ چلتا ہے۔



9- پہلی اور دوسری انگلی کے مقام اتصال پر اگر اشارہ ملے تو اُسی طرف مادے کے مطابق سوزش اور ورم وغیرہ ہوگا، یہ نبض اکثر قشری عضلاتی ہوتی ہے، مقام مرض کے علاوہ باقی کی نبض کو ذھن میں رکھ کر فیصلہ کریں، دونوں طرف لمبے رخ کاٹ کرنے

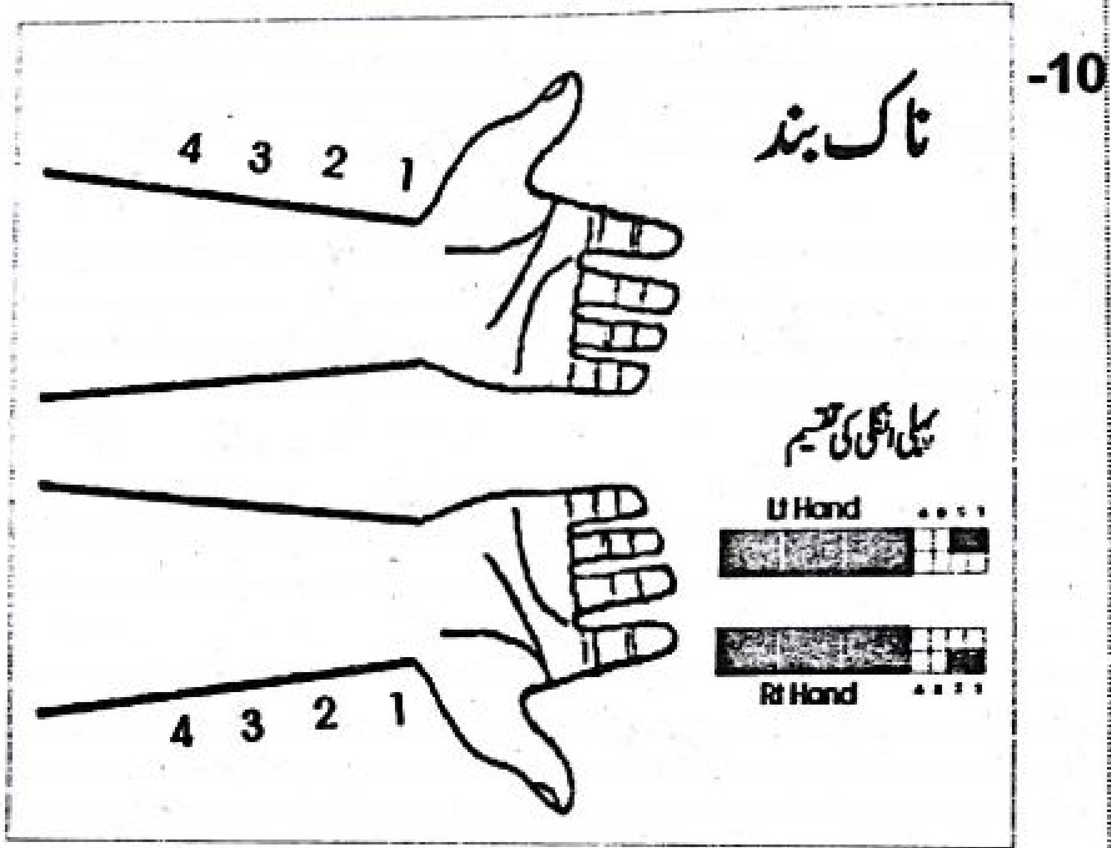
سے پہلی اور دوسری انگلی کے مقام اتصال پر اندر کے پوائنٹس 5 پر اور پہلی انگلی کے پوائنٹ 8 پر ٹھوکر لگے تو خناق وبائی ہے، ٹارچ سے دیکھنے پر جھلی نظر آجائے گی، گلے کے باہر بھی دونوں طرف سوزش وورم اور مقام گرم ہوگا، سو سے لے کر ایک سو دو تک بخار بھی ہو گا، یہ ورم مرض پیدا ہونے کے پہلے دن بائیں طرف سے شروع ہوتا ہے، دوسرے دن دونوں طرف ہو جاتا ہے، تیسرے دن بائیں طرف کمی آنے لگتی ہے، چوتھے روز بائیں طرف بھی کمی آنے لگتی ہے، پانچویں روز بائیں طرف سے ورم ختم ہو جاتا ہے، معمولی سا احساس رہ جاتا ہے، چھٹے روز دونوں طرف کے ورم ختم ہو جاتے ہیں، ساتویں روز مکمل صحت ہو جاتی ہے، اس طرح آپ مریض سے پوچھ کر ورم کس طرف زیادہ ہے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنے دنوں سے مرض لاحق ہے، اور مریض کو بتا کر اپنی حذاقت کا سکہ منوا سکتے ہیں، گلا خراب ہو تو مقام معدہ کو ضرور غور سے دیکھیں کہ اکثر اس کا سبب معدے کی خرابی ہوتا ہے، اگر معدے کی خرابی کی وجہ سے ہو تو بائیں طرف تیسری انگلی پر نبض شدید ہو گی۔

10- قشری عضلاتی نبض میں ناک کے غدود بڑھ کر ناک بند ہو جاتی ہے، ہر وقت کم و بیش ریزش سی جاری رہتی ہے، سانس لینا، بات کرنا دشوار ہوتا ہے، ناک ٹیڑھی دکھائی دینے لگتی ہے، باری باری ایک طرف کا نتھنا بند رہتا ہے ایک کھلا رہتا ہے۔

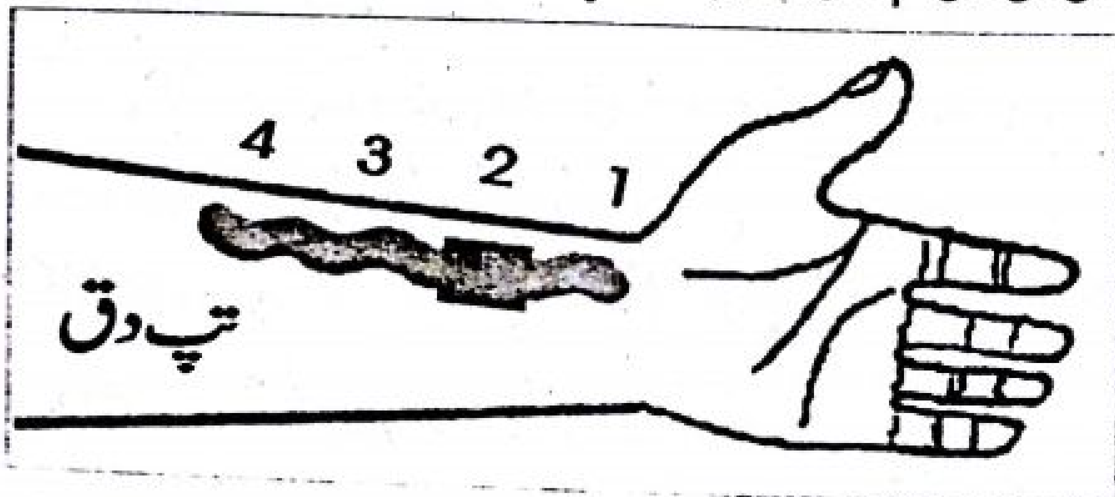
پہلی انگلی کے مقام پر لمبے رخ کاٹ کرنے سے پہلے دو پوائنٹس پر اشارہ ملتا ہے، دائیں طرف اشارہ ملے تو دایاں نتھنا بند، اگر بائیں طرف اشارہ ملے تو بایاں نتھنا بند ہوگا، اگر دونوں طرف ایسا اشارہ ملے تو دونوں نتھنے بند ہوں گے، مگر ایسا ہوتا نہیں، اکثر ایک ہی طرف کا نتھنا بند ہوتا ہے، اگر دوسرا ہو بھی تو معمولی ہوتا ہے، اتنے میں

پہلا نتھنا پھر سے کھل جاتا ہے، خاکہ دیکھئے

-10

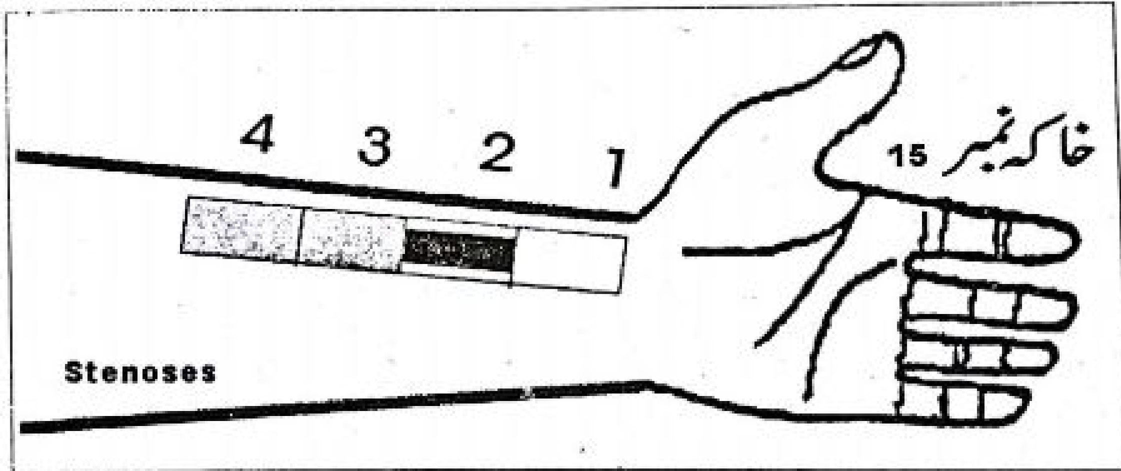


11- تپ دق عضلاتی مخاطی مادہ سے شروع ہوتی ہے، دونوں کلائیوں پر دوسری انگلی (پھیپھڑوں کا مقام) پر نبض کی ٹھوکر سخت ہوگی، اگر اسی مقام پر قشری مادہ پیدا ہو رہا ہو تو سل ہو چکی ہے اور خون آنے کے امکانات ہیں، یا مریض ایلوپیتھی علاج کرنے کے بعد آپ کے پاس پہنچا ہے اور اسے خون آ رہا ہوگا، اس وقت اس کی نبض قشری عضلاتی چل رہی ہوگی، کم وبیش بخار ہر وقت رہے گا۔



اگر نبض عضلاتی مخاطی سے بڑھ کر عضلاتی قشری ہو چکی ہو تو شوخ سرخ رنگ کا خون آرہا ہوگا، اگر اس سے بھی آگے بڑھ کر قشری عضلاتی ہو چکی ہو تو خون زردی مائل سُرخ بلغم آمیز آتا ہے، سلی مریض دُبلا پتلا ہوتا ہے، اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ نیچے کا ہونٹ نہایت سُرخ ہوگا۔

تپ دق کی نبض سے تشخیص کیلئے بہت تجربے اور مہارت کی ضرورت ہے اس لئے مریض کی علامات لے کر علاج کریں۔



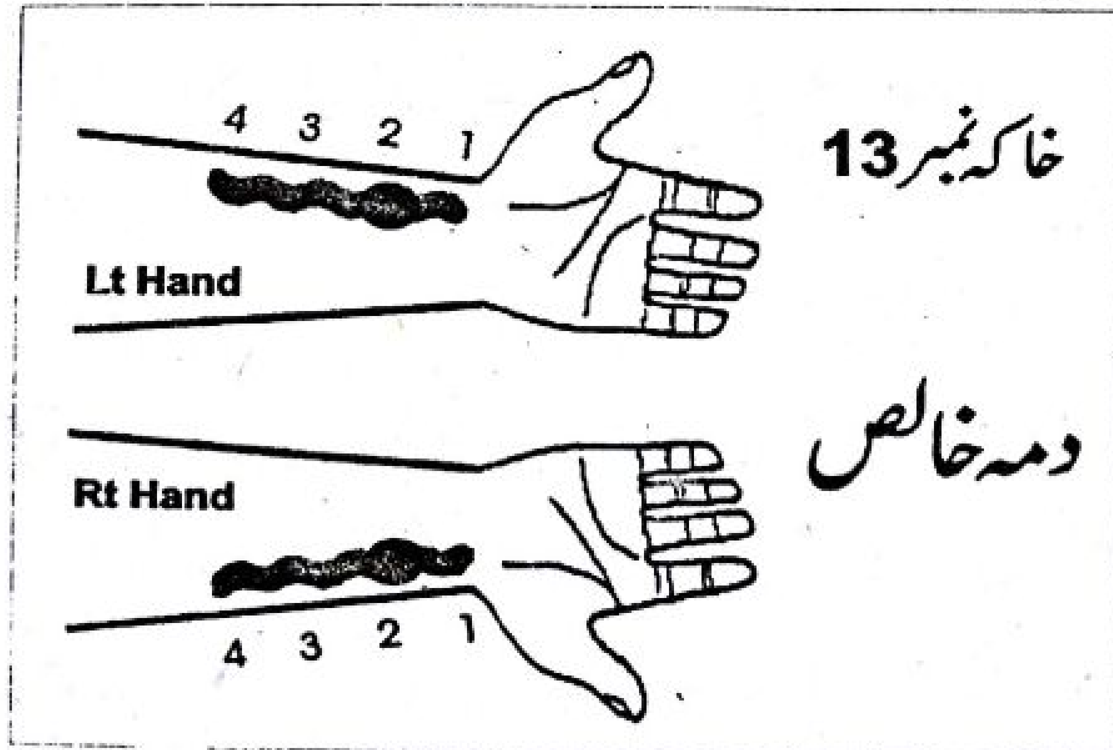
12- گھبراہٹ :اگر دوسری انگلی پر نبض قشری شدید ہو، دونوں کلائیوں پر اسی مقام پر شدت کا اظہار کرے تو دمہ قلبی ہوگا، سانس پھولنے کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ شدید ہوگی، بلغم کا نام ونشان نہیں ہوگا اگر معمولی بلغم آرہی ہو تو یہ ردعمل ہے اس کی مدد کر کے علاج کریں۔

گر نبض قشری عضلاتی ہو تو تیسری اور چوتھی انگلی پر معمول کے مطابق چلے گی لیکن دونوں طرف دوسری انگلی پر شدید ہوگی۔

اگر نبض قشری اعصابی ہو تو دونوں طرف دوسری انگلی پر شدید ہوگی، تیسری اور چوتھی انگلی پر ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی، پہلی انگلی پر خفیف ہوگی۔

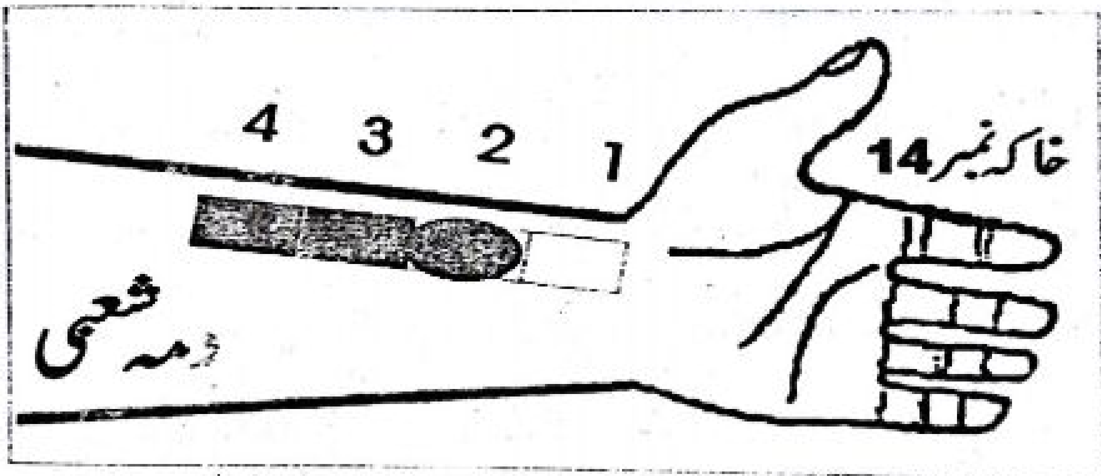
اگر تیسری انگلی پر بائیں طرف پہلے پوائنٹ پر اشارہ ملے تو ساتھ فم معدہ ہے، اگر تیسری انگلی مکمل پر شدید ہو تو کم و بیش معدے کا السر ہے، اگر دائیں طرف بھی تیسری انگلی پر شدید ہو تو آنتوں میں بھی السر ہوگا، قشری اعصابی نبض تیسری انگلی پر نہیں چلا کرتی، اگر خفیف سی چل رہی تو یہ مریض نہایت گوشت خور ہے، گوشت کے بغیر لقمہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، اسے بھی السر ہے، ان تمام تشخیصی نکات پر بغور خیال رکھا کریں۔

13- دمہ خالص کی نبض مخاطی عضلاتی ہوگی، دونوں کلائیوں پر دوسری انگلی کے مقام پر پھیل کر چلے گی، فی منٹ رفتار نہایت کم ہوگی، مریض کیلئے چند قدم چلنا بھی نہایت مشکل ہوتا ہے، گاڑھی سبز اور سفیدی مائل بلغم آرہی ہوگی، جسے نکالنے کیلئے مریض کافی دیر کھانستا ہے، اور کھانستے کھانستے بے حال ہو جاتا ہے، اگر بلغم سبز زردی مائل ہو جائے تو نبض عضلاتی قشری ہو رہی ہوگی، فی منٹ رفتار بھی بڑھ جائیگی، اخراج مشکل ہو جائیگا، کبھی کبھار خون بھی آنے لگے گا، اگر نبض میں ردعمل کے طور پر قشری مادہ



آجائے تو مریض صحت کی طرف لوٹ رہا ہے، بلغم رقیق ہونا شروع ہو جاتی ہے، اس وقت اگر قشری اعصابی غذائیں اور دوائیں دی جائیں تو بلغم آسانی سے نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔

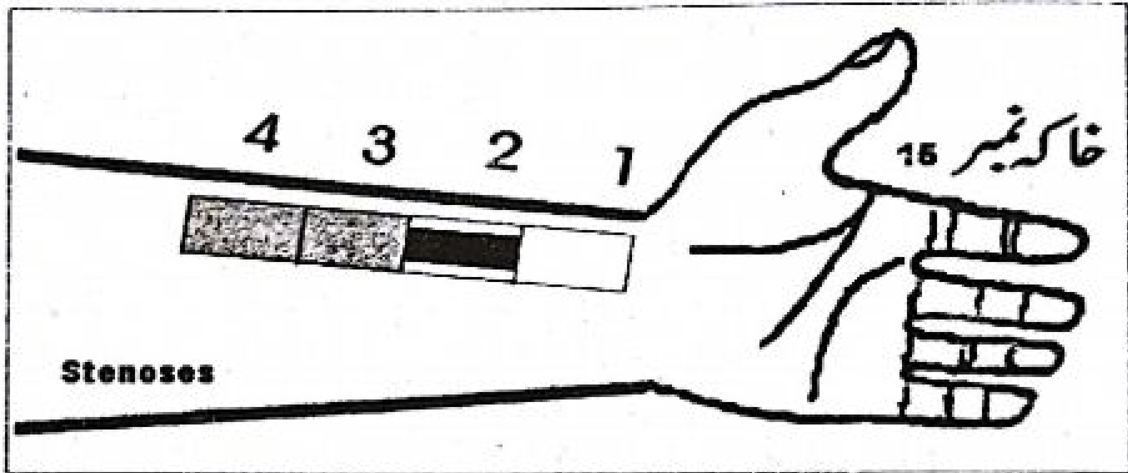
14-دائیں کلائی پر دوسری انگلی کے مقام پر باقی نبض کی نسبت پھیل کر چلے گی، جبکہ باقی نبض قشری ہوگی، اگر نبض قشری عضلاتی ہو تو بلغم زرد رنگ کی بمشکل نکلتی ہوگی اگر نبض قشری اعصابی ہو تو بلغم سفید رنگ میں آسانی سے نکل رہی ہوگی، اگر نبض اس کے خلاف ملتی ہے تو مریض نے مختلف الٹ پلٹ علاج کئے ہیں، مقام مرض (دوسری انگلی)



پر ایک خاص قسم کی لچک پائی جائیگی، یہ لچک ردعمل کے طور پر پیدا ہونے والے اعصابی مادے کی ہے، نبض کی فی منٹ رفتار کم ہو جائیگی، ردعمل کی مدد کریں، اعصابی قشری مادہ پیدا کریں۔

15- گھبراہٹ

نبض قشری عضلاتی ہوگی، بائیں کلائی پر دوسری انگلی کے نیچے شدید ہوگی، باقی کی دو انگلیوں (تیسری اور چوتھی) پر معمول کے مطابق چلے گی، پہلی انگلی پر تحذیر دماغ کی وجہ

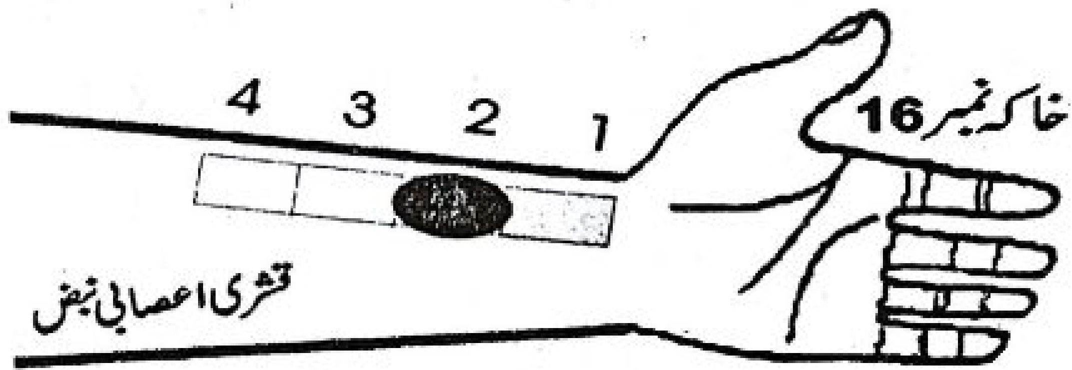


سے نبض خاموش ہوگی، اگر نبض قشری اعصابی ہوتو دوسری انگلی بائیں کلائی پر شدت کا اظہار کرے گی، پہلی انگلی کے نیچے خفیف ہوگی، باقی دو انگلیوں کے نیچے خاموش ہوگی، اگر فی منٹ رفتار تیز ہوتو گھبراہٹ کی علامات کا اظہار ہوگا، بلڈ پریشر بھی بڑھا ہوا ہوگا، مادہ کی شدت وخفت کے مطابق غصہ آئیگا، یہ اس نبض کی خاص علامت ہے، اگر فی منٹ رفتار درجہ تحلیل کم ہوتو گھبراہٹ نہیں ہوگی لیکن تحلیل کے عوارضات شروع جائیں گے۔

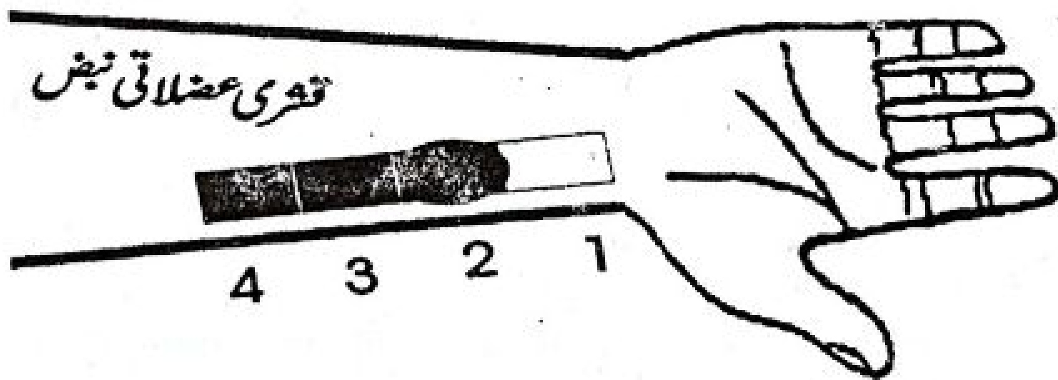
16-دل کا بڑھ جانا

1- قشری عضلاتی نبض میں بائیں کلائی پر دوسری انگلی کے نیچے نبض باقی کی نسبت پھیل کر چلے گی، ایسے لگے گا جیسے کم ہوا والے غبارے پر انگلی رکھی ہوئی ہو، تحلیل کی وجہ سے ٹھنڈے پسینے آئیں گے، خون کا نیچے والا دباؤ سو 100 یا اس سے بھی زیادہ ہوگا، لیکن اس کی نسبت اوپر کا دباؤ نارمل سے کم ہوگا، اگر بی پی اپریٹس سے خون کا دباؤ چیک کریں، اگر نیچے والا سو 100 یا اس سے زیادہ ہوتو نبض دیکھنے کی ضرورت نہیں اس مریض کا دل بڑھ چکا ہے، اگر نیچے کا دباؤ سو 100 ہوتو معمولی علامات ظاہر ہوں گی، اگر اس سے اُوپر یعنی ایک سو بیس 120 تک ہو جائے تو مریض محلے کے

ڈاکٹروں سے رجوع کرتا ہے، ایک سوتیس 130 ہو جائے تو سیدھا ہسپتال پہنچے گا، نیم بے ہوشی کی کیفیت ہو گی، تمام انگلیوں کے نیچے نبض انتہائی ضعیف ہو گی، جب سو 100 ہو تو فی منٹ رفتار زیادہ ہوتی ہے، جیسے جیسے سو 100 سے زیادہ ہوتی جائے (بوجہ تحلیل) تو فی منٹ رفتار کم ہوتی جائے گی۔

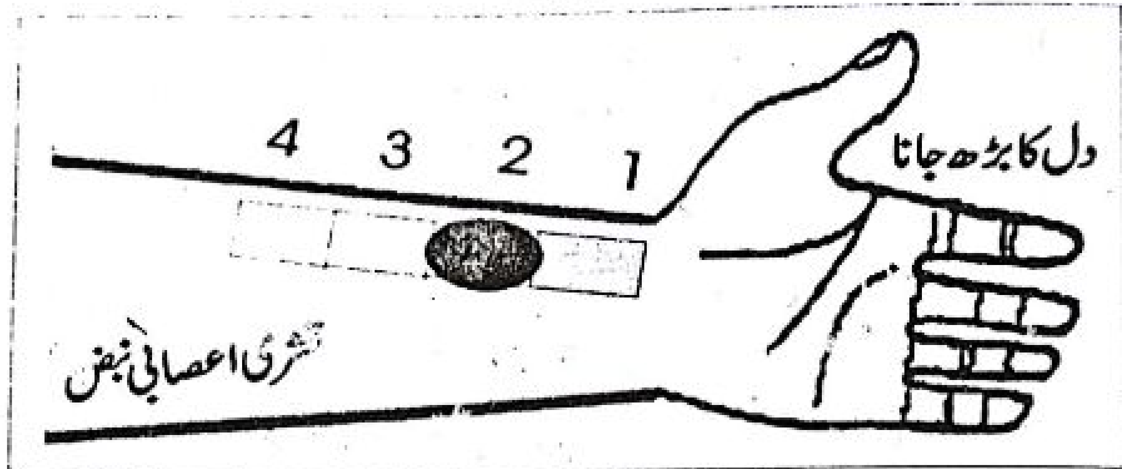


دل کا بڑھ جانا

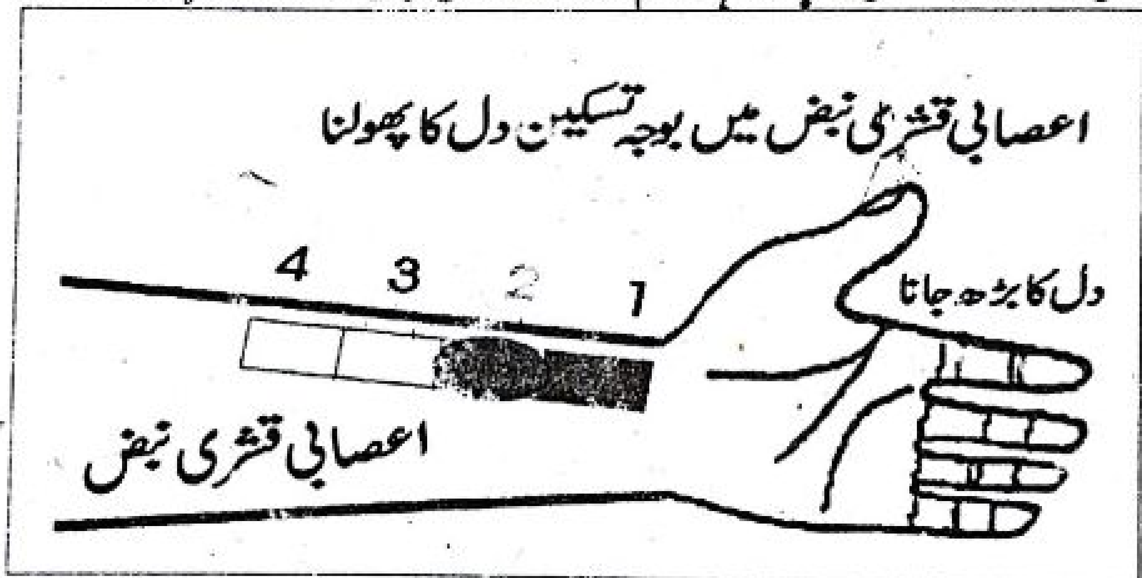


2- قشری اعصابی نبض میں بائیں طرف دوسری انگلی کے نیچے تحلیل کا اظہار کرے گی، پہلی انگلی پر خفیف ہو گی، تیسری اور چوتھی انگلی پر خاموش ہو گی، اس مریض کا اوپر اور نیچے خون کا دباؤ کم ہی رہتا ہے، نقاہت رہتی ہے، پاؤں اور ٹانگوں پر ورم ہو گا، جس میں دبانے سے گڑھا پڑے گا، ٹانگوں میں ہر وقت درد رہے گا۔

واضح خاکہ اگلے صفحہ پر دیکھئے



3-اعصابی قشری نبض میں بوجہ تسکین دل بڑھ (پھول) جاتا ہے، اس کا نبض سے تو معلوم نہیں ہوتا، کیوں کہ خون میں رطوبات اس قدر بڑھ جاتی ہیں، کہ اُس کا شریانوں میں سے گذرنا مشکل ہو جاتا ہے، قوام گاڑھا ہوگا، دل کی فی منٹ رفتار انتہائی سست ہو

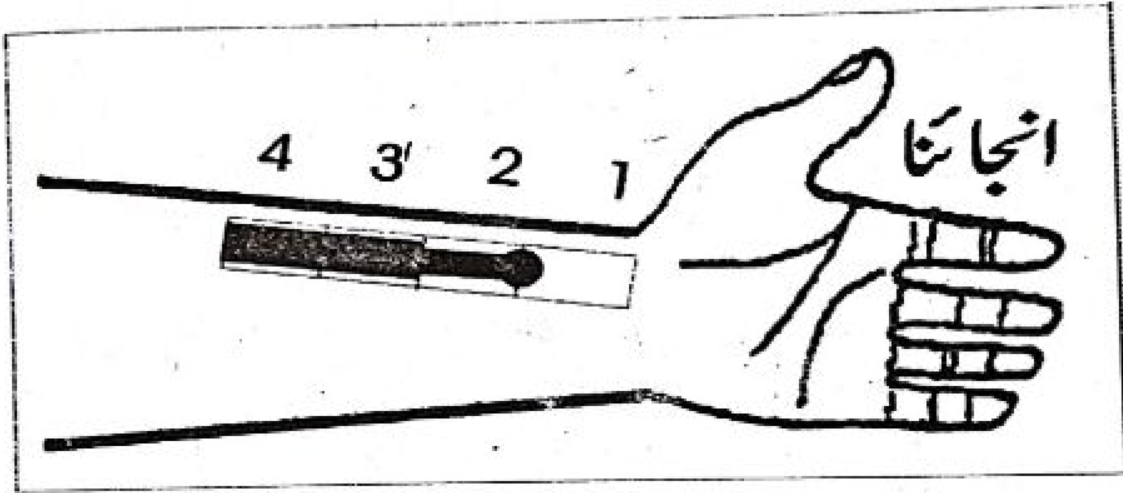


گی، خون کا نیچے کا دباؤ چالیس 40 سے پینتالیس 45 اور اوپر کا ساٹھ 60 سے ستر 70 تک ہوگا، مریض انتہائی نقاہت محسوس کرتا ہے، رنگ چہرہ سفید ہوگا، نیم بے ہوشی کی کیفیت ہوگی، پیشاب زیادہ آئیگا، جس کے بعد نقاہت اور بھی بڑھ جاتی ہے، جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے، نبض کا قرع محسوس نہیں ہوتا، آنکھیں نہایت سفید ہو جاتی ہیں، دل ڈوبنے لگتا ہے، رفتہ رفتہ علامات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور مریض موت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔

قشری نبض میں دل حرارت (تحلیل) کی زیادتی کی وجہ سے بھی پھیل (بڑھ) جاتا ہے۔

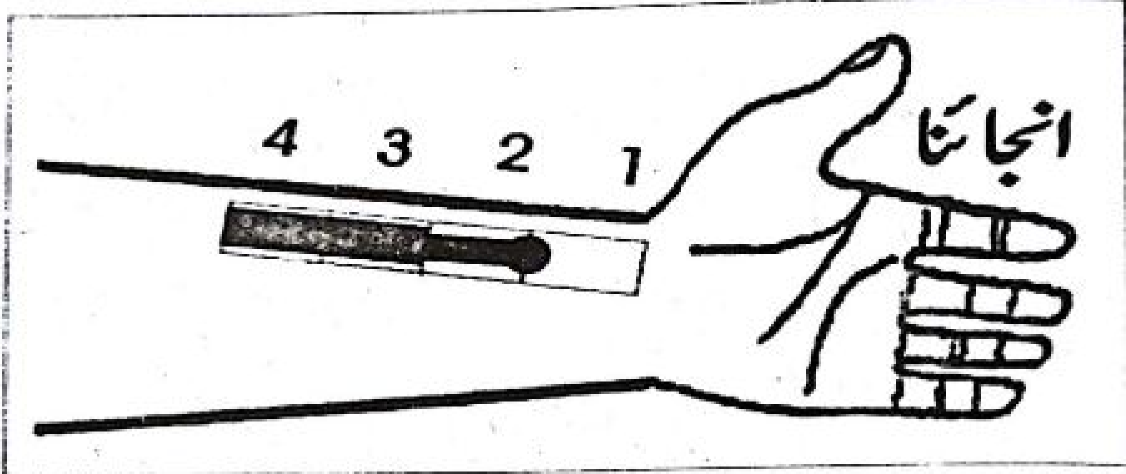
اعصابی نبض میں دل رطوبات (تسکین) کی زیادتی کی وجہ سے پھول (بڑھ) جاتا ہے۔

17- دل پر ٹیس اور درد



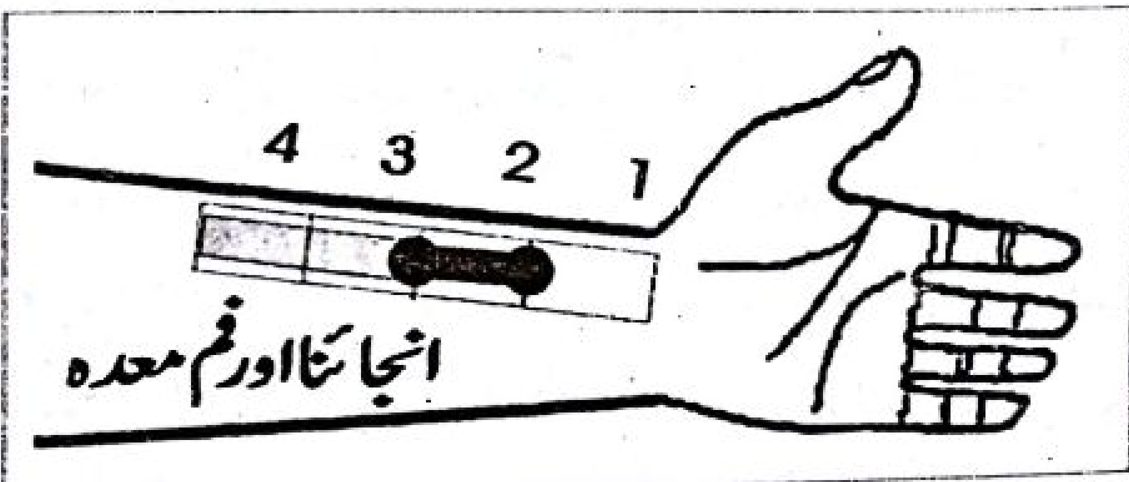
1- نبض قشری عضلاتی ہوگی، بائیں طرف دوسری انگلی کے پہلے پوائنٹ پر دانہ مسور کے برابر اشارہ ملے گا، باقی کی نبض معمول کے مطابق چلے گی، اس علامت کے ظاہر ہونے پر چند لمحات کے لئے دل کے اوپر کے حصے پر ٹیس اٹھے گی، اور پھر احساس ختم ہو جائیگا، یہ شریان اور طی کے موڑ پر قشری سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے، یہاں سے شریان اور طی قشری سوزش کی وجہ سے تنگ ہو کر علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

2- نبض قشری عضلاتی ہی ہوگی، بائیں کلائی پر دوسری انگلی کے نیچے اگر یہ محسوس ہو کہ اس کے پہلے پوائنٹ پر تو دانہ مسور کے برابر اشارہ ملتا ہے، مگر اسی انگلی پر دوسرے، تیسرے اور چوتھے پوائنٹ پر بھی نبض شدید ہے، تو اس میں ٹیس کے علاوہ مسلسل ہلکا



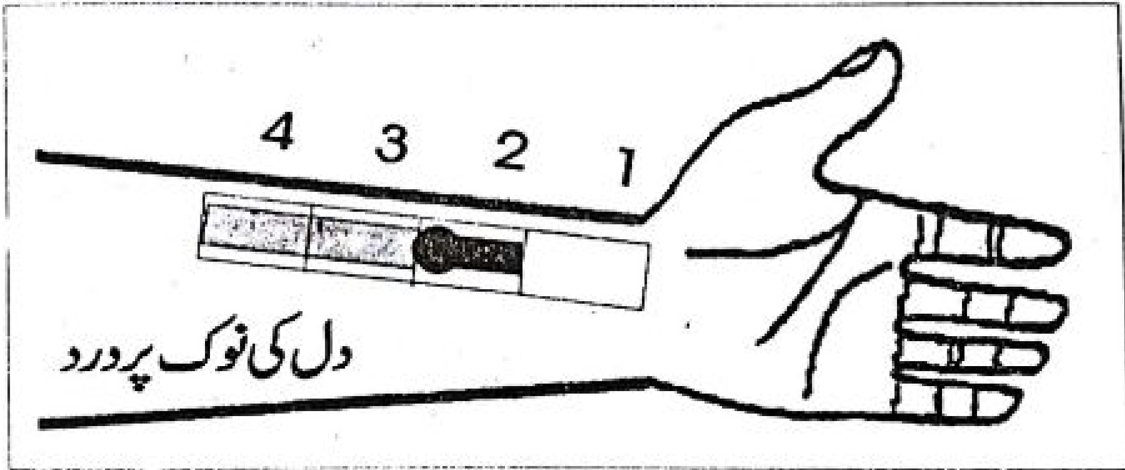
ہلکا درد رہے گا، یہ دل کی پوری ساخت (قشری بافت) سوزش ناک ہوتی ہے، دل کی فی منٹ رفتار بے ربط ہوتی ہے، کبھی کبھی نبضہ مس ہونے لگتا ہے، رات کو سوتے ہوئے اچانک آنکھ کھلے گی، تو یوں محسوس ہوگا جیسے دل کی دھڑکن تیز ہے، اور جسم کانپ رہا ہے، اس وقت اگر نبض پر ہاتھ رکھا جائے تو کبھی نبضہ مس ہوتا ہے اور کبھی زوردار ٹھوکر لگاتا ہے، کبھی آہستہ آہستہ چلنے لگتا ہے، بایاں بازو سُن رہتا ہے، اس میں ہلکا ہلکا درد رہتا ہے اور یہ اسی طرف کی تین انگلیوں تک جاتا ہے، اسے انجائنا سے تشخیص کریں۔

3- نبض قشری اعصابی ہوگی، دوسری انگلی کے نیچے نبض کو چار حصوں میں تقسیم کریں، پہلے پوائنٹ پر دانہ مسور کے برابر ٹھوکر لگے اور باقی تین پوائنٹس پر شدید ہو، اور ساتھ ہی تیسری انگلی کے پہلے پوائنٹ پر ٹھوکر لگائے تو اس مریض کو کھانا کھانے کے بعد دل



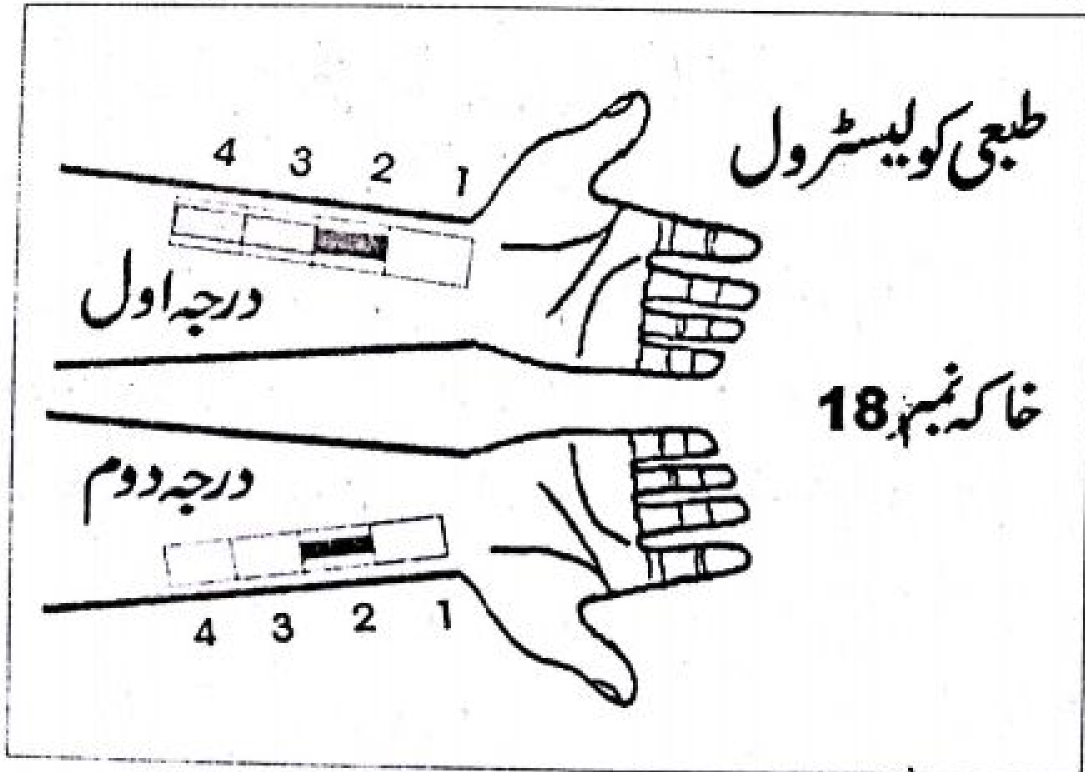
پر ٹیس اٹھے گی، کیوں کہ اسے فم معدہ پر السر ہے، کھانے کے بعد گیس کی وجہ سے جب دل کی نوک پر دباؤ پڑتا ہے تو اُس کے اوپر کی طرف دباؤ کی وجہ سے شریان اعظم کے موڑ پر درد کی ٹیس اٹھتی ہے، اور باقی اوقات میں ہلکا ہلکا درد رہتا ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے، بازو سُن رہتا ہے، ٹھنڈے پسینے آتے ہیں، بائیں بازو کی طاقت دائیں بازو کی نسبت کم ہو جاتی ہے۔ پچھلے صفحہ پر خاکہ دیکھئے

حاصل کئے ہوئے میں سے خرچ کرو یہ صدقہ جاریہ ہے



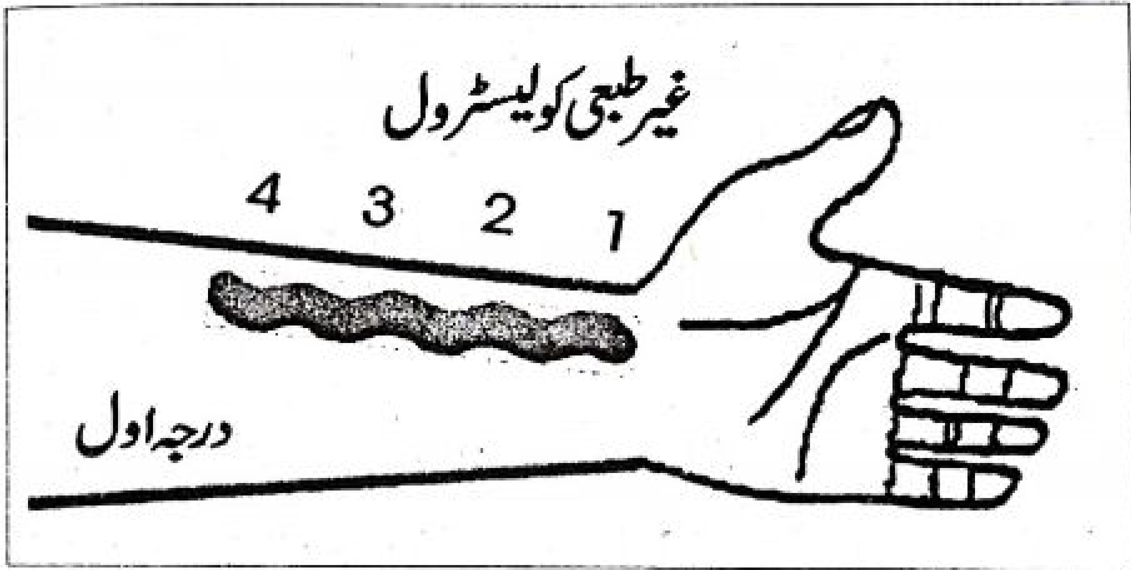
4۔ نبض قشری ہو تو دوسری انگلی کے چوتھے پوائنٹ پر اشارہ ملے گا، دل پر ہر وقت بوجھ محسوس ہوگا، سینے میں ہر وقت کم و بیش درد ہوتا رہے گا، یہ اس لئے کہ یہ مقام دل کی نوک پر مرض کا اظہار کر رہا ہے، دل کی نوک پر پورے دل کی نسبت اعصاب کا جال زیادہ ہوتا ہے، دل کی نوک نیچے حجاب حاجز کے ساتھ لگی رہتی ہے، حجاب حاجز نیچے معدے کے ساتھ متصل ہے، یہ درد ہلتے جلتے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سیدھے کھڑے ہوتے، اور جھکتے ہوئے ہر وقت جاری رہتا ہے، یہ نبض بائیں طرف دوسری انگلی کے چوتھے پوائنٹ پر علیحدہ ہی دانہ مسور کے برابر اشارہ دیتا ہے، اور باقی پہلے دوسرے اور تیسرے پوائنٹ پر شدید ہوگی۔

18- کولیسٹرول کی طبعی اور غیر طبعی دو عام اقسام ہیں، کولیسٹرول طبعی جگر میں بنتا ہے، تا کہ خون میں مِل جائے اور جب خون رگوں میں سے گذرے تو ان کو رگڑ سے بچائے، جب یہ متعینہ مقدار سے بڑھ جائے تو علامات پیدا کر دیتا ہے، نبض قشری عضلاتی شدید ہو جاتی ہے، گھبراہٹ رہنے لگتی ہے، سانس پھولتا ہے، سینے میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے، یہ درد چند لحموں کیلیۓ سوئی کی چبھن کی طرح ہوتا ہے اور جلد ہی ختم ہو جاتا ہے، اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو اول شریان اعظم کے موڑ پر اس کو سکیڑ دیتا ہے یہاں سے خون کی گذرگاہ تنگ ہو جاتی ہے اور جب معدہ میں گیس بھر جائے تو اس کا دباؤ یہاں پڑتا ہے اور سوئی کی طرح چند لحموں کیلیۓ چبھن ہوتی ہے، دوم اکلیلی شریانوں پر اثر انداز ہو کر کبھی ان کو سکیڑ کر اور کبھی ان میں اوڈیما کی کیفیت پیدا کر کے جان کو دکھ دیتا ہے، نبض بائیں طرف دوسری انگلی کے مقام پر نہایت شدید قشری چلتی ہے، باقی دو تیسری اور چوتھی انگلی پر نارمل ہوتی ہے، لیکن جب علاج نہ کیا جائے تو تیسری اور چوتھی انگلی پر خفیف ہوتے ہوتے دونوں کلائیوں پر صرف دوسری انگلی کے مقام پر ہی قرع دیتی



ہے، اب کسی وقت کچھ (اٹیک) بھی ہو سکتا ہے، ان درجات کو نبض کے ذریعے ایک ماہر نباض ہی جانچ سکتا ہے، ہر کس و نا کس کے بس کی بات نہیں ہے۔

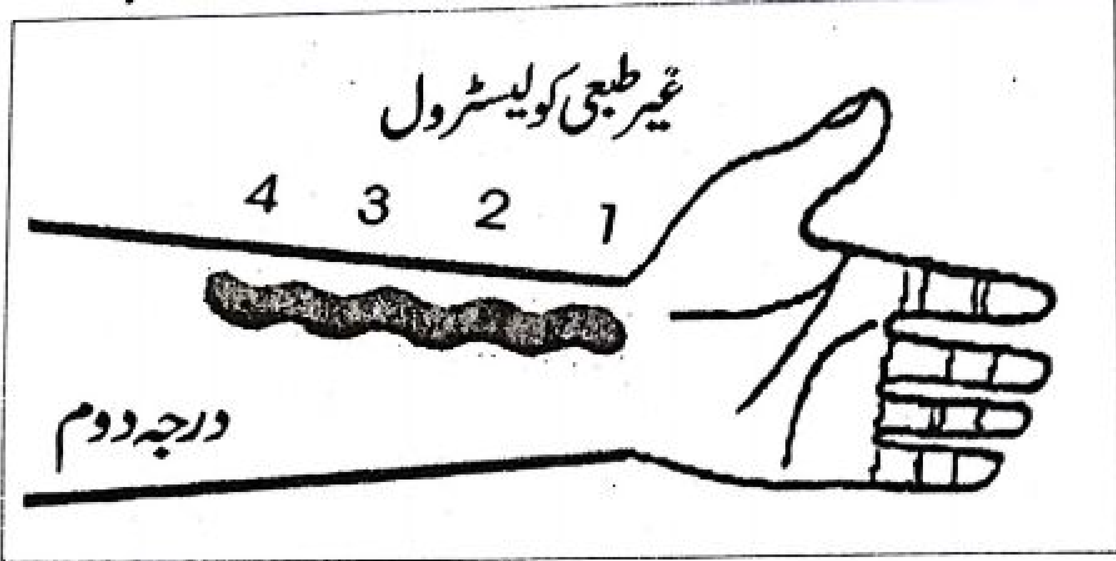
2- یہ کولیسٹرول کی غیر طبعی قسم ہے جو ہم غذا (چکنائی والی غذائیں) کے ذریعے خون میں شامل کر لیتے ہیں، نبض مخاطی اعصابی ہو گی فی منٹ رفتار بھی کم ہو جاتی ہے لیکن اگر



مریض ذرا سی بھی گرم غذائیں کھالے تو فوراً قشری علامات عود کر آتی ہیں، اس میں مریض کو یک دم دل پر شدید درد ہوتی ہے، یہ دورہ کئی کئی ماہ و سال بعد عود کر آتا ہے، دورے کے بعد مریض کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے، نقاہت بڑھ جاتی ہے، دوسرے دورے کے بعد اکثر تیسرے دورے کی نوبت نہیں آتی اگر آ بھی جائے تو قبر کی طرف سفر ہے، جب مریض مر جائے تو دل کے مقام پر اوپر کی طرف نیلے رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں جو شریان پھٹ کر خون کے زیر جلد جمنے کی وجہ سے ہیں۔

3- مخاطی اعصابی (کولیسٹرول کی شکل میں) (ٹرائی گلیسرائیڈ) مادہ ہی بڑھ کر شریانوں میں سے خون کو گذرنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے، خون کولیسٹرول کی شرکت سے گاڑھا ہو جاتا ہے یہ کولیسٹرول غیر طبعی کی مزید بگڑی ہوئی حالت ہوتی ہے، اگر اس

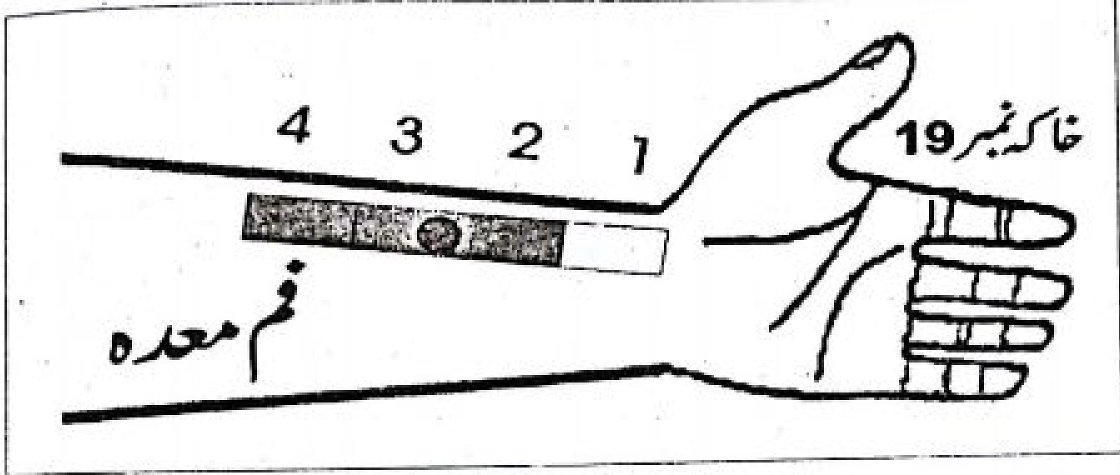
کالیبارٹری ٹیسٹ (Lipid)(Profile کرایا جائے تو اس میں ٹرائی گلیسرائیڈ بڑھا ہوا ہوتا ہے، اور دل اسکورگوں میں دھکیلنے کے لئے زوردار ٹھوکر لگاتا رہتا ہے، حتیٰ کہ



خود ٹھوکر کا شکار ہو جاتا ہے، اگر اس حالت سے مریض مقابلہ کر لے تو نبض عضلاتی مخاطی سے عضلاتی قشری کی طرف مائل ہوتی ہے جس میں کولیسٹرول مزید گاڑھا ہو جاتا ہے، یعنی اس میں سختی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، لیکن اس کے دورے طویل ہوتے ہیں، یعنی آٹھ دس سال بعد دورہ پڑتا ہے، اگر اس نبض میں دل کے مقام پر قشری ٹھوکر لگے اور باقی کی تین انگلیوں پر عضلاتی مخاطی ٹھوکر ہو تو مقام قلب پر قشری مادہ ہمیشہ ردعمل کے چکر میں رہتا ہے، اگر مکمل قشری ہو جائے تو زندگی بچ جاتی ہے، مریض صحت مند ہو جاتا ہے، اگر یہ مریض آپ کے پاس آئے تو اسے قشری اعصابی ادویہ دینی ہیں، اس پر بحث کسی اور موقع پر کسی دوسری کتاب میں تفصیل سے کریں گے کہ قشری اعصابی ادویہ کیوں دیں گے۔

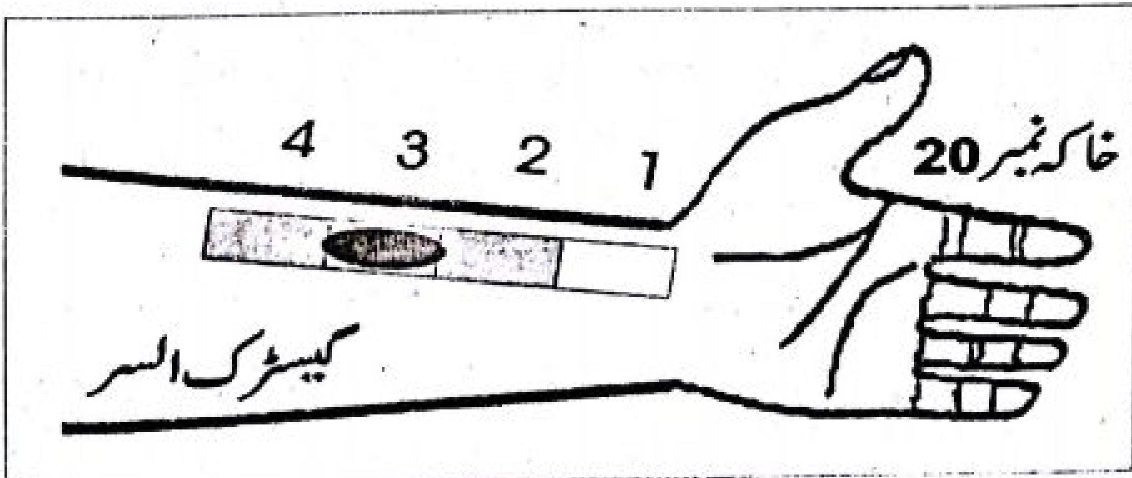
پانچ وقت نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھیں، نماز ہر برائی سے روکتی ہے

19- یہ نبض قشری ہوتی ہے، صرف بائیں طرف تیسری انگلی کے پہلے پوائنٹ پر اشارہ دے گی، باقی کی نبض نارمل ہوگی، اگر یہی اشارہ دائیں طرف بھی ملے تو مرض نہایت مزمن ہے، یہ مرض قشری عضلاتی مردوں کی نسبت قشری اعصابی عورتوں کو زیادہ ہوتا



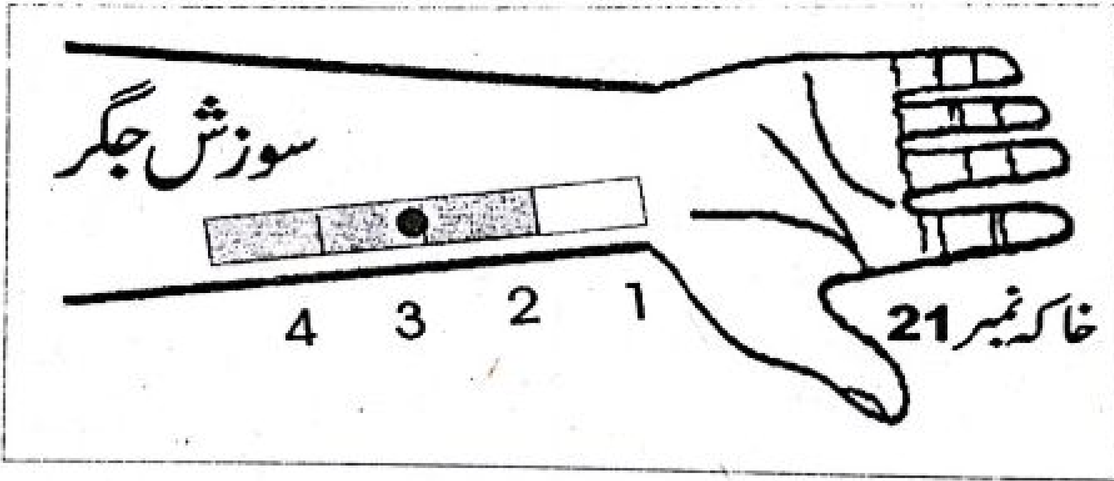
ہے، فم معدہ پر ہروقت درد رہتا ہے، جو خالی معدہ بڑھ جاتا ہے، اسے عام فہم زبان میں کلیجے کا درد کہتے ہیں۔

20- بائیں طرف تیسری انگلی ساری کی ساری شدت کا اظہار کرے گی باقی کی نبض نارمل چل رہی ہوگی، یہ السر معدے کے نچلے خم دار حصے میں ہوتا ہے، اسے جلدی آرام نہیں آتا، کیونکہ معدے کا یہی حصہ HCl (نمک کا تیزاب) پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے، اس کی ترشی بار بار زخم کو خراب کرتی رہتی ہے شدید پرہیز کی جائے تو کامیاب



علاج کی توقع کی جا سکتی ہے، کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں گرانی کا احساس رہتا ہے، کئی کئی گھنٹے کھانا ہضم نہیں ہوتا، کبھی کبھار مقام مرض پر درد بھی ہوتا ہے، اگر Hcl کا عمل بڑھ جائے تو تیزابیت ورنہ گیس ہمہ وقت پریشان کرتی رہتی ہے، اس میں نبض کی شدت کے مطابق کمی بیشی کی علامات پائی جائیں گی، اگر نبض قشری عضلاتی ہو تو علامات شدید ہوں گی اگر نبض قشری اعصابی ہو تو علامات خفیف ہوں گی۔

21-دائیں کلائی پر تیسری انگلی کے پہلے پوائنٹ پر اشارہ ملے گا، باقی نبض معمول کے مطابق چلے گی، یہ نبض قشری عضلاتی ہوتی ہے، اس نبض میں صفراء خون میں جمع ہو رہا



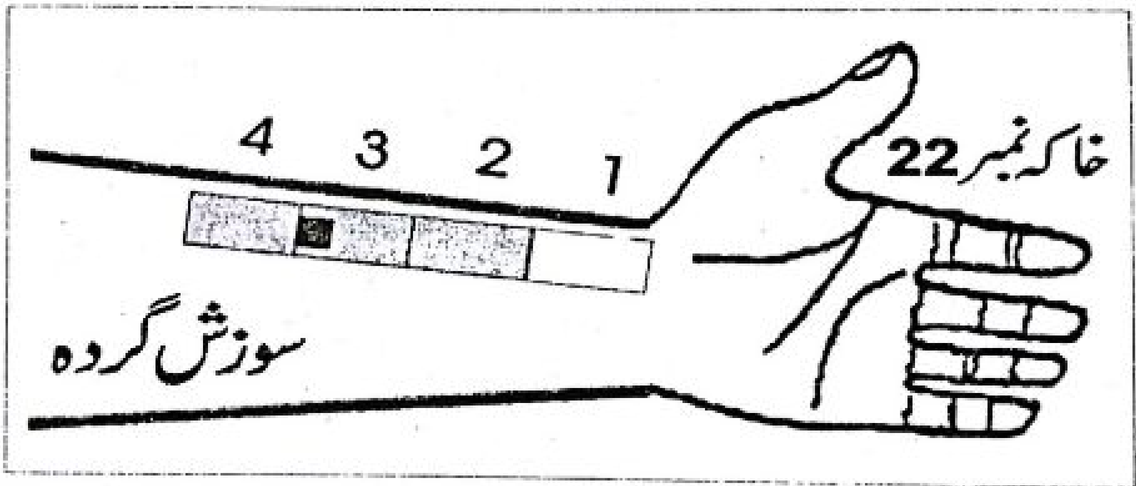
ہوتا ہے، اور یہی صفراء جگر میں سوزش پیدا کر دیتا ہے، بول و براز زرد رنگ، کم مقدار، بار بار آتا ہے، صبح اُٹھنے پر مریض کا منہ بوجھا ہوا ہوتا ہے، منہ کا ذائقہ کڑوا رہتا ہے، اگر یہی سلسلہ قائم رہے تو بات یرقان تک پہنچ جاتی ہے، اسے ہیپاٹائٹس اے سے تشخیص کریں، اگر پھر بھی علاج صحیح نہ کیا جائے تو ورم جگر ہو جاتا ہے۔

ورم جگر

اوپر مذکورہ مقام پر نبض میں سختی پائی جاتی ہے، دبانے سے، اٹھتے بیٹھتے، کروٹ بدلتے درد کی چبھن ہوتی ہے، ہمہ وقت بخار رہتا ہے، بول و براز گہرے بھورے رنگ کا، اسی

مناسبت سے پیشاب کبھی زرد کبھی سفید ہوگا، یہ ہیپاٹائٹس بی ہے، یہ ورم گرم ہوگا اگر نبض اعصابی کی طرف مائل ہوجائے تو سمجھ لیں کہ اس میں تحلیل شروع ہو چکی ہے، اس وقت بخار بھی کم رہنے لگتا ہے، اگر کوئی قابل طبیب مل گیا تو اعصابی ادویہ سے علاج کر دے گا، اگر اسی مقام پر سردی اور سختی پائی جائے تو ورم سرد (بارد) ہوگا، یہ ہیپاٹائیٹس سی ہے جو بڑھ کر کینسر تک پہنچ جاتا ہے۔

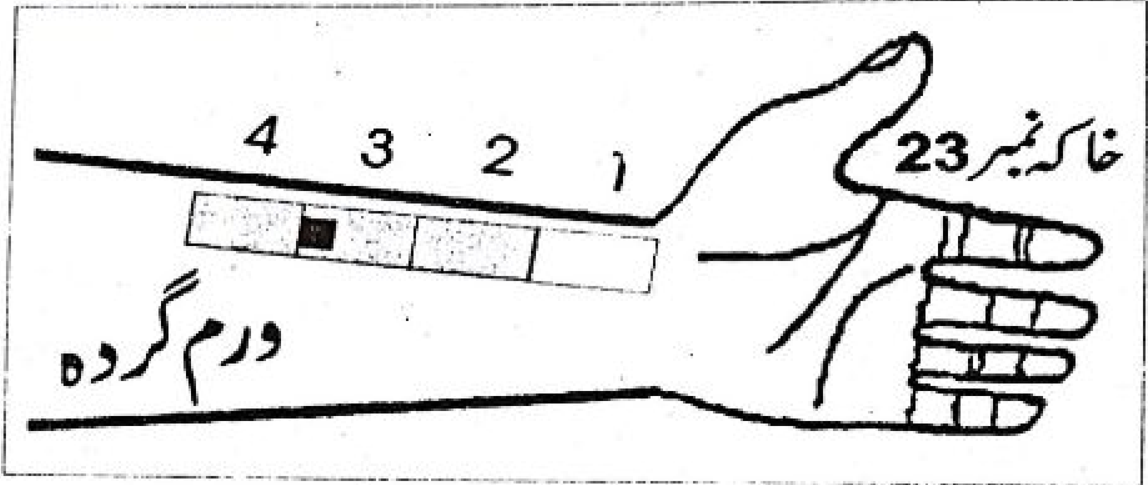
22- نبض قشری ہوگی، تیسری انگلی کے چوتھے پوائنٹ پر شدید ہوگی اور مخصوص اشارہ دے گی، باقی کی نبض نارمل چل رہی ہوگی، اگر نبض قشری عضلاتی ہو تو پیشاب جلن دار



بار بار مقدار میں کم آئیگا، پیشاب کر چکنے کے بعد بھی یہ احساس رہتا ہے کہ ابھی مثانہ میں پیشاب باقی ہے اور کبھی دوبارہ واش روم میں جانا بھی پڑتا ہے لیکن چند قطرے ہی خارج ہوتے ہیں، اگر نبض قشری اعصابی ہو تو مقام گردہ پر ہر وقت بوجھ اور ہلکا ہلکا درد رہتا ہے، کمر میں بھی درد رہتی ہے۔

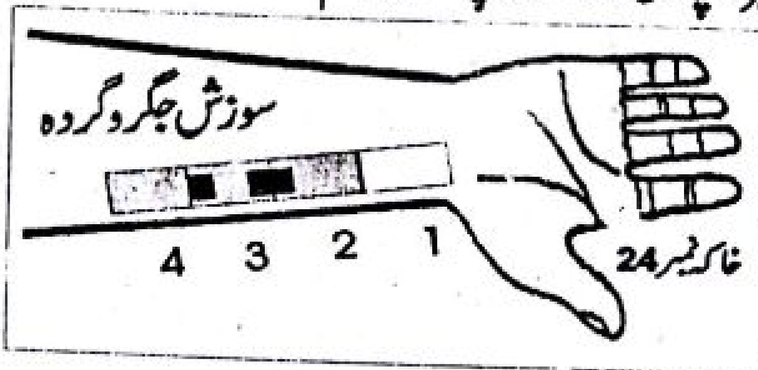
یہ سوزش سب سے پہلے دائیں گردے پر پڑتی ہے، اس لئے کہ گردے جگر کے خادم ہیں، جگر ایک گرم عضو ہے، جو گردہ نزدیک ہوگا وہی پہلے سوزش ناک ہوگا، اسی لئے سب سے پہلے دایاں گردہ ہی مبتلاء مرض ہوگا۔

23- نبض قشری ہوگی، کلائی پر تیسری انگلی کے آخری پوائنٹ پر اشارہ دے گی، آنکھوں کے نچلے پپوٹے ورم آلود ہوں گے، ایسے لگے گا جیسے لہسن کی دو موٹی موٹی تریاں چپکادی گئی ہوں، پیشاب جل کر بار بار مقدار میں کم اور بد بودار آئیگا، پیپ آمیز ہوگا، مقام گردہ پر کم بیش ہر وقت ہلکا ہلکا درد رہے گا، قوت باہ کمزور سے کمزور تر



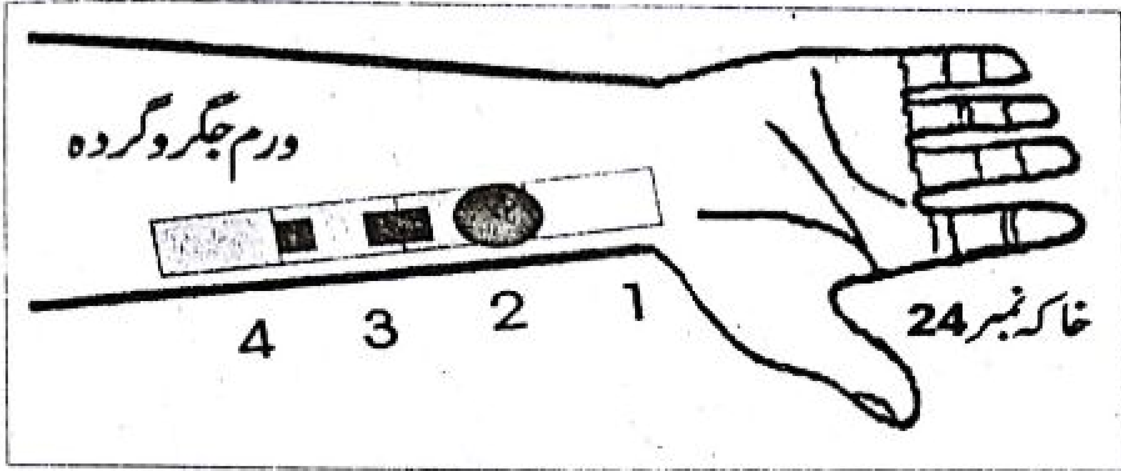
ہوتی جائیگی، صبح اُٹھنے پر پاؤں ورم آلود ہوں گے، اسے رینل اوڈیما سے تشخیص کریں، اگر اس ورم کو انگلی سے دبایا جائے تو اس میں گڑھا نہیں پڑتا اور یہ ورم پاؤں سے بڑھ کر پنڈلیوں تک پہنچ جاتا ہے، گوشت خور مریض کے دائیں آنکھ کے نیچے ورم زیادہ ہوگا، پیشاب کی بو اس کی خاص علامت ہے۔

24- نبض قشری ہوگی، دوسری انگلی کے آخری دو پوائنٹ اور تیسری انگلی کے پہلے دو پوائنٹس پر شدید ہوگی، تیسری انگلی کے آخری پوائنٹ پر دانہ مسور کے برابر اشارہ دے گی، باقی نبض نارمل ہوگی، چہرہ، پاؤں اور ٹانگوں پر معمولی ورم ہوگا۔



یہ درجہ اول ہے درجہ دوم اگلے صفحہ پر دیکھئے

دائیں ہاتھ کی انہی علامات کے ساتھ اگر بائیں طرف دوسری انگلی پر نبض پھیل کر چلے تو ساتھ ساتھ دل بھی بڑھا ہوا ہے، پورے جسم پر ورم ہوگا، پنڈلیوں اور پاؤں پر ورم

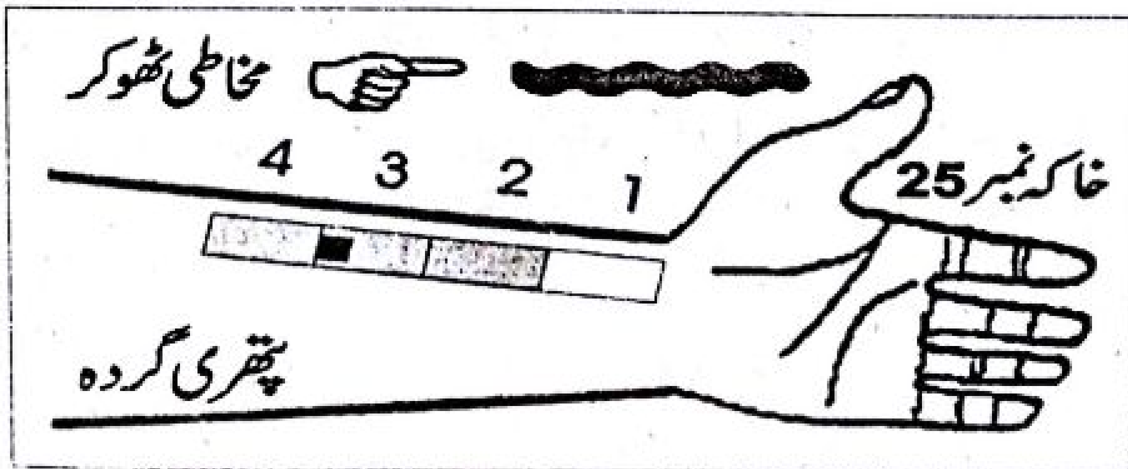


زیادہ ہوگا، اسے دبانے سے اس میں گڑھا پڑے گا، جو دبانے کے کافی دیر بعد بھرے گا، بخار کم وبیش ہر وقت رہے گا، پیشاب قطرہ قطرہ بودار اور پیپ آلودا آئیگا، نبض کی شدت وخفت کے ساتھ علامات میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

دل کی علامات بائیں کلائی پر واضح اور دائیں کلائی پر خفیف محسوس ہوں گی۔

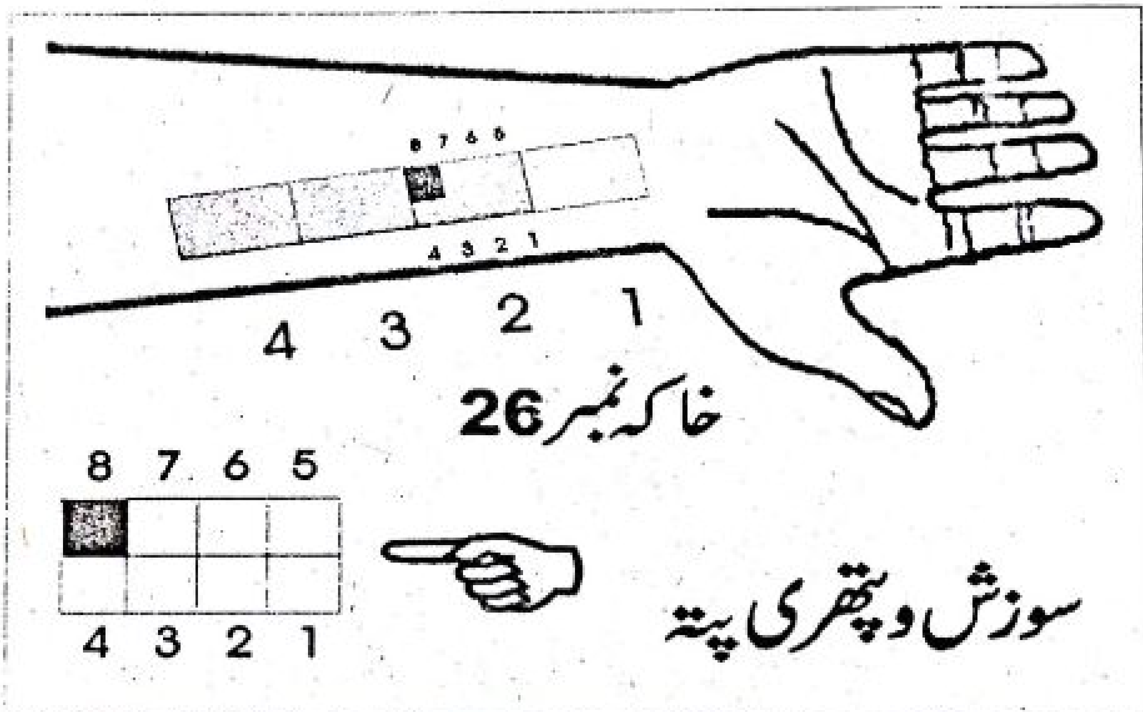
جب مریض آپ کے پاس آئے گا تو نبض عضلاتی قشری اور قشری عضلاتی ہوگی۔

25- تیسری انگلی کے آخری پوائنٹ پر اگر نبض مخاطی ٹھوکر ہو تو گردے میں پتھری ہوگی، دائیں گردے میں کیلشم کرسٹلز اور بائیں گردے میں فاسفیٹ کرسٹلز ہوگی، اس مریض



کے اگر پیشاب کا امتحان کیا جائے تو اس میں پیپ pus cells کرسٹلز، اپی تھیلئیل سیلز Epithelial cells اور ریڈ بلڈ سیلز (RBC) کا اخراج ہوگا، اور ph تیزابی ہوگا، اگر Ph 5 سے 5.5 تک ہو تو پیشاب میں تیزابیت بڑھی ہوئی ہے 6.5 تک نارمل خیال کیا جاتا ہے اور اگر 8..Ph تک پہنچ جائے تو پیشاب میں الکلی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

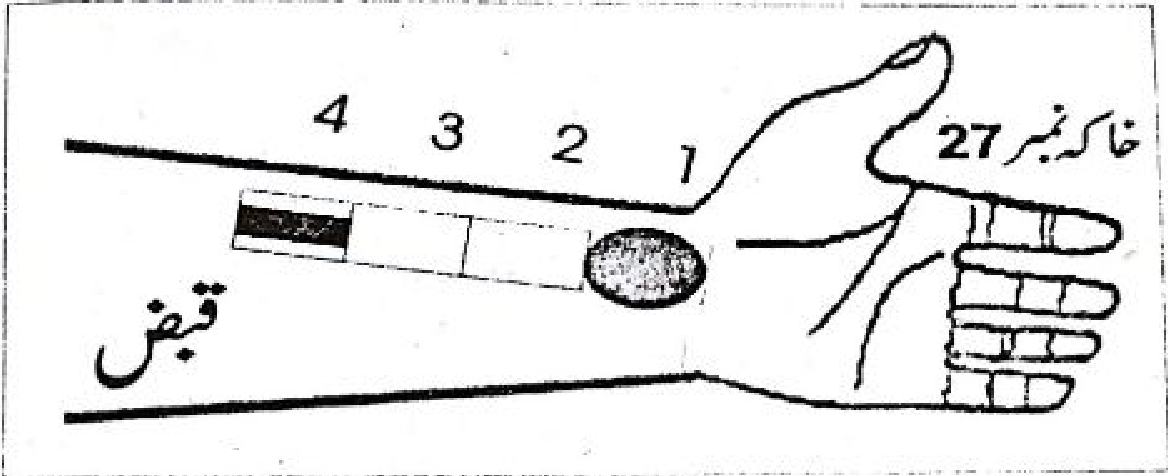
26- نبض قشری ہوگی، دوسری انگلی کی لمبے رخ کاٹ کر کے اسے پھر آٹھ حصّوں میں تقسیم کردیں، یوں آٹھ پوائنٹ بن جاتے ہیں، اگر نبض خط وسطانی کے ساتھ ساتھ آٹھویں پوائنٹ پر اشارہ دے اور مادہ قشری ہو تو پتہ میں سوزش ہے، اگر اس میں مادہ



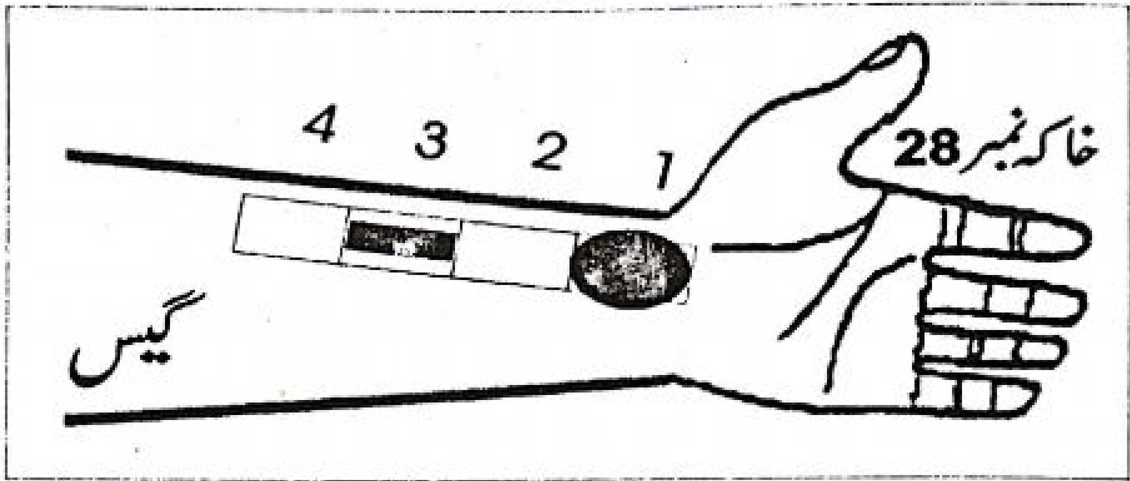
مخاطی ہو تو پتھریاں ہوں گی، اگر سوزش ہو کم و بیش درد ہر وقت رہے گا، مقام پتہ اُبھرا ہوا اور گرم ہوگا، اگر درد زیادہ ہو تو پتہ پر پشت کی جانب سے اُٹھ کر دائیں کندھے کی طرف جائے گی، پتھریوں کی نبض سے نشاندھی اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک الٹرا ساؤنڈ نہ کرایا جائے، مریض کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ پتہ میں پتھریاں پال رہا ہے، اگر

کسی اور وجہ سے جگر وغیرہ کا ٹیسٹ کروالیا تو پتھریوں کی نشاندھی ہو جاتی ہے۔

27- پہلی انگلی پر نبض پھیل کر چلے گی، اور ٹھوکر سخت ہو گی، چوتھی انگلی پر نبض شدید ہو گی، قبض مخاطی عضلاتی سے لے کر اعصابی قشری تک موجود ہے، مخاطی عضلاتی میں

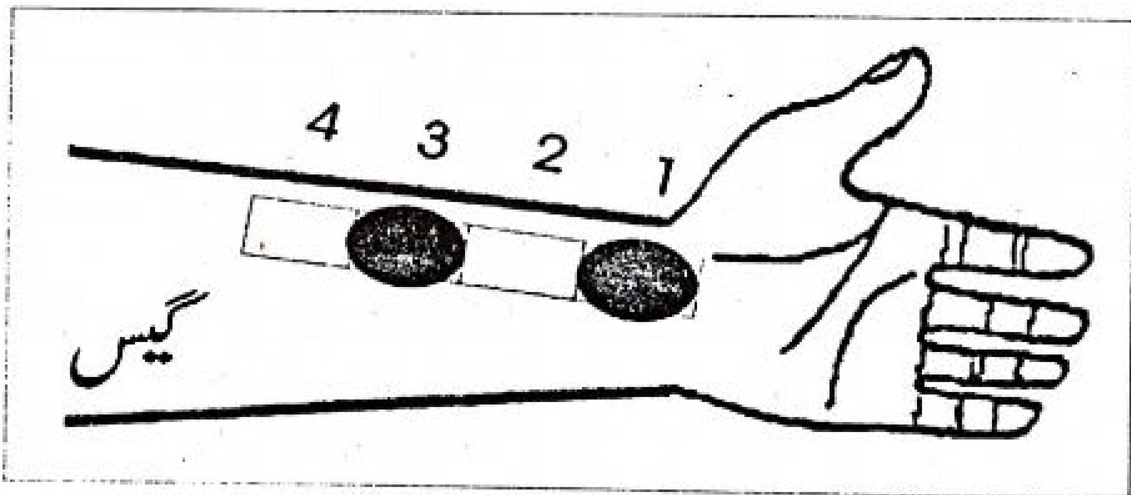


مناسب حرارت نہ ملنے کی وجہ سے آنتوں میں سدے بن جاتے ہیں، یہ سرو کے پھل کی طرح گول اور سخت ہوتے ہیں، یہ بمشکل خارج ہوتے ہیں، عضلاتی قشری میں ان میں کچھ نرمی آجائے گی، لیکن قبض موجود ہو گی، قشری عضلاتی میں آنتوں کی سوزش کیوجہ سے کبھی قبض (قبض اس کی خاص علامت ہے) اور کبھی پیچس لگ جاتے ہیں، جو بھی اخراج ہو گا گھٹا گھٹا سا ہو گا، قشری اعصابی میں پاخانہ کم وبیش آتا تو رہتا ہے لیکن تسلی بخش فراغت نہیں ہوتی، اعصابی قشری میں بھی آنتوں میں کثرت رطوبات کیوجہ سے قبض ہو گی، اس کی علامت کبھی اسہال اور کبھی کئی کئی روز پاخانہ نہیں آئے گا، پیٹ تنا رہے گا، بھوک بند ہو جائے گی، پیشاب بکثرت برنگ سفید آئے گا، کمر و ٹانگوں میں درد ہو گی، منہ کا ذائقہ پھیکا ہو گا، قبض کی سب اقسام میں مریض کے سانس کے ساتھ کم وبیش بدبو پائی جاتی ہے، چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔

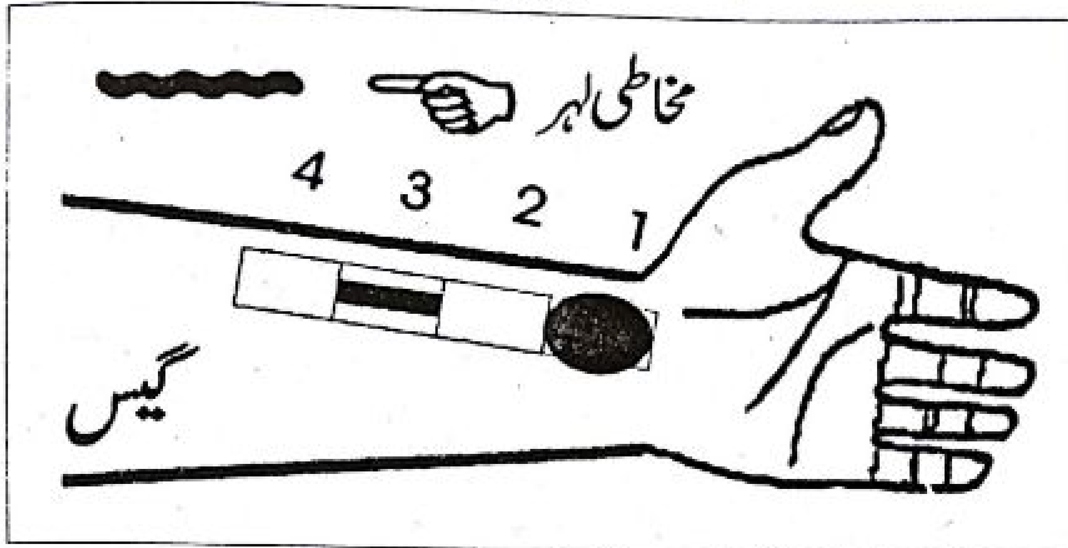


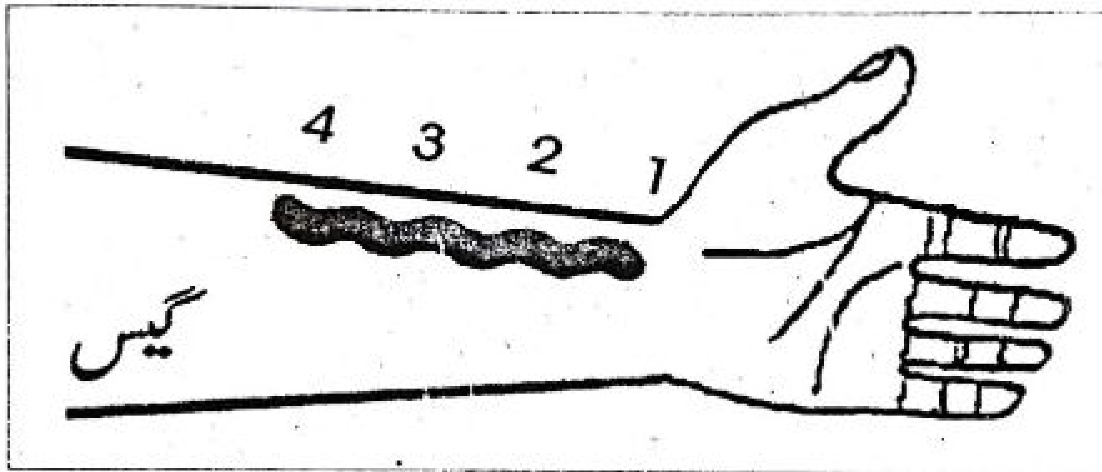
1- پہلی انگلی پر نبض پھیل کر چلے گی، اور تیسری انگلی پر نبض قشری شدید ہو تو معدے کی سوزش کی وجہ سے گیس ہو گی، باقی کی نبض نارمل چل رہی ہو گی۔

2- اگر بائیں طرف پہلی اور تیسری انگلی پر نبض پھیل کر چلے اور باقی کی انگلیوں پر قشری نارمل ہو تو کھانے پینے کی بے اعتدالی کی وجہ سے گیس ہے۔



3- اگر عضلاتی نبض میں پہلی انگلی پر پھیل کر چلے اور ٹھوکر سخت ہو، تیسری انگلی پر قشری کی طرف مائل ہو تو گیس کے ساتھ ساتھ زوردار آواز کے ساتھ اخراج بھی ہو رہا ہے، اگر سب کی سب نبض عضلاتی ہو تو مزید غور کریں کہ اس میں مخاطی لہر ہے تو خشکی سردی کی وجہ سے گیس بند ہو گی، خاکہ اگلے صفحہ پر دیکھیں۔



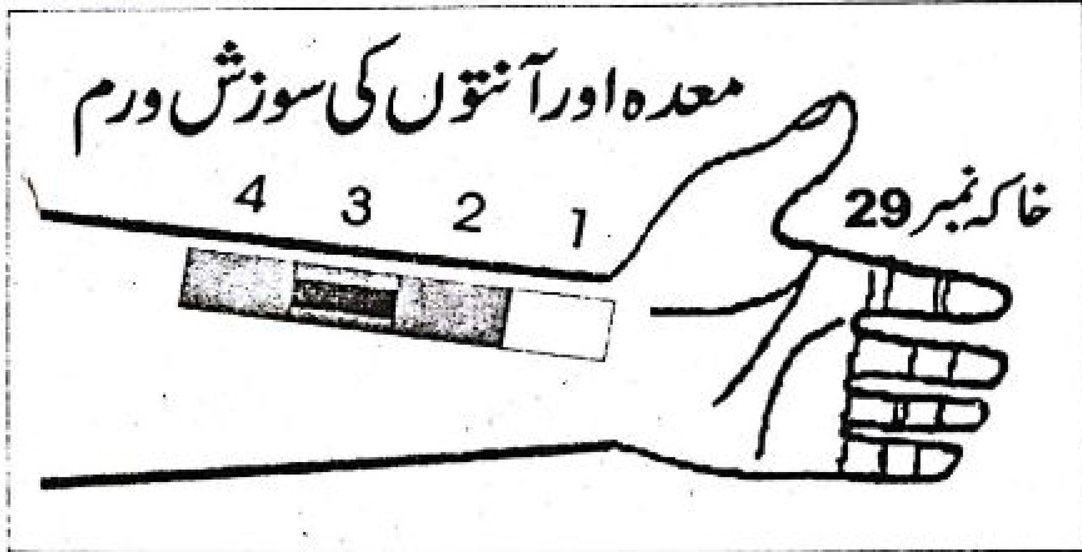


4-اگر نبض مخاطی ہو تو پیٹ میں تناؤ ہوگا، گیس بند ہوگی، کبھی کبھی تعفن امعاء کی وجہ سے بدبودار گیس کا اخراج ہوگا، اس نبض میں بھوک بھی بند ہوگی۔ خاکہ نیچے والا دیکھئے

5-اگر نبض اعصابی ہو تو صرف پہلی انگلی پر ہی پھیل کر چلے گی، باقی سب انگلیوں پر بند ہوگی، پیٹ میں ہر وقت بوجھ بوجھ سا رہے گا، بھُس ڈکار آئیں گے، چلنے پھرنے سے تھوڑی سی گیس خارج ہوگی۔ نچلا خاکہ دیکھئے



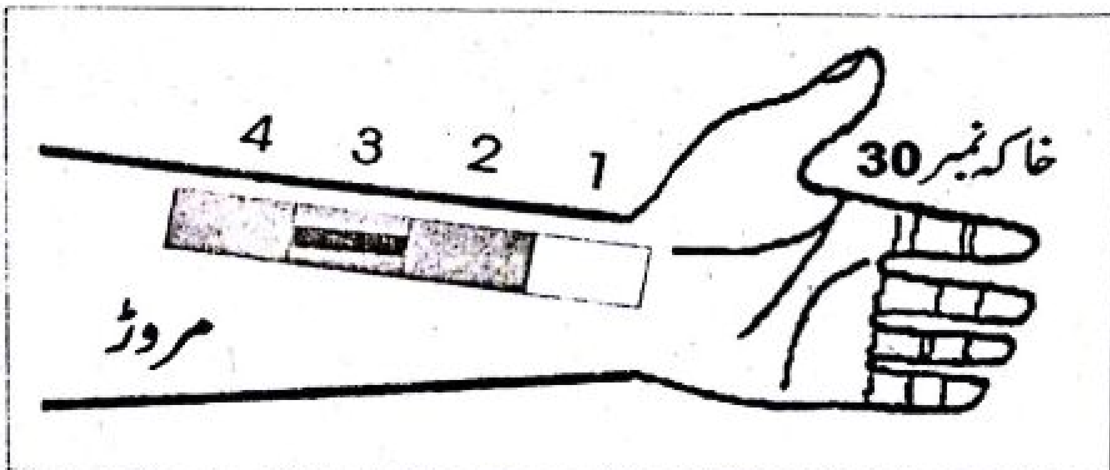
29- نبض قشری عضلاتی ہو یا قشری اعصابی، تیسری انگلی پر شدید ہو گی، شدت و خفیف کے ساتھ سوزش و ورم ہو گا، اگر شدید ہو تو ورم ہو گا، ورم کے ساتھ بخار لازم ہے، اگر



خفیف ہو تو سوزش ہے، دائیں طرف آنتوں کی سوزش اور بائیں طرف معدے کی سوزش و ورم کا اظہار کرتی ہے۔

خوش خُلقی تمہارے بہترین انسان ہونیکی دلیل ہے

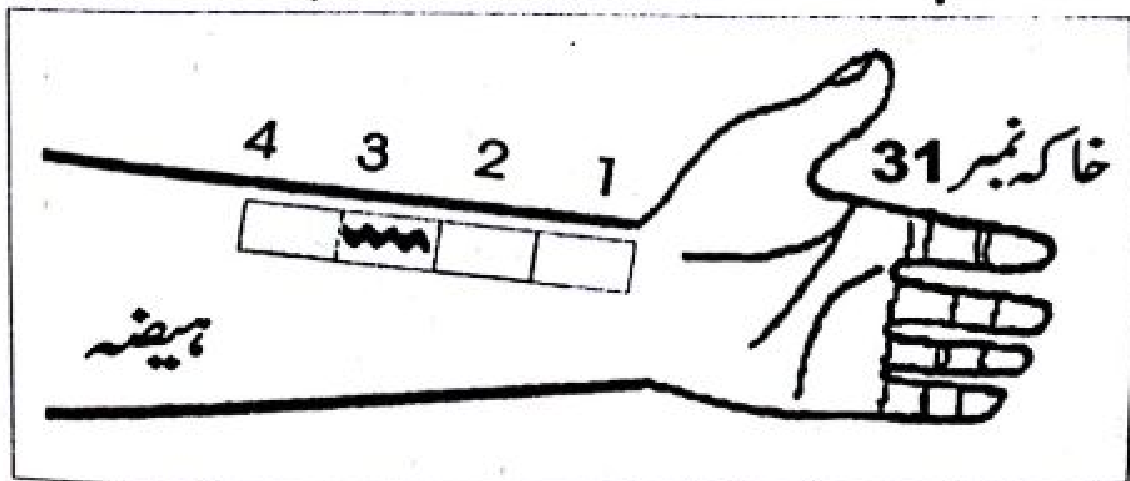
30- قشری عضلاتی نبض میں دائیں طرف تیسری انگلی کے نیچے شدید ہو گی، اس میں کچھ سختی پائی جاتی ہے، کلائی کو ہاتھ لگاتے ہی چپ چپاہٹ محسوس ہو گی، پاخانہ کے ساتھ خون آرہا ہو گا۔



نبض قشری عضلاتی ہی ہوگی، دائیں کلائی پر تیسری انگلی کے نیچے شدید ہوگی، اس میں فی منٹ رفتار زیادہ ہوگی، لمس چپ چپے کی بجائے گرم ہوگا، تو مریض کو ہر پاخانہ کے ساتھ خون آئیگا۔

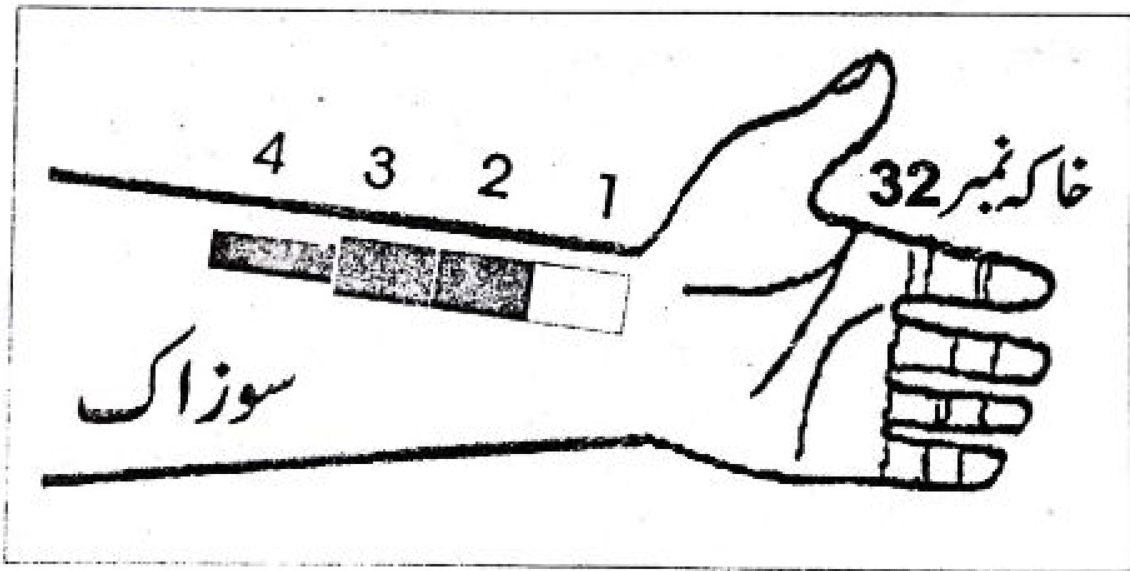
31- نبض قشری ہوگی، بائیں طرف معدے کے مقام (تیسری انگلی) پر باقی کی نبض کی نسبت سُست چلے گی، یہ ہیضے کا پہلا درجہ ہے، اس کی سُستی بڑھتی جاتی ہے، تو ہیضہ دوسرے درجہ میں داخل ہوگیا ہے، یہ تسکین کا درجہ ہے، تیسرے درجہ میں معدہ ہی کے مقام پر غور کریں تو نبض خاموش ہوتی ہے اور کبھی ٹھوکر بالکل نہیں لگتی باقی نبض بھی فی منٹ رفتار کے حساب سے نہایت سُست ہو جاتی ہے، کلائیوں پر ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں، ایک قسم کی چپ چپاہٹ سی محسوس ہوتی ہے، جب ہیضہ چوتھے درجے میں داخل ہوتا ہے تو نبض کی حرکات بند ہو جاتی ہیں، جسم پسینے سے تر ہو کر ٹھنڈا ہو جاتا ہے، چہرہ زرد ہو جاتا ہے، ہونٹ اور اُنگلیوں کے پورے نیلے ہو جاتے ہیں، اس سے آگے بے ہوشی اور موت کی تاریکی ہے۔

نوٹ۔ ہیضے کی پہچان بعض اوقات نئے آدمی کیلئے مشکل ہو جاتی ہے، اس لئے کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ بعض مریضوں کی قوت مدبرہ بدن بہتر ہوتی ہے، ایسے لوگوں میں تیسری اُنگلی پر دو مادے، مخاطی اور قشری اکھٹے ہی چل رہے ہوتے ہیں اگر غور کیا



جائے تو ایسا لگتا ہے کہ ایک مادہ دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہا ہے، مخاطی مادہ عمل اور قشری مادہ اس کا ردِعمل ہوتا ہے، اس وقت مریض سے کھانے پینے کے بارے میں سوال و جواب کر کے تشخیص مکمل کر لیں۔

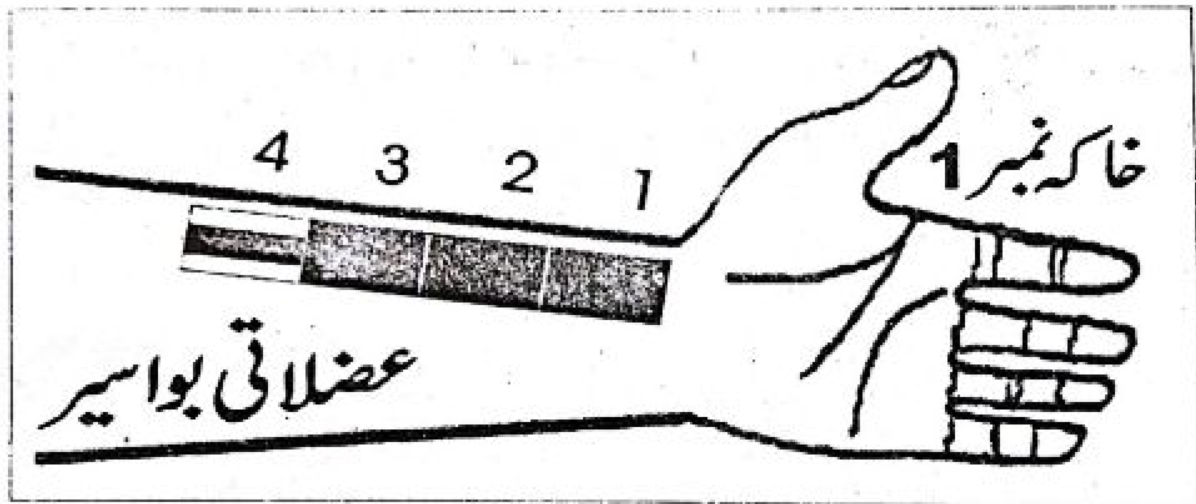
32- دونوں کلائیوں پر نبض قشری ہی ہوگی، لیکن چوتھی انگلی پر شدید ہوگی، چلنے میں تیز، لمس گرم ہوگا، ایسا لگے گا، جیسے مریض بخار میں مبتلا ہو، پیشاب بار بار شدید جلن کے ساتھ مقدار میں نہایت کم قطرہ قطرہ آتا ہے، اخراج کے وقت اتنی جلن ہوتی ہے جیسے نالی میں کوئی دانتوں والی درانتی چلا رہا ہو، مریض اس تکلیف کے خوف سے پیشاب کرنے نہیں جاتا، اس سے بڑھ کر پیپ آنے لگتی ہے۔



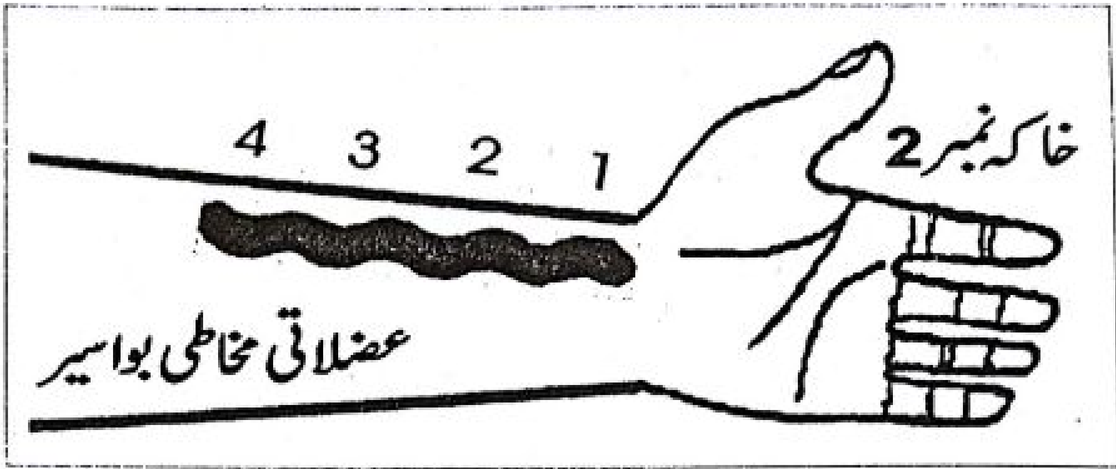
جدید تحقیقات کے مطابق سوزاک کا جرثومہ کم و بیش ایک ہزار سال تک اسی خاندان میں پایا جاتا ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ باپ کو یہ علامت ہو اور بیٹے کو بھی ہو، یہ جرثومہ مناسب ماحول کے مطابق کبھی تیسری پشت اور کبھی اس سے بھی بڑھ کر پندرھویں پشت تک پایا جاتا ہے، اگر اس کے مطابق ماحول پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے تو اس کا قلع قمع ہو جاتا، یہ کوئی مشکل نہیں ہے، نظریہ مفرد اعضاء اربعہ سے مدد لیں۔

33- بواسیر کی اقسام

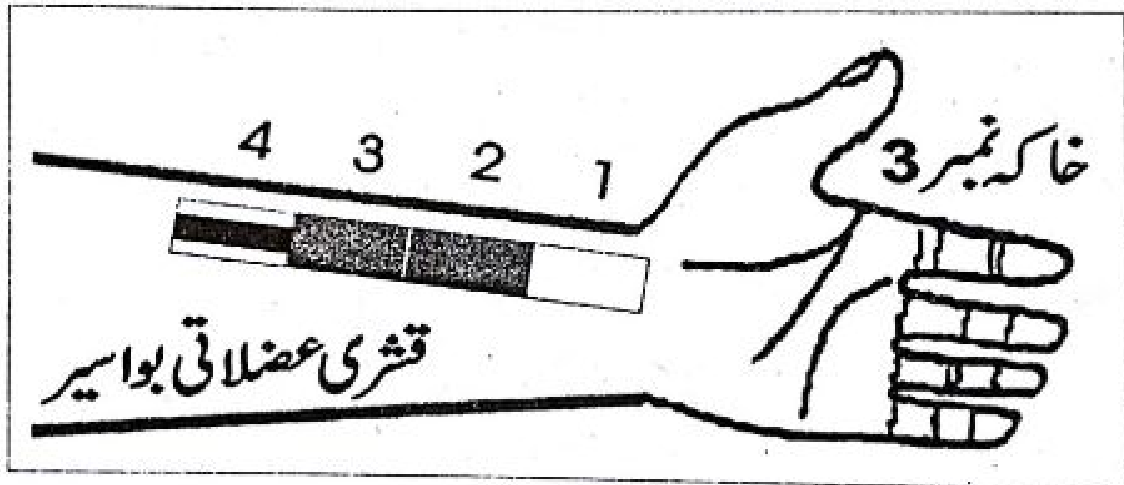
1- نبض عضلاتی قشری ہو اور چوتھی انگلی پر شدت کا اظہار کرے، تو بواسیر خونی ہو گی، اس میں شوخ سُرخ رنگ کا خون بغیر تکلیف آئے گا، یہ خون مقدار میں زیادہ ہوتا ہے، اگر خون آچکا ہو تو نبض میں چوتھی انگلی خالی ملتی ہے اور باقی نبض ضعیف ہو گی، مریض نقاہت محسوس کرے گا۔



2- اگر نبض عضلاتی مخاطی ہو تو اس میں کسی قسم کا اظہار نہیں ہوتا اس لئے کہ اس میں خون نہیں آتا، مقعد کے گرد گوبھی کے پھول کے مشابہ مسّے ہوتے ہیں، ان میں سے نہ تو خون آتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی اور کوئی تکلیف ہوتی ہے، اگر ایک عرصے تک قبض رہے (جو کہ اس مزاج کا خاصہ ہے) تو پاخانہ کی سختی کی وجہ سے مسّے چھل کر تھوڑا سا سیاہی مائل خون آجاتا ہے، جو چند قطروں تک ہی محدود ہوتا ہے، یہ خود بخود بند ہو جاتا ہے، دوسرے دن احساس بھی نہیں رہتا، یہ پچاس سال سے اوپر کی علامت ہے، اگلے صفحہ پر خاکہ ملاحظہ فرمایئے۔

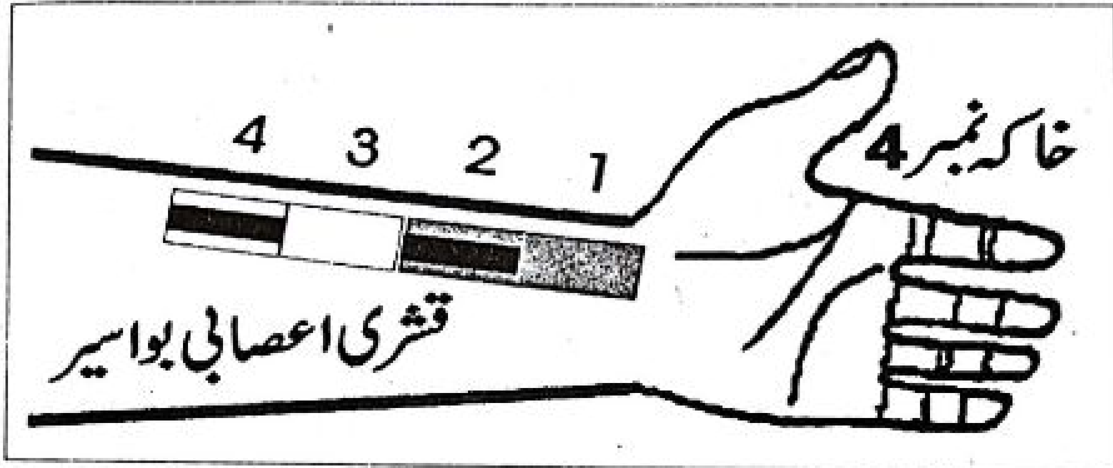


3-اگر نبض قشری عضلاتی ہو چوتھی انگلی پر ٹھوکر شدید لگائے تو بواسیر خونی ہے، خون زردی مائل سُرخ ہوگا، مقدار میں کم ہوگا، دردو جلن مقعد ہوگا، مریض اتنا بے چین ہوگا کہ بیٹھنے میں بھی دقت محسوس کرے گا، باقی کی نبض ضعیف ہوگی، خون آچکنے کی صورت

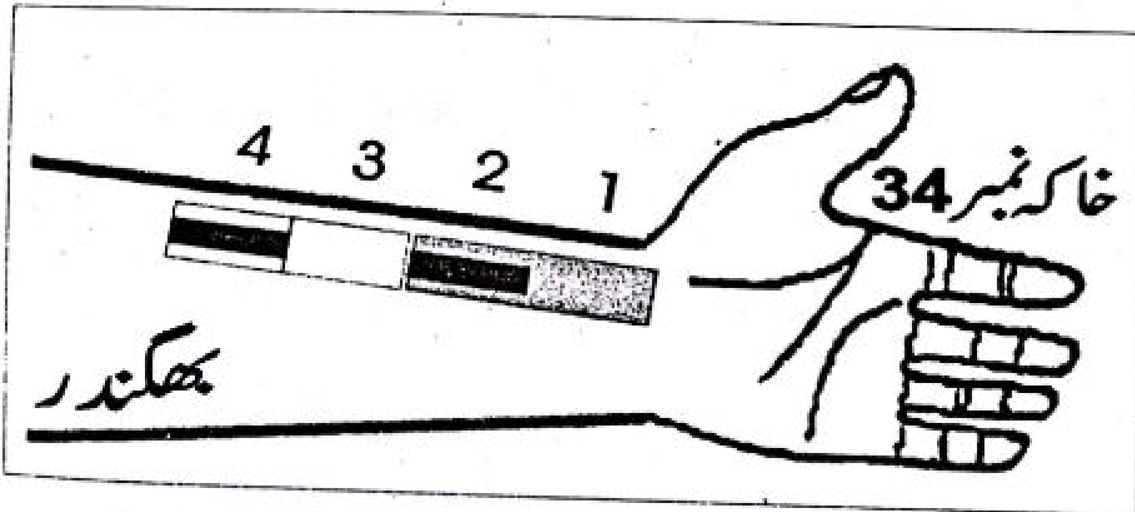


میں نبض کسی قسم کی علامت کا اظہار نہیں کرتی سوائے کمزوری کے، یہی قسم کثیر الوقوع ہے، وارثت میں بھی یہ علامت عام پائی جاتی ہے، اس کا سبب کثرت گوشت خوری، تیز مرچ مصالحوں والے سالن، سالن زیادہ مقدار میں کھانا، بے وقت کھانا، کثرت چائے وسگریٹ نوشی، رات کو دیر تک جاگتے رہنا، سب سے زیادہ سبب آجکل کی کیمیکل غذائیں ہیں، گرم خشک ماحول کی بودوباش، عورتوں میں رحم کی خرابیاں۔

4- نبض قشری اعصابی ہوتو مقعد کے بائیں طرف تیکھے منہ والا مسّہ ہوگا، اس میں سے زرد رنگ کی رطوبت کا اخراج کم وبیش ہر وقت اخراج ہوتا رہتا ہے، اگر کبھی قبض ہو جائے تو چند قطرے خون بھی آنے لگتا ہے، نبض سے کسی قسم کا اظہار نہیں ہوتا، قشری عضلاتی کے بعد دوسری کثیر الوقوع بواسیر ہے، عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

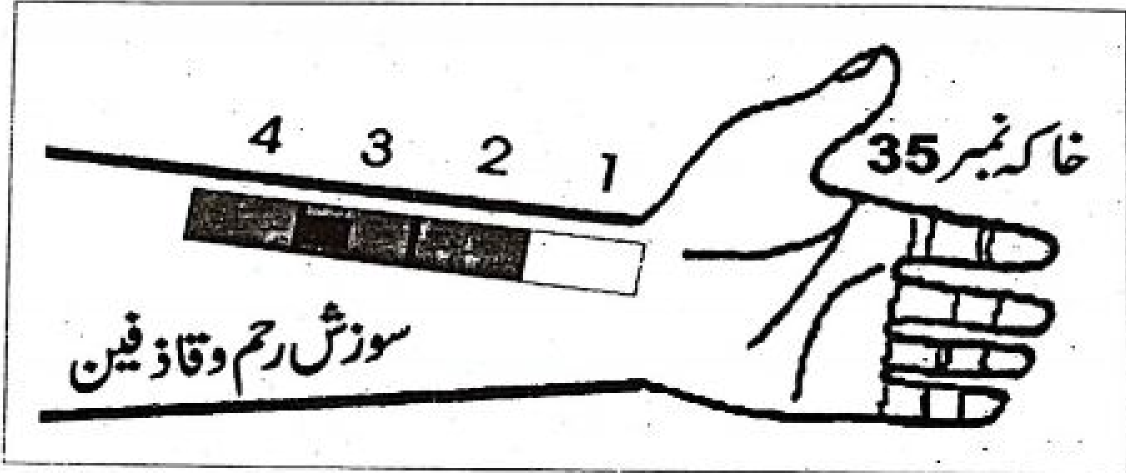


32- یہ نبض قشری اعصابی ہوتی ہے، یہ دوسری انگلی پر سستی کا اظہار کرتی ہے، اور چوتھی انگلی پر شدید ہوتی ہے، اگر یہ علامات ملیں تو بھگندر پھٹ پڑنے کو تیار ہے، اگر پھٹ چکا ہو تو چوتھی انگلی کی شدت خاموشی میں بدل جاتی ہے، یہ نبض قشری اعصابی سے اعصابی



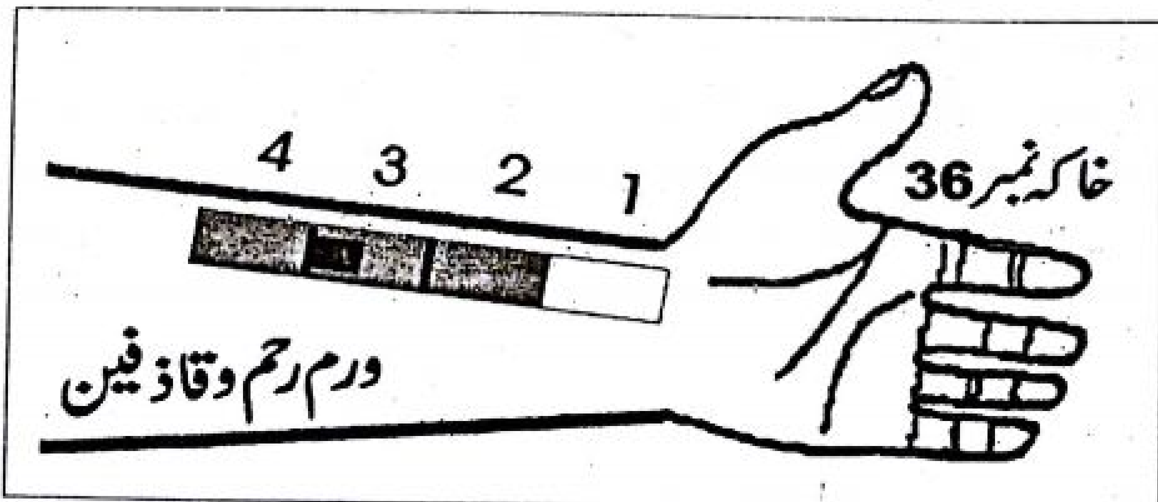
قشری کی طرف مائل رہتی ہے، اس کے علاج میں ایک خاص بات نوٹ کرنی ہے کہ پاخانہ نرم رکھنا ہے، جب علامات دور ہو جائیں تو کشتہ شاخ مرجان در دھتورہ دیں۔

35- نبض قشری عضلاتی سے قشری اعصابی ہوگی، تیسری انگلی کے آخری دو پوائنٹس پر ٹھوکر شدید لگائے گی، تو سوزش رحم وقاذفین ہوگی، بائیں کلائی کی نسبت، دائیں کلائی پر نبض میں شدت ہوگی، جب ایام شروع ہونے والے ہوں تو درد شدید ہوجاتی ہے ایام کے بعد درد ختم ہوجاتی ہے، یہ درد اکثر دائیں طرف زیادہ ہوتی ہے، اکثر عورتوں کو



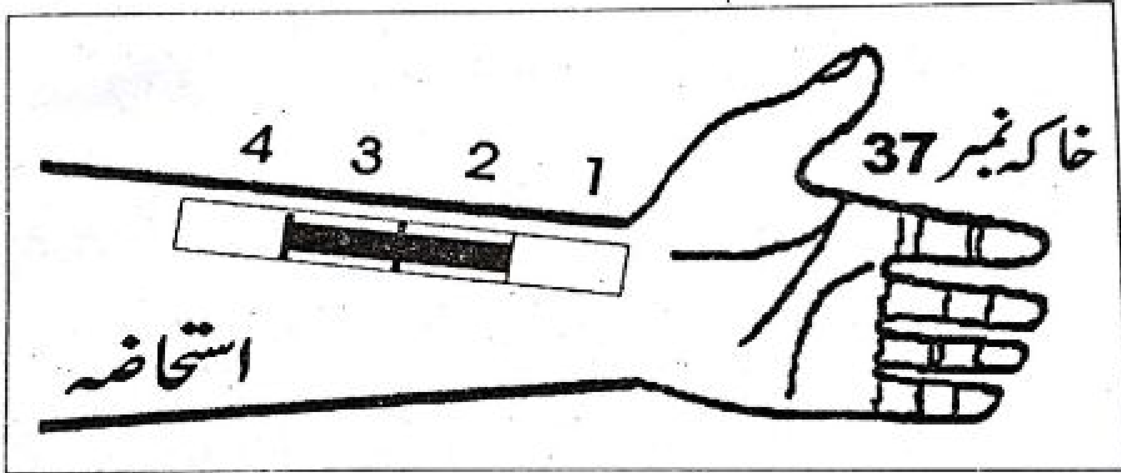
ایام سے دو تین روز پہلے سیلان الرحم کی شکایت ہوجاتی ہے جو فراغت کے بعد خود بخود ٹھیک ہوجاتی ہے۔

36- نبض قشری عضلاتی سے قشری اعصابی شدید ہوگی، دوسری انگلی کے مقام پر دونوں کلائیوں پر سختی معلوم ہوگی اسی طرح تیسری انگلی کے آخری دو پوائنٹس پر شدید اور سخت ہوگی، پیڑو پر ہر وقت بوجھ، کمر میں گرانی، بخار کم وبیش ہر وقت اور گھبراہٹ اس



کی خاص علامات ہیں، گویا سوزش اور ورم میں علامات فارقہ کیا ہیں؟ سوزش میں نبض کی رفتار تیز اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے جبکہ ورم میں نبض میں سختی، ہمہ وقت گھبراہٹ اور خاص علامت بخار ہے، نبض کی شدت وخفت علامات کی کمی بیشی کا اظہار کرے گی۔

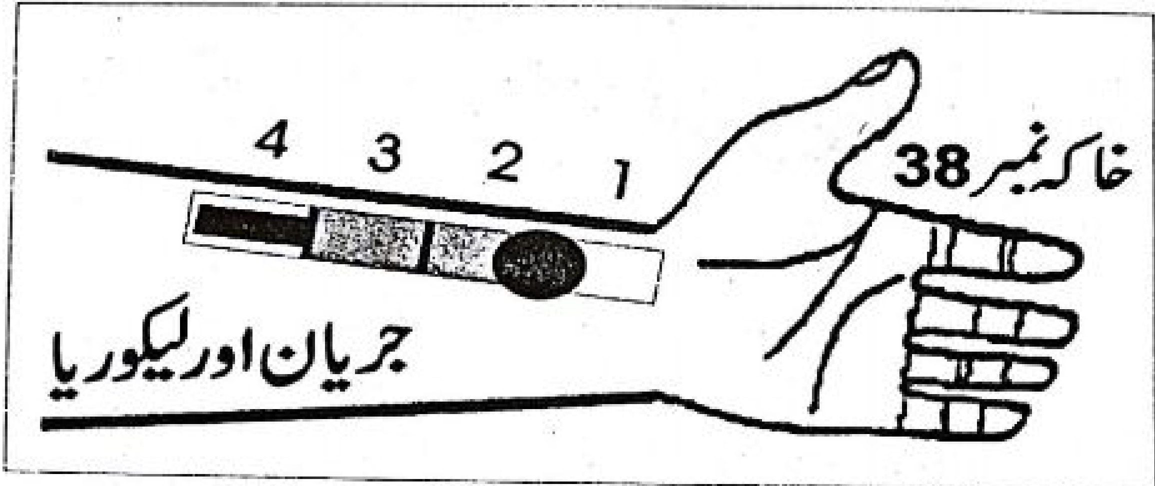
37- نبض قشری عضلاتی اور قشری اعصابی دونوں مادوں کے اعتبار سے برابر ہوگی، یعنی مجموعی طور پر یہ خالص قشری مادہ ہوگا، جب آپ نبض دیکھیں گے تو دونوں کلائیوں پر صرف دوسری انگلی کے نیچے ہی ٹھوکر لگائے گی، مرض کی کیفیت میں دوسری انگلی پر شدید اور تیسری انگلی پر خفیف سی ٹھوکر لگائے گی، لیکن اس میں انہی مقامات پر سختی



پائی جائے گی، یہ اظہار صرف دائیں کلائی پر ہی ہوگا، بائیں طرف صرف دوسری انگلی پر ہی ٹھوکر لگائے گی۔

دراصل یہ ایک باریک سی شریان ہے جو دو حیض کے وقفہ کے درمیانی ایام میں پھٹ کر عورت کو حیض کی طرح ہی ایک دو روز کے لئے خون آنے لگتا ہے، یہ حیض کا خون نہیں ہوتا، اسے استحاضہ کہتے ہیں، اسے نکسیر کی طرح خیال کریں اور علاج و پرہیز میں بھی وہی تدابیر اختیار کریں۔

38-اگر نبض پہلی اور دوسری انگلی کے مقام اتصال پر پھیل کر چلے اور چوتھی انگلی پر قشری شدید ٹھوکر لگائے ، دونوں کلائیوں پر برابر اسی طرح اشارہ دے تو لیکوریا اور جریان لازم ہے، کمر درد ہر وقت رہے گی، طبیعت پر گرانی ، سر درد، چہرہ زرد، صبح اُٹھنے پر اکثر



مریضوں کو چہرے پر تہیج ، بالوں کا گرنا، اور ضعف بصر ، ٹانگیں درد جیسی علامات پائی جائیں گی، اگر اوپر بیان کی گئی علامات صرف دائیں کلائی پر اظہار کر رہی ہوں تو جو کل گذری ہے جریان اور لیکوریا کی رطوبت خارج ہوئی ہے آج نہیں ہوئی، اگر دائیں طرف کوئی اشارہ نہ ملے، لیکن بائیں طرف اوپر بیان کی گئی علامات کا اظہار ہو رہا ہو تو آج ہی اخراج ہوا ہے کل نہیں ہوا۔

اگلے صفحہ پر دیئے گئے خاکوں کو بغور دیکھیں یہ بھی تشخیص میں مددگار ثابت ہوں گے اگر بائیں طرف کی انگلیوں پر یہ جو چاند سے دکھائے گئے ہیں کم ہو رہے ہوں اور دائیں طرف زیادہ ہوں تو کسی دوا یا غذا سے تبدیل کرنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل سے صحت ہو رہی ہے۔

اگر بائیں طرف کی انگلیوں پر ناخن کی جڑ کے قریب چاند کا نشان بڑا اور دائیں طرف یہ نشان چھوٹا ہو تو مرض بد پرہیزی کی وجہ سے بڑھ رہا ہے۔ اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے

مرض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خاکہ کا بغور مطالعہ کریں



جریان اور لیکوریا خاکہ نمبر 38



ناخنوں پر یہ چاند کے نشانات جریان اور لیکوریا کی کمی بیشی کی نشاندہی کرتے ہیں۔
جریان اور لیکوریا قشری عضلاتی اور قشری اعصابی مرض ہے، جن عورتوں کی نبض قشری اعصابی ہو اُن میں سے اٹھانوے فی صد کو لیکوریا ہوتا ہے، ناخنوں پر نشانات بن چکے ہوں یا نہ ہوں لیکوریا اُن کی زندگی کا ایک حصہ ہوتا ہے، مسلسل کمر درد اس کی خاص علامت ہے۔

جریان اور سیلان اُلرّحم کی حقیقت

اکثر اطباء جریان کی دوائیں ہی سیلان الرحم میں دیتے ہیں، اور نتیجہ اُن کی توقع کے خلاف نکلتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ قدرتی طور پر مرد کا مزاج عضلاتی ہوتا ہے، جو دنیا داری میں پڑ کر قشری ہو جاتا ہے، لیکن عضلاتی سے رابطہ نہیں ٹوٹتا اور جریان تو اس زمانے کا مرض ہے جب مرد جوان (قشری عضلاتی) ہوتا ہے، اگر آپ ذرا سوچ سمجھ کر دوا دیں اور اس کی قشری تحریک توڑ دیں، اور پھر اسے مخاطی عضلاتی تک لے جائیں تو جریان کا خاتمہ ہو جاتا ہے، پہلے اعصابی مخاطی اعصابی قشری دوا دیں پھر مخاطی عضلاتی تک لے جائیں۔
اگر شروع سے ہی عضلاتی دوا دینی شروع کر دی تو خشکی اپنی انتہا کو پہنچ کر خود کار قدرتی نظام کے تحت گرمی میں تبدیل ہو جائیگی اور یوں جریان پھر سے شروع ہو جائیگا۔
عورت کا قدرتی مزاج قشری ہے جو مرتے دم تک قشری ہی رہتا ہے، ستر فی صد عورتیں قشری عضلاتی اور تیس فی صد قشری اعصابی ہوتی ہیں، مرد کا جریان تحریک جگر کا مرض ہے، اور عورتوں کا سیلان الرحم تحلیل عضلات کا مرض ہے، سیلان الرحم ستر فی صد قشری

اعصابی عورتوں کو ہوتا ہے، تیس فی صد قشری عضلاتی عورتوں کو بھی ہوتا ہے، اس تیس فی صد پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً معاشرتی آزادی، کثرت گوشت خوری، وی سی آر، کیبل، نیٹ پر فحش مناظر سے لطف اندوز ہو کر جذبات کی رو میں بہہ جانا اور انگشت زنی سے مشتعل جذبات کو فرو کرنا، ہم جنس پرستی، خاوند کا ملک سے باہر ہونا۔

لہٰذا اس سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ قشری اعصابی عورتیں سیلان الرحم لیکر پیدا ہوتی ہیں، قشری عضلاتی کی نسبت قشری اعصابی میں تحلیل عضلات بہت زبردست ہوتی ہے، اس میں قوتیں کمزور ہوتی ہیں، قوت دل کے قوی ہونے سے آتی ہے، جس کسی کا رابطہ قشری اعصابی سے ہو ان کے دل کا قوی ہونا ناممکنات میں سے ہے لیکن جن عورتوں کا رابطہ قشری عضلاتی سے ہو وہ جلد صحت یاب ہو جاتی ہیں۔

نوٹ: بوڑھے لوگوں کو جریان اور احتلام اس لئے نہیں ہوتا کہ عُمر کے ساتھ ساتھ اُن کی حرارت جسم کم ہو جاتی ہے، اور رُخ عضلاتی مخاطی کی طرف ہونے لگتا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ دمہ خالص ہمیشہ پچاس برس سے اُوپر، دُبلے پتلے مردوں کو ہوتا ہے، تیس برس میں کیوں نہیں ہوتا؟ اس لئے کہ جوانوں میں حرارت زیادہ ہوتی ہے، اور بڑھاپے میں کمزوری اور سردی زیادہ ہوتی ہے، سردی موت ہے۔

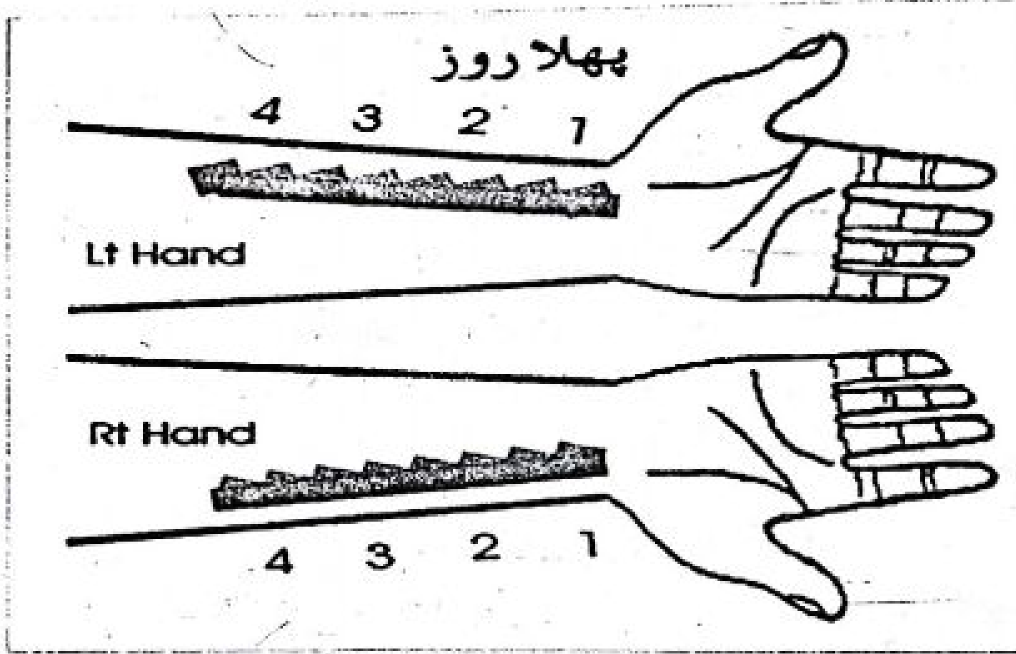
مرد کے برعکس عورت اگر ساٹھ برس کی بھی ہو جائے تو اُسے سیلان الرحم کا عارضہ رہتا ہے۔

تشخیصی نقطہ

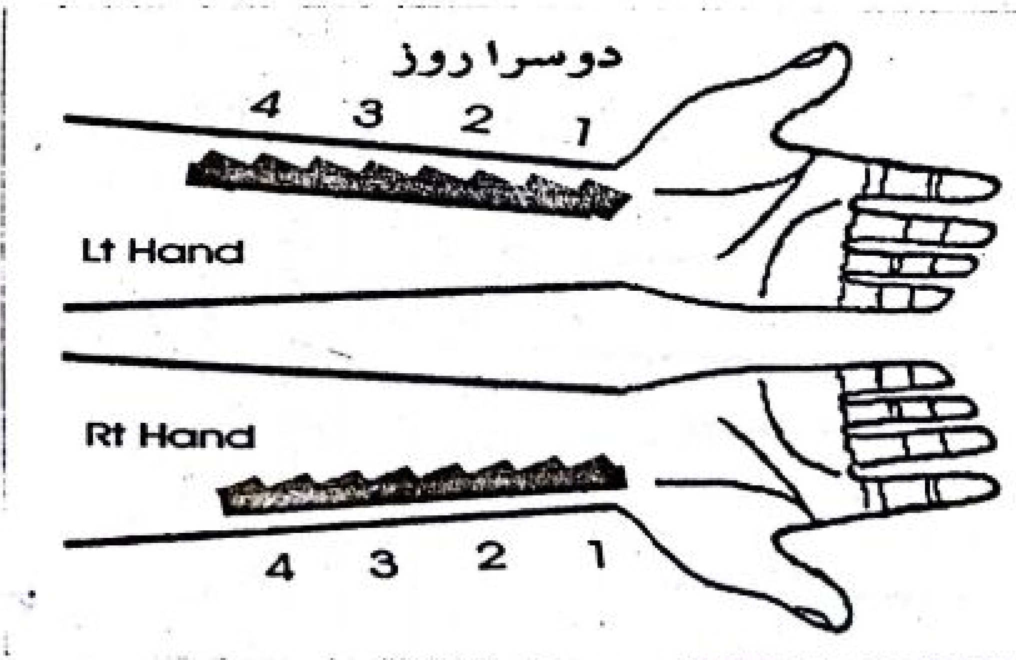
عورتوں میں جب کوئی علامت سمجھ میں نہ آئے تو ان کے رحم کا مطالعہ کریں

جماع اور نبض

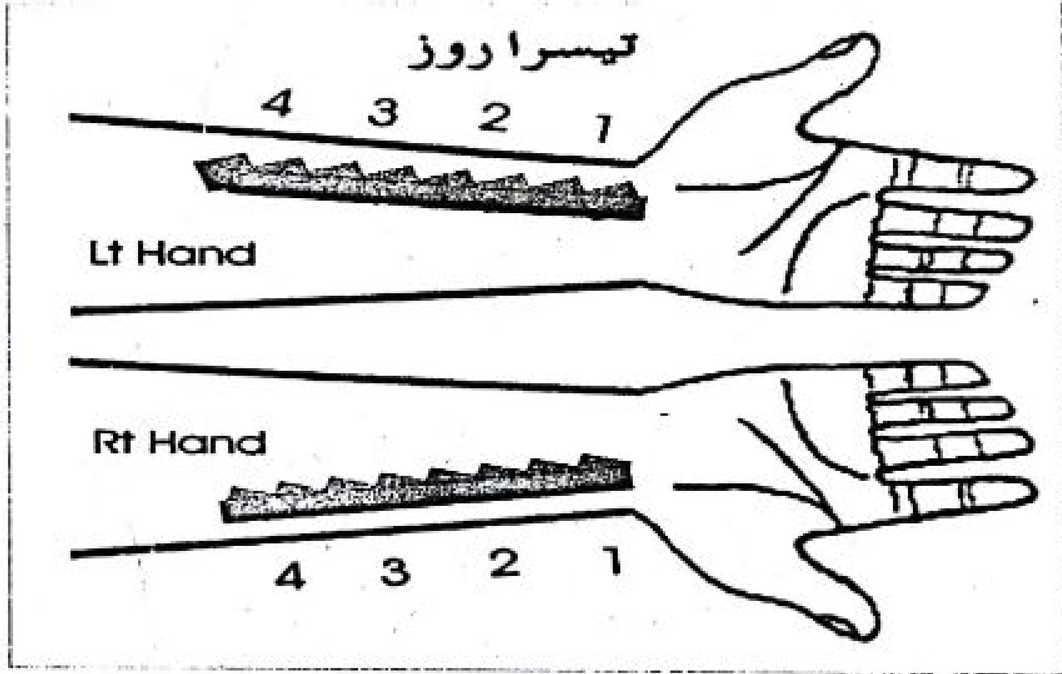
1- بائیں کلائی پر اگر دیئے گئے خاکوں کے مطابق نبض میں مادہ حرکت کرے، اور یہ آری کے دانتوں کی طرح تو جماع آج ہی رات کو کیا گیا ہے۔



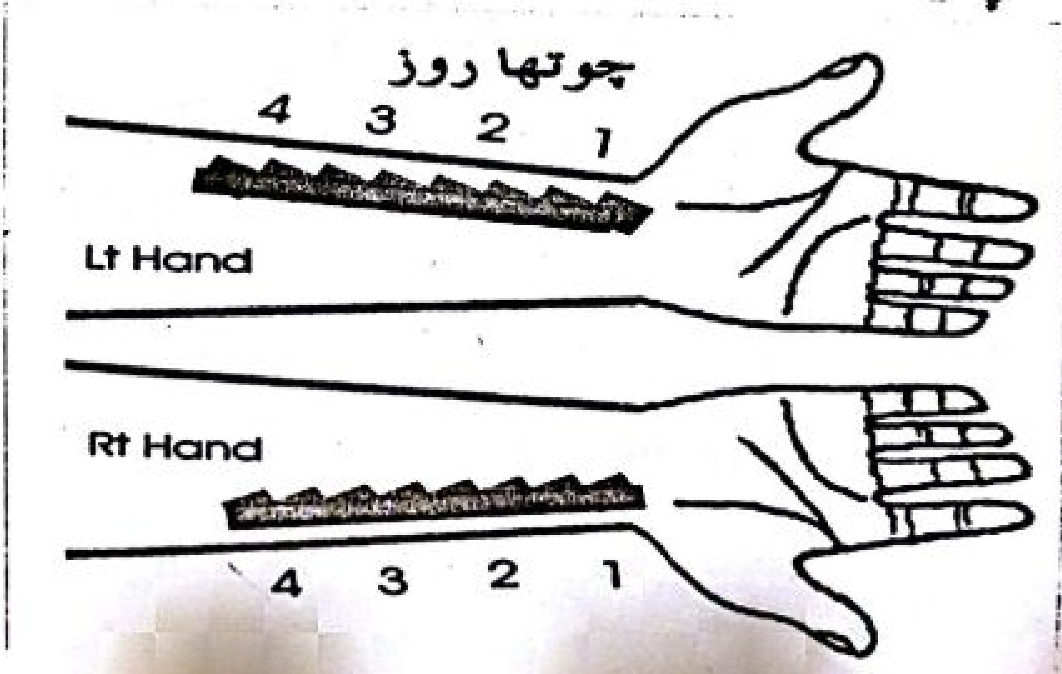
2- بائیں طرف نبض میں مادہ دیئے گئے خاکے کے مطابق اور دائیں طرف اس کے مخالف ہو تو جماع کئے ہوئے دو دن گذر چکے ہیں۔



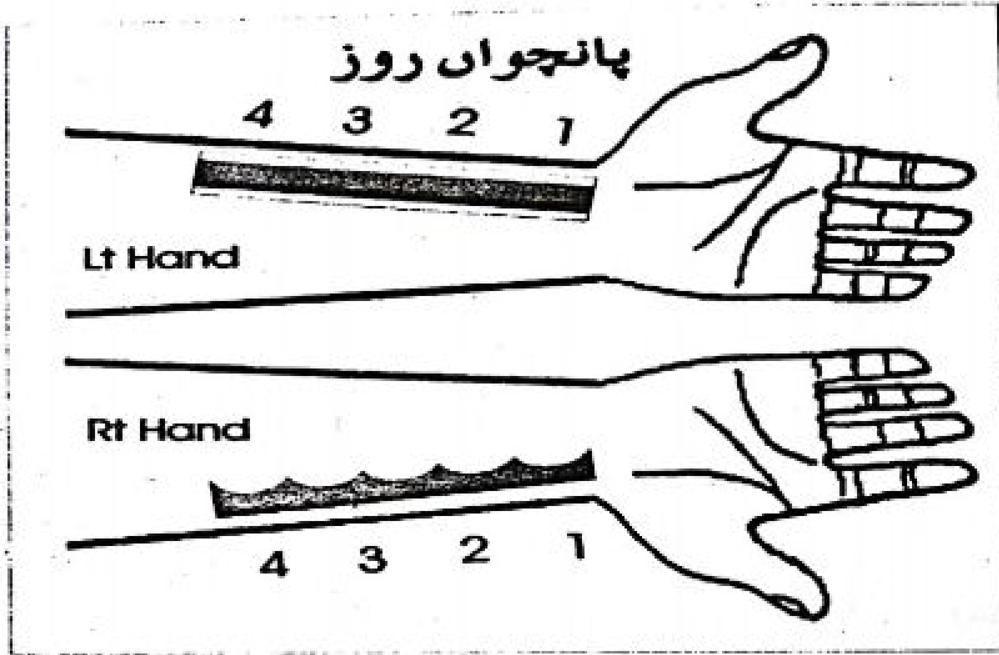
3-بائیں طرف دیئے گئے خاکے کے مطابق نبض چلے اور دائیں طرف اس کے مخالف چلے تو معاملہ تین دن کا ہے، تیسرے دن دونوں طرف مادے میں سستی آجاتی ہے۔



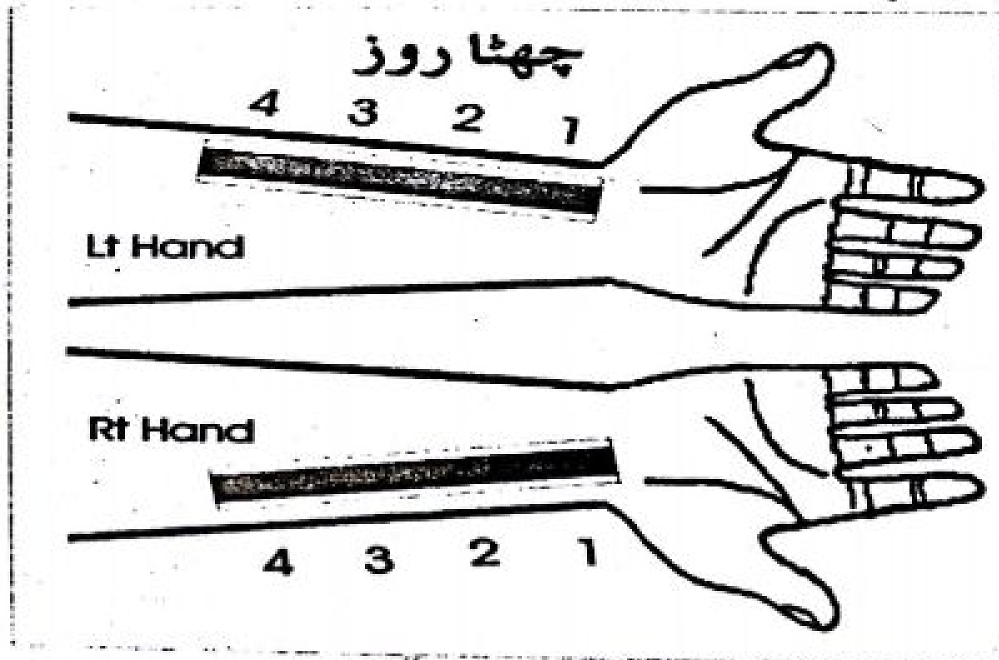
4-بائیں طرف نبض دیئے گئے خاکے کے مطابق اور دائیں طرف اس کے مخالف چلے، بائیں کلائی پر نبض دائیں کی نسبت زوردار ٹھوکر لگائے تو جماع کئے ہوئے چار روز ہو چکے ہیں۔



5- بائیں طرف نبض دیئے گئے خاکے کے مطابق متواتر چلے اور دائیں طرف بھی خاکے کے مطابق ہو تو قصہ پانچ روز کا ہے۔



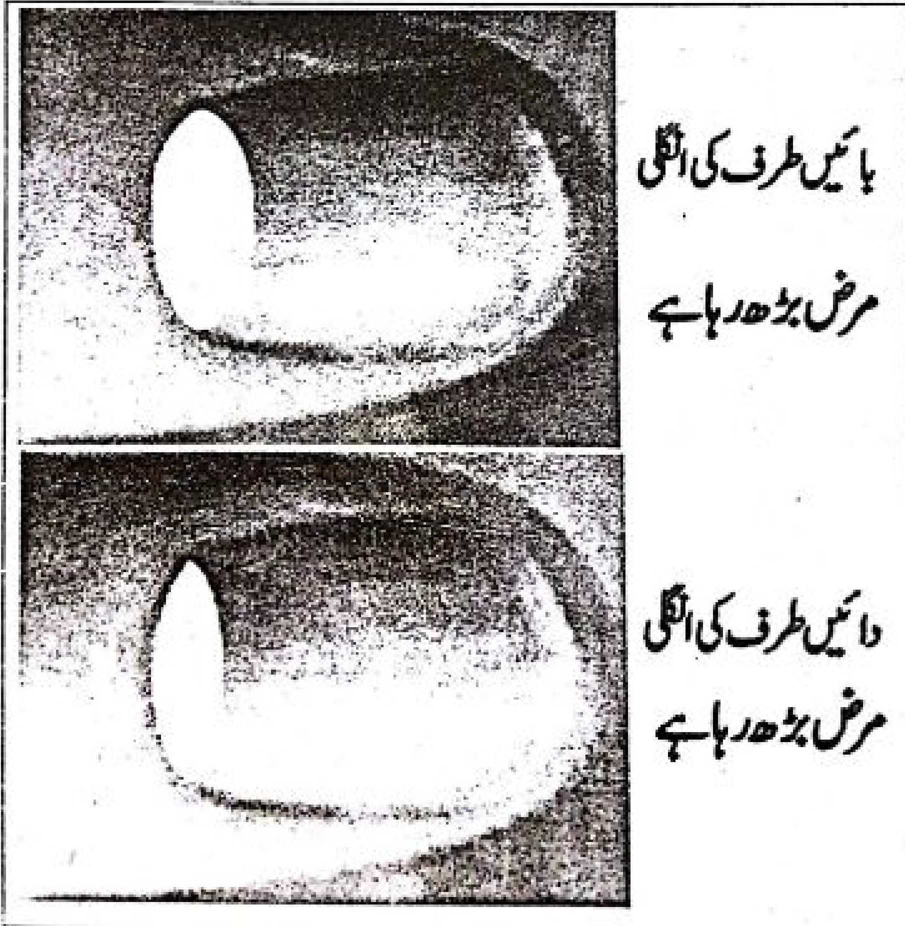
6- چھٹے روز نبض دونوں کلائیوں پر متواتر ہو جائیگی اور دونوں طرف ٹھوکر میں قوت بھی ہوگی، یہ تھا چھ روز کا قصہ۔



جماع کئے ہوئے جب چھ روز گذر جاتے ہیں تو جتنا مادہ منویہ خرچ ہوا تھا وہ پورا ہو چکا

ذکاوت حس

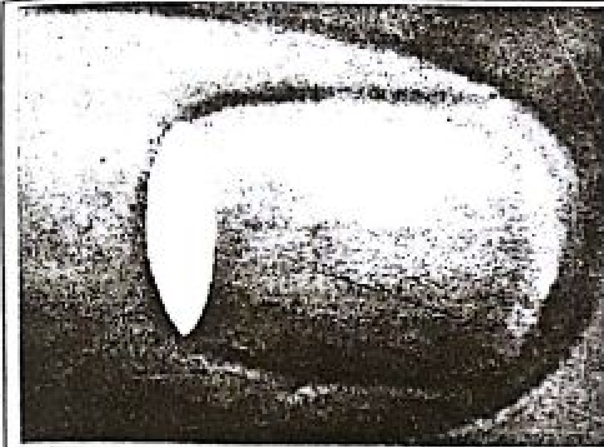
یہ صرف قشری تحریک کی علامات ہے، اگر صرف انگوٹھے کی جڑ میں ناخن پر معمولی سا چاند ہو جو دائیں طرف زیادہ اور بائیں طرف کم ہو تو ذکاوت حس بڑھی ہوئی ہے، اگر اس کے مخالف علامت ملے تو مرض کم ہو رہا ہے، دو خاکے دیئے گئے ہیں انہیں غور سے دیکھیے، جسم میں بائیں طرف دل ہوتا ہے، کوئی بھی علامت ہو اگر اس کی نشاندھی دل کی طرف سے زیادہ ہو رہی ہے تو علامات میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے اگر دل کی طرف علامت کم ہو رہی ہو تو امراض و علامات میں کمی ہو رہی ہوتی ہے۔



خاکہ نمبر
1/40

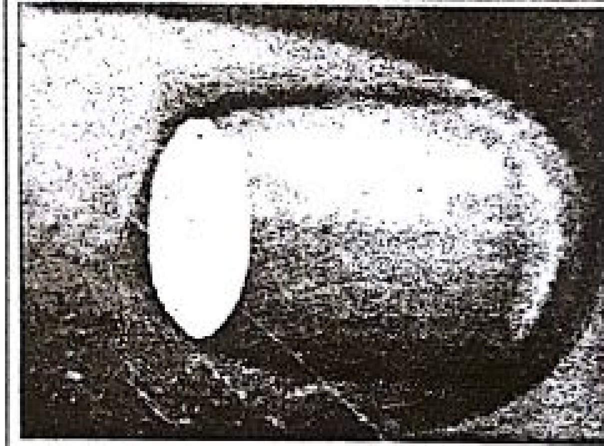
اس خاکہ میں علامات بڑھنے کا زمانہ دکھایا گیا ہے اس سے اگلے صفحہ پر خاکہ دیکھیے اس

میں علامات کم ہورہی ہیں، اسی سے جریان، سیلان الرحماورذکاوت حس کوتشخیص کریں، ذکاوت حس ایک سفید شفاف رطوبت جو چلنے پھرنے، جھکنے یا، کپڑے کی رگڑ سے نالی



بائیں طرف کی انگلی

مرض کم ہورہا ہے



دائیں طرف کی انگلی

مرض کم ہورہا ہے

خاکہ نمبر 2/40

کوتر کردے اور بعض اوقات قطرہ باہر بھی نکل آتا ہے، اگر یہی علامت دائیں طرف کے انگوٹھے کے ناخن پراوراس سے بڑھ کر انگلیوں کے ناخن کی جڑ پر زیادہ اور بائیں طرف کم ہوتو صحت ہورہی ہے۔

اس کے علاوہ نبض دیکھیں، زبانی حالات معلوم کریں، بول و براز کے بارے میں معلوم کریں، مریض کی طرز رہائش کے بارے میں معلومات حاصل کریں، خاندانی پس منظر پوچھیں، پیشے کے بارے میں سوال کریں پھراپنی حذاقت کوآزمائیں، جب تشخیص مکمل ہوتب اخلاط ومزاج کے مطابق علاج کریں۔

علاوہ ازیں مرض کی سٹیج اور دوا کی طاقت کا موازنہ کرکے علاج شروع کریں، اگر

صرف علاج بالغذا اسے مسئلہ حل ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں کیونکہ غذا سے ہی صالح خون بن کر صحت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ایم،اے،شاکر

نبض دیکھتے وقت ذہنی یکسوئی نہایت ضروری ہوتی ہے۔

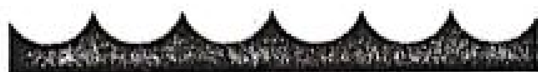
ایک وضاحت

مخاطی مادہ اور مادہ منویہ کا اخراج نبض دیکھنے میں تقریباً ایک جیسا ہی معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ مخاطی مادہ نبض میں سانپ کی طرح بل دار لہریا بنا کر چلتا ہے اس میں کلائی کا لمس سردفی منٹ/رفتار سُست ہوگی۔

مادہ منویہ کے اخراج والی نبض میں تیزی اور کلائی کا لمس گرم،فی منٹ رفتار نارمل سے زیادہ ہوگی، اس میں جو لہریا ہوگا، ہلالی شکل کا ہوگا، انگلیوں کے نیچے سے بہت تیزی سے گذر جاتا ہے اس کے برعکس مخاطی مادہ آہستہ سے گذر رہا ہوتا ہے، مادے کی شناخت میں غلطی نہ کریں، بعض اوقات مادے کے لگاتار اخراج سے نبض میں ضُعف آجاتا ہے، اس وقت بہت توجہ سے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ ضُعف کی وجہ سے بھی فی منٹ رفتار کم ہو جایا کرتی ہے، لیکن ضُعف والی نبض کو پکڑتے ہی چپ چپاہٹ کا اظہار ہوتا ہے، جیسے پسینہ آنے کے بعد کلائی ٹھنڈی سی محسوس ہوتی ہے، لیکن پھر بھی اگر غور سے دیکھیں تو مادے کے اخراج والی نبض کا قرع جب اوپر کو اٹھتا ہے تو اوپر کی دونوں طرف تیکھا ہوتا ہے، اور انگلیوں کے نیچے بڑی سرعت سے گذر جاتا ہے،

اگلے صفحہ پر خاکہ دیکھیے۔

مخاطی مادہ



مادہ منویہ کا اخراج

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی مایہ ناز کتب

1- حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ.....اس کتاب میں نظریہ مفرد اعضاء کی تھیوری دی گئی ہے۔

2- کلید مطب.....................اس کتاب میں علم نبض پر سیر حاصل بحث ہے۔

3- ہٹیلے امراض (حصہ اول)........اس کتاب میں غدود (غدہ مذی) بڑھ کر پیشاب بند جانا، السر معدہ اور بواسیر پر مکمل بحث اور ان کا علاج کیا گیا ہے۔

4- کلینیکل میتھڈز.................اس کتاب میں کامیاب مطب کے کلیئے درج ہیں۔

5- مجربات شاکر.................اس کتاب میں کئی سو مجربات مطب درج ہیں۔

6- علاج الامراض (دو جلدیں) اس کتاب میں تقریباً تین سو ساٹھ امراض پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

7- علاج بالغذا اور آسان چٹکلے...اس کتاب میں "مجھے کیا کھانا چاہیئے" پر بحث ہے اور امراض کے لئے آسان چٹکلے درج کئے گئے ہیں۔

8- ہٹیلے امراض۔۔۔۔۔اس میں آنتوں اور شوگر پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

9- کنز العقاقیر تقریباً نو سو جڑی بوٹی پر نظریہ کی روشنی میں مزاج و افعال پر بحث۔

مادہ منی سے متعلق نئی تحقیق

اطباء متقدمین کہتے تھے کہ جماع بالضرورت برائے اولاد کرنا چاہیئے ،اور یہ وقفہ چار پانچ سال ہونا چاہیئے لیکن عہد رفتہ کے ساتھ ساتھ نظریات بدلتے رہے،اور کچھ متقدمین نے رائے دی کہ وقفہ چھ ماہ کر لینا چاہیئے اور کچھ جماع بالذت کے طور پر ایک ماہ کے وقفے پر رضا مند ہو گئے ،لیکن دور حاضر لوگ بلا ناغہ لگے ہوئے ہیں،اور کچھ تو حکیم کی دوا کی طرح صبح ،دوپہر،شام کے مصداق عمل پیرا ہیں،کچھ ڈاکٹرز نے بھی اپنے مریض کو جو کہ جریان احتلام میں مبتلا ہوں کہتے ہیں کہ تمہارا مادہ جریان احتلام کے ذریعے ضائع ہو جاتا ہے،اسے خود ہی جماع کر کے نکالتے رہو،سرعت کے مریض کو تو ایک ہی رات میں کئی دفعہ جماع کا مشورہ دیا جاتا ہے،اور کہتے ہیں کہ تجربہ کر لو کہ تیسری ،چوتھی دفعہ تمہارا ٹائم آدھا گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو جائیگا،لیکن اب عام لوگوں کو تو اس بات کا پتہ نہیں ہے کہ اس عمل کے مابعد اثرات کیا ہیں لیکن عملی تجربہ کرنے پر ڈاکٹر سچا معلوم ہوتا ہے،عوام اس بات سے ناواقف ہیں کہ جب بار بار کے عمل سے خزانہ منی خالی ہو جائیگا،اُس وقت آدھا گھنٹہ کیا ایک گھنٹہ بھی ممکن ہے اور اس بات کا انہیں علم نہیں کہ اس کے کتنے خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔

مادہ ء منویہ

یوں سمجھ لیجئے کہ مادہ ءمنویہ ایک قیمتی جوہر ہے جس سے جسم کی تعمیر وصحت ہے

کثرت اخراج منی کے خطرناک نتائج

1-ایسے ماں باپ پچیس، تیس، برس میں ہی اسی سالہ بوڑھے سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

2-ایسے ماں باپ دونوں کی صحت دن بدن بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

3-ایسے ماں باپ سدا جوان رہنے کیلیئے الٹی سیدھی ادویہ کھا کر مزید بیڑا غرق کر لیتے ہیں۔

4-ایسا باپ ذکاوت حس کا مریض ہو جاتا ہے۔

5-ایسی ماں ورم رحم کی مریضہ بن جاتی ہے۔

6-ایسا باپ شکی، وہمی اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

7-ایسی ماں زیادہ ٹائم کی عادی اور متمنی بن جاتی ہے۔

8-ایسا باپ جب خرابی صحت کی بنا پر اس عمل کو بدستور جاری نہیں رکھ سکتا تو؟

9-ایسی ماں بدچلنی کی طرف راغب ہو جاتی ہے۔

10 ایسا باپ اس مسئلے کے حل کیلیئے نشہ شروع کر دیتا ہے۔

11-ایسا باپ اپنی جائیداد حتیٰ کہ گھر کے برتن بھی داؤ پر لگا دیتا ہے۔

12-ایسی ماں کا منہ دنیا اور آخرت دونوں میں کالا ہو جاتا ہے۔

13-ایسے ماں باپ کی اولاد پیدا ہوتے ہی مختلف خطرناک امراض میں گھر جاتی ہے۔

14-ایسے ماں باپ کی اولاد ماں باپ کے نقش قدم پر چل کر معاشرے کی بہو، بیٹیوں کو خراب کرنے پر تل جاتی ہے، تف ہے ایسی لذت پر جو مال و جان، اولاد اور معاشرے کیلیئے ناسور بن جائے۔

میری رائے

میرے نظریات دور جدید کی بے راہ روی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہیں کہ اگر اپنے آپ کو برباد کرنے پر تُل ہی گئے ہو تو جماع کا وقفہ آٹھ دس روز سے کم نہیں رکھنا چاہیئے۔
کیوں کہ ایک دفعہ مادہ خارج ہونے کا نبض میں پانچ روز تک اظہار ہوتا رہتا ہے، یعنی ایک دفعہ اگر مادہ خارج کر دیا جائے تو دوبارہ اتنا بننے کو پانچ روز لگ جاتے ہیں پھر اس کے قوام میں غلظت اور پختگی پیدا ہونے کے لئے کم از کم چار پانچ روز کی ضرورت ہے، تو بات سامنے یہ آئی کہ وقفہ آٹھ دس روز سے کم نہیں ہونا چاہیئے اگر خوراک بہت اعلیٰ کھاتے ہو تو اتنے وقفے سے چنداں فرق نہیں پڑتا، اگر خوراک اچھی نہ کھائی جائے تو صحت دن بدن کمزور ہوتی چلی جائے گی، اور اس وجہ سے اسّی فی صد لوگ، السر موٹاپا، بواسیر، گیس، قبض، شوگر اور دل کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں، یہ لوگ دیکھنے کو ٹھیک لیکن اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں، دن بدن قوت مدافعت دم توڑتی چلی جاتی ہے۔
میرا دوستانہ مشورہ یہ ہے کہ جب اس مہنگائی کے دور میں ہم بہتر خوراک کھا ہی نہیں سکتے (جو ملتی بھی نہیں ہے) تو وقفہ کم از کم پندرہ بیس روز رکھنا چاہیئے، تا کہ آپ طبعی عُمر تندرستی سے گزار سکیں۔

صحت مند معاشرہ ھی قوموں کی ترقی کی ضمانت ھوتا ھے۔

ایک واقعہ

چندروز قبل میرا ایک دوست اپنی چار سالہ بیٹی کو لے کر میرے پاس آیا کہ بھائی جان یہ دیکھو اقراء کو کیا ہو گیا ہے، میں نے نبض دیکھی تو اُنہیں بتایا کہ اسے دل کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے، وہ کہنے لگا کہ آپ بھی یہی کہتے ہیں، میں تو بڑے مان سے آپ کے پاس آیا تھا کہ آپ ضرور ڈاکٹر کو جھٹلا دیں گے، میں نے پوچھا آخر مسئلہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ کل اسے دل کے مقام پر ٹیس سی اٹھی تھی ہم فوراً اسے ہسپتال لے گئے، ڈاکٹر نے کہا اسے دل کی بیماری لگ گئی ہے، آپ ای، سی، جی وغیرہ کرالیں، ایکسرے بھی کرائیں آپ کی تسلی بھی ہو جائے گی، ہمیں بھی علاج میں سہولت ہو جائے گی، ہم نے سوچا کہ آپ سے مشورہ کرتے ہیں، ایک طرف تو ای، سی، جی اور ایکسریز کا خرچہ بچے گا، دوسرا ہم علاج بھی دیسی کرانا چاہیتے تھے، کہ اس علاج کے کوئی مابعد اثرات نہیں، لیکن آپ بھی دل کی بیماری ہی خیال کرتے ہیں، اب کیا ہوگا، معصوم سی بچی ہے اسے اتنی سی عُمر میں یہ مرض کیسے ہو گیا، یہ مرض تو چالیس سال کے اوپر کے لوگوں کو ہوتا ہے، کہہ دیں کہ یہ سب جھوٹ ہے، اسے دل کا کوئی مرض نہیں یقیناً اس کے معدے میں کوئی خرابی ہے، میں نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ نبض نے جو کچھ کہا ہے، وہی میں نے آپ کو بتایا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں، لیکن آپ ہرگز نہ گھبرائیں یہ قابل علاج ہے اور اللہ کریم ﷻ کی مدد سے اس کا علاج میں کروں گا، میرے سمجھانے سے بات اُن کی سمجھ میں آگئی اور بچی کا علاج کیا جو ایک ہی ہفتے میں کافی بہتر ہو گئی، ایک ہفتہ دوا

اور دے دی یوں پندرہ روز علاج سے بچی بالکل ٹھیک ہوگئی، اسی طرح اور بھی کئی نا قابل یقین مریض، بچے آتے ہیں، نا قابل یقین اس لئے کہ عمر کچھ بھی نہیں ہوتی اور مرض بڑوں جیسے لگ جاتے ہیں، یہ صرف کیمیکلز غذاؤں کی وجہ سے ہے۔

یہ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے، جب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن چھپ رہا تھا تو اتفاق سے میں اس بچی کے باپ سے ملنے گیا تو انہوں نے بتایا کہ ماشاءاللہ بچی بالکل تندرست ہے اور بی اے کی تیاری کر رہی ہے اس کے بعد ہم اس کی شادی کر دیں گے، اب تک دوبارہ اس دوست سے ملاقات تو نہیں ہوسکی امید واثق ہے بچی تندرست ہوگی اور اس کی شادی بھی ہو چکی ہوگی۔

تَمَّتْ بِالْخَیْر

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی مایہ ناز کتب

1- حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ.....اس کتاب میں نظریہ مفرد اعضاء کی تھیوری دی گئی ہے۔

2- کلید مطب.............اس کتاب میں علم نبض پر سیر حاصل بحث ہے۔

3- ہٹیلے امراض (حصہ اول)........اس کتاب میں غدود (غدہ مذی) بڑھ کر پیشاب بند جانا، السر معدہ اور بواسیر پر مکمل بحث اوران کا علاج کیا گیا ہے۔

4- کلینیکل میتھڈز...............اس کتاب میں کامیاب مطب کے کلیئے درج ہیں۔

5- مجربات شاکر...............اس کتاب میں کئی سو مجربات مطب درج ہیں، اب اس کا تیسرا اضافہ شدہ ایڈیشن ختم ہونے کو ہے۔

6- علاج الامراض (دو جلدیں) اس کتاب میں تقریباً تین سو ساٹھ امراض پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے، جلد ہی اس کا تیسرا اضافہ شدہ ایڈیشن چھپنے والا ہے۔

7- علاج بالغذا اور آسان چٹکلے...اس کتاب میں ''مجھے کیا کھانا چاہیئے'' پر بحث ہے اور امراض کے لئے آسان چٹکلے درج کیے گئے ہیں۔

8- ہٹیلے امراض ـــــ اس میں آنتوں اور شوگر پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

9- کنز العقاقیر تقریباً نو سو جڑی بوٹی پر نظریہ کی روشنی میں مزاج وافعال پر بحث۔

کلید مطب

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی دنیا میں علم نبض پر لکھی جانے والی یہ واحد کتاب ہے جس میں عام پائے جانے والے امراض کے خاکے بنا کر نبض سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، اس سے پہلے طب میں علم نبض پر ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، اس کتاب کی ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ ہر بات آسان سے آسان الفاظ میں لکھی گئی ہے جسے ایک معمولی سوجھ بوجھ کا شخص بھی بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے، آج ہی خریدیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں، آپ کے ہاتھوں کو چھونے والا اس کا چوتھا اصلاح واضافہ شدہ ایڈیشن ہے۔

مصنف حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

حقیقت

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ

اس کتاب میں نظریہ مفرد اعضاء کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کیسے ایجاد ہوا اور یہ بتایا گیا ہے کہ طب کیسے ترویج پائی اور اس نے کس طرح نظریہ مفرد اعضاء اربعہ تک کا سفر طے کیا، اسے کن کن مشکلات سے گزرنا پڑا، کس طرح زمانے کے حوادث کا مقابلہ کیا، اس کتاب میں نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی تھیوری بیان کی گئی ہے، اب اس کا تیسرا ایڈیشن چھپنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

مصنف حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

علاج الامراض

اس کتاب میں میں نے امراض کو فزیالوجی اور پتھیالوجی کی نظر سے اور نظریہ مفرد اعضاء سے بحث کی ہے اور جو کچھ میں نے ان امراض کو سمجھا اور ان کا کامیاب علاج کیا آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، تقریباً تین سو سے زائد امراض پر مدلل بحث کی گئی ہے اس کتاب کو پڑھ کر یقیناً آپ کے ذھن کی الجھی ہوئی گرہیں کھل جائیں گی، اس کتاب میں اس قدر آسان طریقے سے امراض اور علامات کو بیان کر کے علاج کیا گیا ہے جسے پڑھ کر ایک عام آدمی بھی حکیم ڈاکٹر سے بے نیاز ہو جائے گا، نسخوں میں جو ادویہ استعمال کی گئی ہیں نہایت سہل الحصول ہیں، حد یہ کہ ہومیوپیتھی اور یونانی طب سے بھی علاج کیا گیا ہے، آسان فہم الفاظ میں لکھی گئی ہے، جسے سمجھنا نہایت آسان ہو گیا ہے، عنقریب اس کا تیسرا اصلاح و اضافہ شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں کی زینت ہو گا۔

مصنف حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

ہٹیلے امراض

یہ ایک ایسا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں فی جلد کم از کم تین ہٹیلے (ضدی) امراض کے بارے میں فزیالوجی اور پتھیالوجی کو مدنظر رکھ کر بحث کی گئی ہے کہ یہ مرض کس طرح پیدا ہوتا ہے اور اس کا علاج مشکل کیوں ہے کیا اسے سمجھنے میں غلطی کی گئی ہے، جس وجہ سے اس کا علاج مشکل ہو کر رہ گیا ہے، اور اسی وجہ سے اسے ہٹیلے امراض کہا گیا ہے، اس کی پہلی جلد میں السر معدہ، بواسیر، اور پراسٹیٹ گلینڈ بڑھ جانا اور اس کے علاج کے بارے میں مکمل بحث کی گئی ہے، اب اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل و کرم سے اس کی دوسری جلد میں شوگر اور آنتوں کے امراض پر مکمل بحث علاج سمیت پیش کر دی گئی ہے پہلی فرصت میں پڑھیں۔

حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

مجربات شاکر

اس کتاب میں دنیائے طب کے ایسے نادر مجربات لکھ دیئے گئے ہیں جن کے حصول کیلئے پتہ نہیں کیسے کیسے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں تب جا کر یہ موتی آپ کی خدمت میں پیش کر سکا ہوں، اس کتاب میں میں نے اپنے مطب کے تقریباً تمام ہی مجربات پیش کر دیئے ہیں شاید سہواً کوئی رہ گیا ہو تو کہا نہیں جا سکتا لیکن میں نے کوشش یہی کی ہے کہ سب کچھ آپ کی نظر کر دوں، اس کے علاوہ دوست احباب نے بھی نظریہ کی خدمت کے طور پر اس کتاب کی تدوین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور جن احباب کے نسخہ جات اس کتاب میں درج کئے ہیں وہ تقریباً سبھی زندہ ہیں ان سے بھی تصدیق کی جا سکتی ہے وہ اپنے مطب میں یہی نسخہ جات استعمال کرتے ہیں اس کتاب کے تین ایڈیشن چھپ چکے ہیں عنقریب چوتھا ایڈیشن بھی آپ کے ہاتھوں کی زینت بننے کیلئے تیار ہے۔

مصنف حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

ہٹیلے امراض (حصہ دوم)

شوگر ایک چھپا دشمن،، کے عنوان کے تحت سلسلہ وار ہٹیلے امراض کی دوسری جلد چھپ چکی ہے جس میں آنتوں کے امراض پر مکمل بحث کی گئی ہے اور شوگر کب، کیوں، کیسے پیدا ہوتی ہے اناٹومی ، فزیالوجی، پیتھالوجی کی نظر سے تشخیص وعلاج کیا گیا ہے، آسان و سہل نسخہ جات دیئے گئے ہیں، جن سے ایک حکیم کے علاوہ عام شخص بھی استفادہ حاصل کر سکتا ہے، آج ہی خریدیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔

حکیم وڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر

نظریہ مفرد اعضاء اربعہ کی مایہ ناز کتب

علاج الامراض مکمل سیٹ دو جلد

مجربات شاکر (فارماکوپیا)

کلید مطب (نبض اور تشخیص)

علاج بالغذا اور آسان چٹکلے

ہٹیلے امراض حصہ اول

ہٹیلے امراض حصہ دوم (شوگر)

کنز العقاقیر (خواص المفردات)

حقیقت نظریہ مفرد اعضاء اربعہ

کلینیکل میتھڈز

مصنف: حکیم و ڈاکٹر پروفیسر محمد اشرف شاکر